

روپے رنگ

(کھوجتے پرکھا)



ڈاکٹر شہباز ملک

www.archive.org

روپے رنگ

(کھوجتے پرکھا)

ڈاکٹر شہلا ملک

—————



پنجاب انشٹیوٹ آف ایجوکیشن، آرٹس اینڈ سائنسز، لاہور (پاکستان)

سارے حق کشاری دے محفوظ نہیں

کتاب داں : ڈیپنگ (کھنڈے پرکھ)

کھاری : اکوڑھیلاک

مکمل وار : 2009ء

پٹر

مجاہد انشٹیٹیوٹ آف لیٹریچر جگتہ دست بندہ بک

بھائی کپیش، 1 خدائی حنیفہ کھنڈے پرکھ 165-042

فون: 042-9923165

پٹر بک پرکھ بک پرکھ

پٹر

پٹر

پٹر



پنجاب انشٹیٹیوٹ آف لیٹریچر، آرٹ اینڈ کلچرل راولپنڈی (پاکستان)

انتساب:

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

ہوراں

دے

تالیف



جان پچھان

(Bio - Data)

پیشہ : ڈاکٹر شہباز ملک
 والدین : ملک محمد علی
 تاریخ پیدائش : ۱۱ مارچ ۱۹۳۷ء

تعلیم

۱۔ ایم اے (پنجابی) پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۶۲ء
 ۲۔ پی ایچ ڈی (پنجابی) پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۸۲ء

ہجر

۳۔ داخل پنجابی (۱۹۵۹ء)
 ۴۔ پروفیسر پنجابی (گورکھی) پنجابی یونیورسٹی، پٹیالہ (ہجرت - یونیورسٹی میڈل) ۱۹۸۲ء

کرم کار

۱۔ ڈاکٹر پنجابی، لاہور یونیورسٹی (زراعتی پروگرام سوشل و حرثی سرچشما) ۱۹۶۶ء تا ۱۹۷۶ء
 (ہجرت) گورکھی پنجابی پروگرام ادبی - گورکھی سٹڈی ایسوسی ایشن (۱۹۸۳ء)

ملازمت، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

- ۱۔ لکچرار شعبہ پنجابی، پارت نام، ۱۵ نومبر ۱۹۵۵ء تا ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء
- ۲۔ لکچرار (پیلا ڈاکا) شعبہ پنجابی، ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء تا ۳ فروری ۱۹۸۲ء
- ۳۔ اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ پنجابی، ۳ فروری ۱۹۸۲ء تا ۳ اگست ۱۹۹۱ء (پیلا ڈاکا)
- ۴۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر (پیلا ڈاکا) شعبہ پنجابی، ۳ اگست ۱۹۹۱ء تا ۲۳ نومبر ۱۹۹۲ء
- ۵۔ پروفیسر ریٹائرڈ (پیلا ڈاکا) شعبہ پنجابی، ۲۳ نومبر ۱۹۹۲ء تا ۱۷ مارچ ۱۹۹۶ء (ریٹائرمنٹ)

ہجرت

- ۱۔ تکلیفی ہجرت (پنجابی مضمون) (سول سروسز اکیڈمی (ڈی ایچ ایم سی) کراچی، ۱۵ مارچ ۱۹۸۸ء تا ۲۸ مئی ۱۹۸۸ء)

انتظامی امور

- ۱۔ کنوینر رائٹنگ کنگسٹیٹ شعبہ پنجابی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- ۲۔ کنوینر شعبہ پنجابی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- ۳۔ کنوینر بورڈ آف ماسٹرز، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

ادارتی امور

- ۱۔ نائب مدیر، ماہنامہ پنجابی ادب، ۱۹۷۱ء
- ۲۔ مدیر، ماہنامہ گواہ، ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۶ء
- ۳۔ بانی مدیر، ششماہی "آئینہ" شعبہ پنجابی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۷۸ء تا ۱۹۹۷ء (۳۸ شمارے)
- ۴۔ معاون مدیر، سہ ماہی "آئینہ" شعبہ پنجابی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- ۵۔ رکن مجلس مشاورت، ادارت "آئینہ" کالج میگزین، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

مجموعات کتابیں

- ۱۔ پرمسداد (تفصیلی تذکرہ)، ۱۹۷۱ء
- ۲۔ ادبی کہانی (پیشوا اک، چان، پنجابی ادب)، ۱۹۷۲ء
- ۳۔ چائن (شمی ادبی)، ۱۹۷۱ء
- ۴۔ سرگے پینڈے (تفصیلی تذکرہ)، ۱۹۷۲ء

- ۵۔ راجپوت (تفصیلی تذکرہ)، ۱۹۷۳ء
- ۶۔ سولیا کرسٹ (اکھان)، ۱۹۷۷ء
- ۷۔ بکیر دئی خور (تفصیلی تذکرہ)، ۱۹۷۳ء
- ۸۔ جگت، شمشل، جے، پنجابی مرثیہ (تفصیلی تنقید، تدوین، متن)، ۱۹۷۳ء
- ۹۔ سرائی گل (تفصیلی تنقید)، ۱۹۷۶ء
- ۱۰۔ پنجابی کہانی کش (چان، اکھان)، ۱۹۷۷ء
- ۱۱۔ پنجابی اسامیات (تفصیلی اسامیات)، ۱۹۷۷ء، ۱۹۸۹ء، ۱۹۹۶ء
- ۱۲۔ ساڑھے اکھان (پیلا ڈاکا)، ۱۹۷۸ء، ۱۹۸۹ء، ۱۹۹۶ء، ۲۰۰۳ء
- ۱۳۔ (تفصیلی تنقید)، ۱۹۷۹ء، ۱۹۸۹ء
- ۱۴۔ ادبی مہاں (پیشوا اک)، ۱۹۸۰ء
- ۱۵۔ چنواں پنجابی ادب (پیشوا اک)، ۱۹۸۰ء
- ۱۶۔ آزادی دے چا بکھاری (تفصیلی)، ۱۹۸۱ء
- ۱۷۔ تنقید، ہمار (پیشوا اک)، ۱۹۸۱ء
- ۱۸۔ راجپوت، سہ ماہی، اسامیات (تفصیلی تذکرہ، متن)، ۱۹۸۲ء
- ۱۹۔ جگت، سہ ماہی، گل (تفصیلی تذکرہ، متن)، ۱۹۸۲ء
- ۲۰۔ چاکرانی پنجابی ادب، جامع گرائی (تفصیلی)، ۱۹۸۳ء
- ۲۱۔ تحریک پاکستان، پنجابی ادب (تفصیلی)، ۱۹۸۳ء
- ۲۲۔ مولوی احمد یار، گلے لڑنے (مقالے، انکوائری، پنجابی، تفصیلی تنقید)، ۱۹۸۸ء
- ۲۳۔ گوج (تفصیلی تنقید)، ۱۹۸۵ء، ۱۹۹۰ء
- ۲۴۔ سکی بھوں حافظہ، خوردار، رسائی (۱۹۸۷ء، تفصیلی تذکرہ، متن)
- ۲۵۔ سکی بھوں حافظہ، خوردار، راج (تفصیلی تذکرہ، متن)، ۱۹۸۸ء
- ۲۶۔ نویں رستے (۱) (تفصیلی تنقید)، ۱۹۸۸ء
- ۲۷۔ پنجابی ادبی جائزے (تفصیلی تنقید)، ۱۹۸۹ء
- ۲۸۔ پنجابی کتابیات، جلد ۱ (ایلمنٹری تفصیلی)، ۱۹۹۱ء
- ۲۹۔ ہمار (تفصیلی تنقید)، ۱۹۹۲ء
- ۳۰۔ پنجابی ادب جے منزل پاکستان (تفصیلی تاریخ)، ۱۹۹۵ء

گہرائی مقالات

- ۱۔ ایک بار سے (ہفتالی) ۲۱
۲۔ لپٹا لپٹا ڈی (ہفتالی) گلازست سے دوران ۱۳، راجا زین العابدین (۶) = کل: ۱۰

• ۲۰۰۷ء روٹی جانتے اللہ شریف دافریضہ ادا کیجئے۔

- ۳۱۔ میر علی ہمدانی (۱۹۹۶ء)
۳۲۔ ہفتالی (۲۰۰۰ء)
۳۳۔ سائے کھوجتے ہو گئے (۲۰۰۶ء)
۳۴۔ زہد رنگ (کھوجتے ہو گئے) (۲۰۰۹ء)

انعامات

- ۱۔ صدائے امت از علامہ حسن کارگرنی (۲۰۰۳ء)
۲۔ علامہ سید احمد بن محمد علی میرٹ کا روٹپ (۱۹۷۱ء)
۳۔ ہفتالی (۱۹۸۲ء) (تجدید فی سبیل)
۴۔ بختی زین کھوجتے ہو گئے (۱۹۸۳ء)
۵۔ دھواں الہامی (۱۹۸۳ء)
۶۔ روٹی کی گیت (۱۹۹۷ء)

کتاب

- ۷۔ سولہ سائے اکبر (۱۹۹۷ء)
۸۔ جنگ و شورش (۱۹۷۳ء)
۹۔ ہفتالی (۱۹۷۳ء)
۱۰۔ شکر سے (۱۹۷۳ء)
۱۱۔ مولوی احمد نور محمد (۱۹۸۳ء)
۱۲۔ ہفتالی (۱۹۸۳ء)
۱۳۔ ہفتالی (۱۹۸۳ء)
۱۴۔ ہفتالی (۱۹۸۳ء)
۱۵۔ ہفتالی (۱۹۸۳ء)

کل مقالات کے مضمون، مطبوعہ

- ۱۔ رسالہ حق ۸۱
۲۔ کتاب حق ۳۵
۳۔ انعامات حق ۱۹۰ = کل: ۳۰۶

تہی کے لیے "کتاب" کے ساتھ ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی گئی ہے جو کہ ان کے لیے ایک نیا موضوع ہے۔
 ان کے ساتھ ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی گئی ہے جو کہ ان کے لیے ایک نیا موضوع ہے۔
 ان کے ساتھ ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی گئی ہے جو کہ ان کے لیے ایک نیا موضوع ہے۔
 ان کے ساتھ ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی گئی ہے جو کہ ان کے لیے ایک نیا موضوع ہے۔
 ان کے ساتھ ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی گئی ہے جو کہ ان کے لیے ایک نیا موضوع ہے۔
 ان کے ساتھ ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی گئی ہے جو کہ ان کے لیے ایک نیا موضوع ہے۔
 ان کے ساتھ ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی گئی ہے جو کہ ان کے لیے ایک نیا موضوع ہے۔
 ان کے ساتھ ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی گئی ہے جو کہ ان کے لیے ایک نیا موضوع ہے۔
 ان کے ساتھ ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی گئی ہے جو کہ ان کے لیے ایک نیا موضوع ہے۔
 ان کے ساتھ ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی گئی ہے جو کہ ان کے لیے ایک نیا موضوع ہے۔

ان کے ساتھ ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی گئی ہے جو کہ ان کے لیے ایک نیا موضوع ہے۔

ڈاکٹر شہباز ملک

جنگل انشٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، آرٹ اینڈ مینجمنٹ لاہور پنجابی زبان ادب سے تعلق دے
 دہے لکھی گئی ہے جن کو کہ دیا ہے شہباز کہ وہ ہے کم دا حصہ دی ہے۔ ایس پادوں ادارے نے
 پہلے دی گئی کتابوں کے پرکھ دے سمجھ دی چھاپیاں ہیں۔ ایس کوئی ہے پرکھ دا مقصد ایہہ
 دی اسے کہ لہجہ سے دیاں جنگل دی زبان سے کوئی ادب دی سانچہ سے سنیاں گئی جاسکے کیں
 ہے کے علاقے دی سچائی دانی دا تہ اڈک اڈک علاقے دے ادب دی چوں ای لکھ سکدا ہے۔

جنگل انشٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، آرٹ اینڈ مینجمنٹ لاہور پنجابی زبان ادب سے تعلق دے
 ہر دی کوئی کردارے تے اڈوں چھاپن دا پر بندھ کرے۔ جن دی ادارہ ایس کم دا حصہ دیا
 اسے کہ ادہ ایہناں کتاباں نوں ہر دی چھپے طریقے نال چھاپ کے اپنا فرض پورا کرے ایس حوالے
 نال ادارے نے ڈاکٹر شہباز ملک ہر دی کتاب "روپ رنگ" (کوئی ہے پرکھ) چھاپن دا
 پر بندھ کیتا ہے۔ ڈاکٹر شہباز ملک کوئی ہے پرکھ دے حوالے نال کے دی تعارف دے متن
 نہیں۔ ادہ اور بعض کتاباں، پنجاب پرنٹنگ میٹری لاہور شہر پنجابی دے پتھر میں رو چکے ہیں۔ اوہناں دیاں
 کوئی ہے پرکھ دے حوالے نال دہناں کتاباں ہیں۔ ادہ شہر پنجابی دے پنجابی رسالہ کوئی دے
 ایڈیٹر دی رو چکے ہیں۔ اوہناں نوں اوہناں دیاں پنجابی زبان سے ادب لکھی گئی حدتیں پادوں صدر
 اسلامی جمہوریہ پاکستان نے صدارتی اعزاز برائے حسن کارکردگی نال نوازا ہے۔

۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----

۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰

بجای انشیت آف لنگویج۔ آرٹ اینڈ لکچر ادبیاں دی کتاب ”روپ رنگ“ (کھوج تے پرکھ) پچھاپ دیا اے۔ ایسی کتاب دق کھوج تے پرکھ دے واسطے تال پڑے اہم مضامین شامل نیں۔ ڈاکٹر شہباز ملک داکم کسے دی تعارف دا صیغہ نہیں اودھ میں کھنڈ دق دی کم کر دے نیں بڑی صحت تے ہر مندی توں کم لہوے نیں۔ ہانگل اپنے طرح ایسی کتاب دے دق دی ادبیاں داکم ادس آف پھر تے سکھاتا اے جیہڑا کہ ادبیاں دے کم دا ہیئت صہ دیا اے۔ جھلی کتاب دے مضامین تھانے علم دق واسطے کئی بہت اہمیت رکھدے نیں۔ ادارہ ڈاکٹر شہباز ملک ہوراس دا شکر گزار اے کہ ادبیاں ایسی مصروف دور دق ساڈے تے بھائی لکھواں لئی دیا کھلیا تے سائوں ایسی کتاب لوں پھانچاں دا موقع دے۔

دیباچہ

ڈاکٹر ارم سنگھ

پروفیسر رتے شمش (نچترین) بھائی اومین سکول، گورد ناگ، دق بے خود مٹی امرتسر (بھارت)

ڈاکٹر شہباز ملک دی کھوج سادھنا (جتن)

کھوج تے آلوچنا (پرکھ) لکھیاں اکاڑک سرگرمیاں نیں جیہناں دا سہمدھ (جوڑنیل) سدھے طور تے کسے زبان دی ادس نکلے (دی) ویشٹ (خاص) داپک (شمش) مشیت تال چڑیا ہويا ہوتا ہے۔ ہے کہ داپک (شمش) اتے سائیک اداریاں دق کسے زبان دی مشیت کان جگ ہے تال ادس دق کھوج اتے آلوچنا (پرکھ) اے ہدی دے کئی کیں کہ داپک چڑیاں (چڑھیاناں) اتے ادریپاں (استادان) توں لکھناں دی نوڑ رہندی ہے۔ بھائی دق اڈیو روتا راکھن توں ملدا ہے۔ بھارتی بھاپ دق اتھ توں بھانڈو سال پھلاں بھائی توں ایس دا بن دا حق دوان لئی اک ادھان (تحریک) شروع ہوئی جس سے چل روپ ادس توں پھلاں کالج اتے کھیر بے خود مٹی پھر تک اک مضمون دھوں چھن چھان لئی مانا لی۔ ایساں بھانڈو سالان دق بھائی دی ترقی اتے دکاس (ارتقا) دی جو حالت ہے اود ساڈے سامنے ہے۔

پاکستان دق دی بھائی کھوج اتے آلوچنا (پرکھ) داکم ہو رہیا ہے اتے اودھے دی ادس دی نور بدھے طور تے بھائی دی داپک (شمش) مشیت تال چڑی ہوئی ہے۔ ہے کھک ایہہ کم کسے تے روپ دق پاکستان دن دے تے توں ہی ہو رہیا کی پر اود شوقی ہی سی۔ کھک بھائی توں پاکستان دق بن دا ایس دا حق قاس دوان لئی شگھر (بھوج) شروع ہوئی۔ ایس شگھرش داکم خوشوار تھو ایہہ نکلیا کہ ۱۹۷۰ء دق بھاپ بے خود مٹی لاہور دق بھائی داکم کھل تے سحر (آزاد) دھاک (شعب) کھل گیا جتھے لکھناں دے (بھائی) دی چھانلی شروع ہو گئی۔ شہباز ملک جس تے

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

ڈاکٹر کٹر جزل

بجای انشیت آف لنگویج۔ آرٹ اینڈ لکچر ادبیاں

تحریک پاکستان اے بھائی ادب ورگ (میں) دق اسی دیاں تہ کتاباں "آزادی دے عہد کھاری" "تحریک پاکستان اور بھائی ادب" اے "بھائی ادب تے جنرل پاکستان" میں۔ ایساں جاں پٹکاں (کتاباں) دق اوہناں سادھکاں واس (کھاریاں) دی چڑا ہے جہاں تے پاکستان دے دھار آئے مسلماناں دواں پاکستان پامت (حاصل) کرن دے حق اے جہد جہدوں کوہ (طاعری) پاں وارک (خیر) دے بادیم (دوبے) راہیں اجاگر کرن دی کوشش کیں۔ "ڈاکٹر دی نظر دق پاکستان جہاد ویتھ دے جس کر کے سادھار (کھاری) عہد کھاری بن۔ سادھت اچاس (اولی تارنگ) جاں تہ کریاں دے ورگ (میں) دق "جنگ نامشعل تے بھائی مرثیہ" "سدا آئی گل" اے "بھائی اولی تارنگ" نکھیاں جاسدک پاں بن۔ ڈاکٹر شہباز گک دا سبھ توں وڈا کم سہیان (دھون) دا جاں سودھکاری دا ہے۔ ایس دق اس دیاں کتاباں بن: "گیا روٹی" (جنگ نامشعل تے بھائی مرثیہ)، "جنگ نامہ سرگرم کاکی"، "سی پاں سادھ" برفخوار (مسلماناں) تے " (راہجا)، "رانب قصوری دیاں بھان" "آدی (دھیر)۔" گیا روٹی" دی بھویک (دیچا) دق اس دے سادھکاں (دورمائی دور، بھائی وارک (خیر) دی روایت تہ چڑا کر پاں "گیا روٹی" دایس دق سھان (قانا) کھت (مقرر) کرن داھن (چن) کتا ہے۔ شرما (نور) پارے بھائی وارک (خیر) دق بہت گھٹ مگری (سوار) مددی ہے۔ ایس کر کے ایس پیک (کتاب) دا اپنا ہتھ (انیت) ہے۔ "جنگ نامشعل تے بھائی مرثیہ" دق جتے مرے دا پرماک (مستز) پانڈ (مستن) سادھ کے دتا ہے اوہنے تال ہی بھائی مرے دا اچاس (جنگ نامی ایجنٹ دی کوشش گل کئی ہے۔ ڈاکٹر شہباز گک بھیاں نوپاں نکھیاں دی نوہ دق رہتا ہے۔ کے اک جھ پارے سرائج جھگن تے اوہ ایس سرائج دی مد تال اے اوہدا جاتا ہے۔ اُن بہت داری سمے ہوئے کتا ہے دی جج جاتا ہے۔ "جنگ نامشعل تے بھائی مرثیہ (۱۹۷۳ء) دق جھ اہن تے بھادیں اوہیرے کم مشعل تے اس دواں رہتا دیاں پارے ہی کتا ہے پر اس توں اک اچھہ جگ تانے دی نوہی جھ مشعل توں دی پیڈاں نکھیاں کئی پر اوہدا اوہ جنگ نامشعل دق اوہ دے سامنے نہیں کی۔ اس دی جج جاری رہی تے آخر اوہ تے سرگرم کاکی دا جنگ نامہ لکھی لیا۔ اپنے ایس کھوج ستر توں سہاوں کراڈا اوہ اپنی نویں لکھت "جنگ نامہ سرگرم کاکی" دی بھویک (دیچا) دق کھدا ہے: "جنگ نامہ سرگرم کاکی پارے سبھ توں ہکلی دھرم امومین قریشی کھداری ہواں ۱۹۶۳ء دق پائی سی تے "ور مشعل امام حسین" چوں چداں شہر دی موند کلام پادوں سامنے لایوے بن۔ درناں لکھک (شہباز گک) نے سرگرم کاکی دا ذکر "جنگ نامشعل

تے بھائی مرثیہ" دق سرگرم کاکی دے بھکائے دے لکھے اوہ وریاں دے حوالے تال کتا ہی جہاں دق کھت دا سال نکھن دالے دا ناں، کھاری دا قانا کلاہ درج بن۔ ایہ مکمل قیاس نہ تے امومین کھداری ہواں کول مسجود تے نہ ہی درناں لکھک (شہباز گک) کول۔ ایس لکھی پارے بھکائے پارے گلے نہ ترکی۔ سرگرم کاکی دے بھکائے دے مکمل قیاس لکھک درناں لکھک دی رسائی (ڈاکٹر ہاچر راہیں ہوئی۔ بھائی اولی تارنگ دیاں کتاباں دی تفصیل فرست دے مطالعے دے اک بھکاء تہ مرے دے (جس) قوت دق بھائی مرثیہ لکھک (شہباز گک) نے کیوں ہے بھکائے تے مرے تے کم کی سی ایس لکھی دھن دق آپا کر جھ تے سرگرم کاکی دے ہر دا ناں سی۔ بکے ایہ سرگرم کاکی دا بھکائے تے نکس؟ جہوں مطلب قیاس لکھیا جس ایہ سرگرم کاکی دا بھکاء لکھیا۔^(۱)

سرگرم کاکی دے بھکائے دا پانڈ درناں کرن (مستن سوکھن) توں علاوہ ڈاکٹر شہباز گک نے ایس دی اک "دھرت (سوسو) بھویک (دیچا) دی کھتا ہے۔ اس دی کھوج مشعل ایہ بھکاء بن تک دے پامت (مدلے) بھکایاں دواں سھ توں پیلا ہے۔ اسے ایس کلاہ تال پیلا ہے۔ اوہ کھدا ہے "کھدی گل اے کھ سرگرم کاکی دا ایہ بھکاء کرنا بن عک دی کھوج موجب پیلا پانڈا بھکاء لکھ۔ ایہ مرے دے ایسے (کھانت) تے رادیم (جرت) دویں رنگ کھدا اے۔ سرگرم کاکی دا چان سوکھی اولی اے ایسے لکھی اسی تے کئی سن ہمار گھل لیدے دق لایاں نہیں۔ کئی قسم دیاں بھیاں کھاک روڑیاں نہیں۔ ایس کھوں ایہ کھت بھائی دے کھد ادب تال اپنے آپ توں جوڑ دی (نظر آؤدی) اے۔ تال ایس دا مشعل بھائی دیاں دواں تال دی بھوڑا اے۔ جیگر ہواں اسی لیدے دق دے (رنگ) دے رنگ ول دھیان پارے آں تے ایہ سناوں اک دھرا اسی رنگ بن کے اپنے آپ مرے دی اپنے توں پیلاں تے بعد دی روایت تال جوڑا وسدا اے۔ ایس حوالے تال سرگرم کاکی دی ایہ کھت اک پاسے اورگ زیب عاصیر دے زمانے دے بھائی ادب دا موند گھدی اے تے دوسرے پاسے بھائی دی مسلمان روایت دا اہواں بھیرا تے پانڈ۔^(۲)

بھاشا بھان (اسانیات) دے کھوج دق بھادیں اس دی اکو اک کتاب "بھائی اسانیات" ہی آؤدی ہے پر ایس دق بھائی بھاشا (زبان) دے چھوڑ پارے کھ بھیاں دھارتاں واس (دیچا) بن جہاں کر کے ایس دی بھارتی بھائی بھاشا بھان (اسانیات) دے ماہراں) دی ایس دھارتا (دیچا) کہ بھائی دا چھوڑ مسکرت تال بھوڑا ہے۔ ڈاکٹر شہباز گک ایس دے آلت جا کے بھائی دا سندھ (جھوٹل) درادڑی بھاشا (زبان) پر ہار (خاندان) تال جوڑا

ہے۔ ادب ہجالی گھنٹن لٹی قاری پئی نوں گزریگی خانوں دی دودھ دیکھا تک (سائیس) اتے آسان من دا ہے۔

لوک سہایت (ادب) دے کھنجر وچ اوں دیاں تن کتاباں ہن: "سوسپائے اکومت"، "سارے اکھاں" اتے "ہجالی کھاوتی"۔ "سوسپائے اکومت" وچ پیراں ڈاکٹر وجہ قربانی دی کھنچ (کھنچ) بھویکا (دیباچہ) ہے اتے غیر شہزاد ملک دلوں اکھاں اتے حمار دیاں دی اہیت بارے چا ہے۔ اوں دی دوتی کتاب "ہجالی کھاوتی" اردو وچ ہے۔ (۵) جس دے اثر و اثر (شروع) وچ "کھاوتی لوک دالیں کے غزائے" دے سر لکھ دی شہزاد ملک دی بھویکا (دیباچہ) دلوں دا لکھ ہے۔ ایس توں گھرن دوسرے سر لکھاں، غنائی راکھ کن، آکھیں سونہ، سانی اٹھاں، مہمان نوازی، دھارک دشواں (ذہنی عقیدے)، رہاں رواج، اچھائی برائی، بکھی ہار، موسم اتے نظمی، محبت آدمی (دیرو) ہال سہتہ (کوسے) اکھاں درج کیتے گئے ہن۔ "سارے اکھاں" وچ قاری اکمر کرم (الف پائی) انوسار (موسم) گھوگھٹ پیچ ہزار اکھاں اتے اوہناں دا ادب دا درسا لکھا ہے۔ اکھاں توں پیراں سواں سلیاں دا اک گھراں مضمون دی ہے۔ (۵)

پنگ سوتی (دے درگ (جھے) وچ اوسدی اک وڈا اکاری پنک۔ "ہجالی کتابیات (جلد ۱) آکری ہے۔ اصل وچ ایہ چار کتاباں دا گروہ (گروہ) ہے جس وچ قاری پئی وچ بھیاں سارے باراں ہزار کتاباں دے اندراج ہن۔ ایس پنک توں تیار کردیاں گئے ۲۸ ورے لائے اتے اپنے دلوں ۳۰-۱۹ اپریل ۱۹۹۱ تک عمل کرن دا حق (جٹی) کیتا۔ ایس کتاب بارے میں اتنی قریبی کوئی نہ کھسا ہے "کتابیات اک ادب شیشہ ہے پئی جیدے دے ماہیاں اسں اپنے بھوکڑ دی مٹی اوہی راجت، اتنی تارن، اتنی تڑپ اتے کھٹ دا کھن دیکھ سکے ہاں"۔ نیے (پے گت) ہی ایہ اک حوالہ پنک ہے۔ (۵)

کھنچ اتے آٹا آچا (پرکھ) لکھ گروہ (گھوسے) وچ ڈاکٹر ملک دیاں پتھلاں (کتاباں) ہن: "نارے"، "گوجا"، "سولوی اچ پار، غرتے لٹی" تے "ادب"، "نارے" وچ ۲۲ لکھ ہن

۱۔ ایہ "ہجالی کتابیات" (۱۹۳۰-۳۱) دے ادب دی پہلی کھپ گئی اے۔ (اتھار)

۲۔ "سارے اکھاں" (۱۹۳۱-۳۲) دی کھپ کیتا اے۔ جس وچ ہزار اکھاں تے اوہناں دا درسا اے۔ (اتھار)

۳۔ "ہجالی کتابیات دی دنگ کل" دی ہر چار ہر دی اے جس وچ اٹھ ہزار کتاباں دے اندراج ہو گئے ہن۔ (اتھار)

اتے "گوجا" وچ ۳۵ "ادب" لکھ ہن۔ "سولوی اچ پار، غرتے لٹی" اوں دے پئی اچ دی دی کھنچ پرندہ (حقیقی مقالہ) پرکاشت (بھیاں) روپ ہے۔ جو بہت سخت اتے تھک کرن گھرن لکھیا گیا۔ ڈاکٹر شہزاد ملک دی سوت (سنا) ہے۔ جو بہت درست دی ہے کہ ہجالی سہایت (ادب) اتھاساں (چار پچاں) اتے تھکریاں وچ سوکھ (تھادی) کھنچ اہوار (تھادی) ہے اتے بہت کم کھنچ تے کھنچ مارن والا اتے ڈنگ نڈا دی ہے۔ ایس لٹی پیراں سول سر دیاں (سوسپاں) تک کھنچ کر کے اوہناں بارے واقعت حاصل کرن لٹی چاوے تاں جو کھ روپ وچ اوہناں توں بن دے سے وچ دیکھ کے چاویا پانگے۔ ڈاکٹر ملک دی آچوٹا (پرکھ) دوسرے کر کے پریماد دانی (چٹرائی) ہے۔ ہجالی دا پیرا سناہ یافتہ استاد ہون کر کے اوں دے لکھاں اوہناں پتھلاں وچ اکاؤک قسم دی آچوٹا (پرکھ) دی ہے جو دروسیا رتھیاں (پڑھیاں) دیاں لوڑاں مارن والی ہے۔ ایہ ڈاکٹر شہزاد ملک دی بھیری دی سی اتے کانک پئی پتھ (داتلی) دی۔

ڈاکٹر شہزاد ملک دے اکاؤک ترد دا اک ہر کھنچ پنجاب بھتہ دلی دلوں پرکاشت کیتے (بھاپے) چانے کھنچ پر "کھنچ" دا لگا کر ۱۹- ورے کیتا گیا سہناں (اپنے پنک) ہے۔ ادب تول روپ وچ اک کھنچ کار ہے ایس لٹی "کھنچ" دے اکاں (چٹرائیاں) وچ اوی لکھ شال کردا رہیا ہے جہاں وچ کھنچ دا اٹل (پیرا) دوسری اے۔ کھنچ دے ورسے لکھاں توں پرکاشت (بھاپے) وچ کیتا، ادب (بھپے) چرچت (شہر) لکھاں بارے ہر چا چا کرنی اتے گہات (گروے) لکھاں بارے چرچت (مندی) تھلاں (شیاں) دی روشنی وچ سودھ اوں دا بھادی آٹا (چاہت) ہے۔

ڈاکٹر شہزاد ملک دی کھنچ پرکھ اتے آچوٹا تک (تھادی) لکھاں دی اک پنک (کتاب) "نارے" مندی ہے جس دی بھویکا (دیباچہ) وچاں ایس اوں دی آچوٹا (تھادی) شاعر دے نیم (اصول) پچان سکے ہاں۔ ایس دی بھویکا (دیباچہ) وچ ادھ لکھاں ہے "اچے دور دے ترقی وند اوہناں وچ کھنچ تے پرکھ دے مٹاں نے اپنے اپنے دھماکے بھیاں اپنی حیثیت سوا لٹی اے۔ بھانویں ایہاں دا جڑ سبل اک دوسرے ہال دوسرا اے۔ گوہ کھ چاوے تے ایہ گج بڑ دی اے کہ ایہاں دے کٹے پتے تے ایہاں دے کیتے نارے کے قانونی اپج کے ادب دے قاری (پانک) لٹی لکھاں سواد (سکری) سپا کرے نہیں تھوڑا کھ کھت دی قدر و قیمت سو لے بھیاں کھیاں لٹی دوسری مدد دیتی اے۔ تھادی دے مٹے لکھیاں نارے دے مٹے پان بھیر ایہ کہ ادبی تھادی کے ادب بارے نوں دیکھ پرکھ کے

ابوہاں قدراں تھیں تے اوہنے دھج دے چکے سنہ، من تے کوہر دا تارا کرنا ناں اسے۔ پر جی کل ایہ اسے کہ تنید تے طم دا تھیل داگ کوئی نہ بنا نہیں۔ اہو کے دور دھج تنید دے دوجرے دیستان (سکل جاں چھٹیاں پڑیاں) ہوند دھج آچکے ہیں۔ پتے ساکھک پرکھ، پتے تاثراتی (پرہواداوی) پرکھ اسے تے پتے تاریخی تنید، پتے جبرانی (مٹکن) تنید اسے تے پتے قسقاوند تے لہیانی (منوہگیاگ) پرکھ، پتے تعلیمی (کھاٹک) تنید اسے تے پتے برائیانی (حسن داوی) پرکھ، انھوں تک کہ ہارکس پرکھ دی سورج اسے۔ پہلے ڈھنگ دھج تنیدی اصواں تے بحث ہوندی اسے جہوں کہ دوجے دھج لہیاں ہی اصواں نوں ڈاکر کیتے ہاں دیستان دے پاسنے دھج کسے ہارے تے لاگو کیتا جاتا اسے۔ اہج دی تنید دھج پرکھن والے نوں کسے ادب پارے ہارے ایس گل دا تارا کرنا پیتا اسے کہ طم تے ادب دی ٹھیکری ریت دھج تے اہو کے دور دھج ایس دا قصا کیڑا اسے؟ کھت دھج کیتیاں کھیاں گھاں دا جڑیل ایس دے اصل موضوع ناں کھاں اسے؟ ایس مسئلے دھج تنید کرن دا کھاری دی ذات، ایس دے ماحول تے زبانی نوں دی ہویاں دھج لکھا اسے۔ کھ لوک ادب پارے نوں اہج دے حوالے ناں دی دیکھدے ہیں پر ہمیری ذاتی رائے دھج ۱۹ویں صدی دے ادب پارے نوں دیہیوں صدی دے ماحول سوہب پرکھنا زیادتی اسے۔ پاں ایس مسئلے دھج اہج دے حوالے ناں ۱۹ویں صدی دے پنجابی ادب وچوں ابوہاں قدراں دا کھیدا تے تارا کیتا جاسکا اسے جیویاں اہج دیاں دی قدراں پاں تھیاں اکھا سکے پاں نہیں۔^(۳۱)

آلوچنا (پرکھ) پارے جیڑے دھج ڈاکر تک لے تے آپنی تک دھج پرکھاسے (ظاہر کیتے) جن۔ انڈیا مٹھلاں دھج ابوہاں وچوں کی ایس نے اپنی آلوچنا (پرکھ) دھج عمل دھج دی لہا تے جن۔ ڈاکٹر تک دی آلوچنا (پرکھ) دوجرے کر کے پرہواداوی (تاثراتی) ہے۔ ایس نوں بنا اودہ کسے دی لکھک پاں ایس دی رچنا نوں سکائی (ہم صبر) ماحول اسے دھج رکھ دے دیکھدا پرکھ اسے۔ "مولوی امیر یار: فکر تے فن" ایس دے لہجے دی دا پراکشت (جھجکا) کھوج پرندہ (حقیقی مقالہ) ہے۔ ایس دے پہلے اودھاسے (باب) دا سر لکھ (معاون) مولوی امیر یار دے زمانے دا سیاسی، سماجی، اقتصادی (آزادک) تے ادبی پس منظر۔^(۳۲)

ڈاکٹر شہزاد تک دے کھوج تے آلوچنا (پرکھ) تردد دا اک کچھ ایس دواں پنجاب یونیورسٹی لاہور دواں پراکشت کیتے جاندے رسالے "کھوج" دا لگا ہوا۔ ورہے کیتا گیا شہزاد (ایڈیٹنگ)

ہے۔ ایس رسالے دھج تنید ایس دے اپنے کچھ تھیل جن دھجے ایہ ایس دے آلوچنا (پرکھ) وژن (vision) دا نمونہ دی ہے۔ ڈاکٹر شہزاد تک لکھن آلوچنا (پرکھ) سرکھ (ادب) معنی) شہد جن اتے دواں دیستان جس ضم دا کھیدا اہج ایس کرن دل زچت (رافب) پاں اودہ لکھیا نہیں کردا۔ اودہ چاہندا ہے کہ پتیاں سروت۔ سگری (مواد) تیار ہو جاوے ہائی کم بعد دھج ہوندا رہے گا کھوج دے ۱۹۳۳ اک (ٹارے) دھج ڈاکٹر شہزاد تک ایس رسالے دے سزول اک ٹھیل جھات پا کے دیکھدا ہے اتے ایہ پرکھن دی کوشش کردا ہے کہ "کھوج" جہاں کھیاں، لوڑاں، اکھیاواں (اندازاں) اتے شاہکی (ایڈیٹنگ) یعنی (اصل مقصد) پانچویں نوں لے کر تریا ہی ایس پرکھاں گو پانڈر رہیا ہے اتے ناں ایس گھن دے مٹکن (تجربے) دل زچت (رافب) دی دکھائی دیندا ہے کہ ایس نے پاکستان دھج پنجابی سہایت (ادب) دی کھوج / پرکھ آلوچنا (پرکھ) دھج کھاں کو حصر پلایا ہے؟ آتم و طبعیت (عزادسانی) وچوں ایس نوں ایس گل دی تسلی ہوندی ہے کہ "کھوج" کیتے کچھ جی ہوتی ڈاکٹر سزول دل دودہ رہیا ہے اتے ایس دے من اچھت (من چاہے) جیتے دی سامنے آڈے شروع ہونگے جن۔

آخر تے ڈاکٹر شہزاد تک دی کھوج پارے شیاں دے رپ کچھ گھاں کیتیاں جا سکدے پاں جن۔ سہ توں مکلی ایہ ہے کہ اودہ اصل رپ دھج اک کھوج کار ہے۔ نویں لکھک دواں رچناں اتے دواں ساہج (ادبی) پرچہرواں (دراپاں) سہجوت (تھوے) تھیاں (شیاں) دی کھوج مہال ایس دا پیتا تے آخری مٹھن ہے۔ کھوج دھج ہی کچھ رپ دھج ایس دیاں آلوچنا تک (تنیدی) دھارواں (سوپاں) جھیاں ہویاں جن۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور دے پنجابی دہماگ (شعبہ) دھج رہنویاں اودہ لگا ہارن پنجابی دواواں (داشریاں) دے سہجک (راہیلے) دھج رہیا۔ پنجابی یونیورسٹی لاہور نوں ایس نے پنجابی پردھکا دا امتحان دی پاس کیتا۔ اتے جی رداہی ناں اودہ گورکھیں پرندہ تے گھد اسے شاید ہی کوئی پاکستانی کچھ پرندہ سکدا ہوندے۔ ایس دیاں کتاباں دھج بھارتی دواواں (داشریاں) دیاں کھتیاں دے حوالے عام ہی مل جاندے جن۔ لکھیا کر کے ڈاکٹر شہزاد تک بھارتی دواواں (داشریاں) ناں اک ستودہ (پاٹری) دا رشتہ دی قائم کرنا لوجھا ہے۔

مسلطہ علیہ وسلم دے روئے مبارک سے معاشری دینے نتیجہ سلام گمہ کے پیش کیا معاشری نال معصور
یہ نور علیہ السلام کا اظہار ہوا:

۱۔ میں عاجز آں شہباز بندہ لہنا
میں مملوں لہنا سے کمروں دنا
قصمت چھڑی را غالب لہنا
شماں نظر کرنی جس جنت لہنا

نال ای معاشری نال اللہ چارک دھانی کوئی اپنے پیارے صاحبہ بی پاک حضرت محمد مسلطہ
علیہ وسلم دے روئے ہی برکت مصلے اپنے گئے حرقاں دی وقت دے دوسرے دا تڑکا دی پانیا:

۲۔ جی پاک عالی دے روئے دی برکت
میرے گئے حرقاں دی دھ جائے وقت

(مدیہ شریف ۹-۱۰ جنوری ۲۰۰۸ء)

میرا ایمان اے کہ انسان دے ہر چنگ کم کرن دی توفیق اللہ چارک دھانی دیندا اے تے
کیجے کم لوں عزت، وقت تے تقویٰ اللہ چارک دھانی ہی کرم نوازی نال ملدی اے۔ ایس لئی
توفیق اللہ تعالیٰ کولوں مکہ پاں رہنا چاہیدا اے تے عزت، وقت تے تقویٰ ملے تے اللہ چارک
دھانی دا شکر ادا ہونا چاہیدا اے۔

اپنی حیاتی دے جھکڑ ول بھائی پانا آں تے اپنے بھن چمن ول آؤن بارے سکول
پندہ پاں اپنے انھوی جماعت دھ اردو دے مضمون دھ اول آؤن ول دھیان جاندا اے۔
نویں دھونی دھ آئے انھوی دھ اردو دے مضمون دھ اول آؤن پاروں استادان نے بزم
ادب دھ حصہ لین لئی پیریا، ایس دے چل روپ میں شاعراں، ناول، لطیفے، غزل، موصلا دھیا
تے کوئی لکھیا سیکھ (Skill) جڑ کے کراراس دے روپ دھ پیش کر دیا، مکالے عام کر کے
پڑیاں آئے گمہ کے مضمون لہنا دھ دھارچا ایسک کرکرن توں پیدیاں ای غیر فضائی (اوپر)
سرگرمیاں دھ حصہ لین شروع کر دیا سی۔ ایسے حوالے نال غیر فضائی (اوپر) مصلیٰ کتاباں چمن دا
چنگا دی پے گیا۔

مبارک کر کے سکولوں دھلا ہویا تے نال ای بازی جیسی فکری ٹل گئی۔ پوجا دی کتاباں
خریدن چکا ہو گیا۔ سکول بارے کہ ایسے دور دھ ای سکول اپنی ذاتی لائبریری جان دا شوق ہویا
تے جیسی گمہ ایسے کہ میری مسجد، ذاتی لائبریری دا فائدہ دے دور (۵۶-۱۹۵۵ء) کوئی ای
بجاء۔ ایس لائبریری میری غرضت، آمدنی تے حیثیت دے نال نال چنگے توں چنگا روپ اختیار کردی

گئی تے اللہ تعالیٰ دے فضل سے کرم نال چاراس دی جیسی نال ایم دار، چاب کتاباں دی باقاعدہ
کیج لاک دالی ذاتی لائبریری بن چکی اے۔ اک ایسدا حصہ جیسی کتاباں تے میرے دل آئے ذاتی
خطاں دا دی اے، جیسی تے اسنے لپڑا دھنیں پر میرے دل آئے ذاتی خطوط، توں نمبر لکیاں
چوداں (۱۳) بڈاں میرے واسطے ایس دا جیسی سرمایہ نیس لہنا دھ خط نمبر ۱۱-جولائی ۱۹۵۵ء
دا اے تے خط نمبر ۳-مئی ۱۹۵۸ء دا اے، خطاں دا سلسلہ اللہ چارک دھانی
اے۔ لہنا توں باقاعدہ نمبر لاکے کیج لاکھ جاندا اے لہنا توں خطاں دھ خاص کر کے بھائی
زبان تے ادب نال بھوچاں اکم شخصیاں دے خط دی جیسی چمن دھیاں دی دلچسپی واسطے لہناں
دھیاں صرف دی جیسی تے دی غیر ملکی لہناں شخصیاں دے نال دھیاں آں شہبازاں ای
سالے دھ جیسی:

ملکی شخصیاں

- (۱) ڈاکٹر محمد تقی حنیف (۲) محمد آصف خان (۳) شریف کھای
- (۴) داکم اقبال داکم (۵) الملقا امیر (۶) سجاد امیر
- (۷) مین الحق فرید کوئی (۸) ڈاکٹر محمد اسلم مانا (۹) اقبال صلاح الدین
- (۱۰) سرزاد حسین قاضی

غیر ملکی شخصیاں (بھارت)

- (۱) پروفیسر پریم چند (۲) ڈاکٹر پیار سنگھ (۳) ڈاکٹر پریم چند سنگھ
- (۴) ڈاکٹر پریم چند سنگھ (۵) شمشیر سنگھ (۶) پیار سنگھ مانا
- (۷) ڈاکٹر سادھو سنگھ (۸) روشن سنگھ (۹) ڈاکٹر پریم چند سنگھ
- (۱۰) ڈاکٹر بان سنگھ (بھارت)

زیدہ شخصیاں توں رب تعالیٰ کی حیاتی تے صحت دے جیوسے خط لہناں گئے خطوط
ہوئے اکوں دی لہنا ارادہ اے۔ میری ایس ذاتی لائبریری بیش میرے گھر دا اکم حصہ ہوندا اے۔
میرے آبائی مکان سلطان پورے توں کر کے کرانے دے مکان دے ویسٹ وڈ کالونی ایس لائبریری
انھوی قضا آئی اے لائبریری بارے اپنی جیسی دینی مناسب اے کہ بھنوں بھائی زبان تے
ادب بارے کسے دی موضوع آئے کم کرن لکیاں ہور کسے لائبریری دھ جان دی گنت ای نور
پیدا اے۔

ریح پر گدگدائیں ہوتی رہتے رہے دے باہلی ادب دا جائزہ لین دا اسے وی موقع ملتا رہندا اے۔
 محلی کتاب ادب دنگ (کھنچ تے پرکھ) دا حق مثالے دا آکار اوجی صدی تکر دوسرا دھماکا
 اے۔ سولہ آکار دے باہر دھنشن نوں تکرہ آکھیا جا سکدا اے تے نئی تہذیب، نئی ادبی
 صدی دے باہلی ادب دا مختصر جائزہ لین وی کشش کھنچ اے۔ نوں ادب دے نال دالے مثالے نال
 دالے چارن نال ویو یی صدی تکر دے باہلی زبان تے ادب دے ادب دنگ دا گونج لانا سوکھا
 ہو سکدا اے۔

آخر سے میں ڈاکٹر طاہر القادری کی خان چاوری ڈائریکٹر جنرل پنجاب اعلیٰ کورٹ آف ایجوکیشن آرٹس اینڈ سائنسز، لاہور میں حضور اہل کمال کو (کوئٹہ سے پرکھ) کی مٹی شامت اوتھیں کھانا کھا رہا ہوں دے اسے اس کے اپنے وطن آج میں اسے اپنے وطن اوتھیں کھانا کھا رہا ہوں۔
انہیں گزشتہ سال "مہذب دنگ" (کوئٹہ سے پرکھ) کا مجازی ویڈیو چل گیا اسے اسے دعاء تال کے اوتھ
شمالی میلوں پنجابی زبان سے ادب کی سیدھا کرن دی تھیں تو تھیں سے بہت دینی رکھے۔ آمین۔

مورخہ ۴۱ - تاریخ ۹/۱۰/۱۴۰۴ء

۱۰۱۸ شهباز ملک

(مصارفاتی اور تجارتی بنکوں کی کارکردگی)

(سوانحی پروفیسر، محققین)

شعبہ: اسلامیات، طالب علم: محمد امجد علی، لاہور

پنجابی زبان وارسم الخط، إملاء، رموز اوقاف تے ہندسے

[illegible]

خاصی وجہ سے انہیں نوں سرکاری زبان داد دی گئی جس کی وجہ سے ان کی یہ سلسلہ کسی واحد مذہبی اپنے سماج کو نہیں پہچانے اور گے ادب ان کے دھرمی رہی ہے۔ پاکستان وجہ چھوٹا ہا بھائی نوں اکا دک حوالہ لیا ہے انہی دے لسانیاتی پہلوؤں اس کو خود خیالی کرن دی رفتار تیز ہو گئی ہے۔ ایہہ دے دم الخط (Script) تے ایہہ دے نال جڑے دے انکا آئے تعلیمی نال دھیان دین تے ہمارا کرن دے سلسلہ چل گیا ہے۔ بھائی دے تعلیم وجہ (اک تھکر) شامل ہون تے کچھ پور پور پاکستان وجہ بھائی کتاباں دے سمجھن دی تھی دی فن ویرہ مٹھی دے پہلاں نوں دی ہوئی ہے۔ دھڑاں اخباراں دے نکلن نال تھے لیہدی تنہا برت دھن اسے ایہہ دے لسانیاتی انکا دل دی گویہ کچھ جان ایہہ جیادے۔

کچھ ہے ناہور دے اک پنجابی روزے نامے "خیرا" داں، پنجابی زبان دے سرکے دی ترقی تے
 نامے "خیرا" داں، روزے نامے اک صاحب جوں جی ۱۹۵۷ء پنجابی زبان دے ادب نال جڑے کھجے نامے
 تے نویں سوچ جیہاں نامے حرکت کیتی۔ ایساں اداں ۱۹۵۷ء حکومت پنجاب داں نامے پنجاب انشٹیٹیوٹ
 آف لیٹریچر جے آرٹ اینڈ کھجے تے پورا آف گورنر دے اک اجلاس ۱۹۵۷ء پنجابی زبان دے سرکے (رم)

نے اپنا اسے جس اپنی کتاب "بھائی اساتیا" دیا تھا وہ اسے ۱۳ اصول دے کر دیا تھا اور اسے اپنے ہمارا اثر دے۔ یہ کہنے کے لئے تھا وہ اسے اساتیا کہیں۔ (۳)

یادگار سمر اندر پڑھ کر اور (اکتوبر ۱۹۰۶ء) دے دیا ہے وہ دیکھتے ہوئے سید کریم دی گزری پٹی نوں ایس کو دیا وہ دے جان کے خوشی دا اظہار کیا اے اوتھے شاید جیو دوانہ ثابت پدوں دا اثر اقبال بند نوں فعال ہا کے اپنا طبع کھڑا اے۔ (۴) میرا احساس ایسدا اے کہ سید کریم دی گزری پٹی نوں ایس کے دیا آئے اسے (اظہار دے اشتہار راجی عام دامت سی) تے آگ تے سید کریم دی گزری پٹی نوں ایس کے مخالفت کر دے تال سوانے چھوڑا اے دے اختلاف قائل دے اویسے قاری رم الاٹھ دی حمایت کر دے جس دیا بھائی دے دوہیں اظہار دے تے کتاباں چھپ دیہاں نیں۔ ایس سوانے دیا صرف اخلاق مانتے تے "سمر اندر پڑھ کر" دے حوالے تال بھائی الاٹھ دے سلسلے دیا نقطہ دے آخر تے آؤں والی "۱۰" نوں "۱۰" دیا بدل کے کھن دی حمایت کیتی سی جس دی تائید ک دیاں کسے نے وی نہیں کیتی۔ میری جاسے "نہجواں" دے ایس کو تال ایس کے تہ آئی اسے کہ سوانوں بھائی زبان دی کھانی پڑھانی واسطے قاری رم الاٹھ (جس نوں شوکھی دی آکھیا جا رہیا اے) اپنی داریا کھاندا اے۔ پتی الاٹھ دیا اساتیا دی مکھی اسے ایس دی گزری پٹی اے۔

آؤ بھائی واسطے سکر پتہ الاٹھ اوقاف تے بندھیاں پارے مکھی دھار تال کرے۔ کیتیاں گواں توں بعد سبے کھنوں دور پڑا ہواں تے ایس میری بھیری ہونے گی:

ایس مکھی پاکستان (تے ہمارے) دیا تے شہد اے کہ پاکستانی بھائی واسطے قاری رم الاٹھ (جس دا اصل تال بھائی رم الاٹھ ہونے چاہیو اے کہ بھائی دی کوئی تحریر جیوں دودھ دیا آئی تے ایس ایسے قاری رم الاٹھ دیا مکھی گی، انا کھ کھے لوک ایس نوں شوکھی دی آکھدے نیں) اسی عمل تے بھیر رم الاٹھ اے۔ ایس قاری رم الاٹھ (تے الاٹھ) دیا بھائی دیکھتے اٹھ سو دھیاں توں مکھی جا رہی اے۔ پیا فریہ کج شہر (۱۸۷۵ء-۱۸۹۵ء) (۱۱) تے جیوں اپنے بول (شوکت) کہے تے ایسے قاری رم الاٹھ (جو امرتھی + قاری ستھی سوانے دے حوالے تال ہوند دیا آئی) دیا کہے۔ کھ لوک آکھدے نیں کہ پیا فریہ کج شہر بھینڈ دا کام گوراجن دے اگے کیتے آؤی گرتھ (۱۹۰۳ء) (۱۲) راجی اسی ساڈے تھکر اپنایا۔ ایس مکھی پندی درست نہیں۔ آؤی گرتھ (۱۹۰۳ء) توں پہلاں شیخ مہاراجہ ایدام دی کتاب کتا سنال (۱۵۷۱ء) دیا پیا فریہ دا کام موجود اے۔ (۱۳) ڈاکٹر کھیر دھاکھ تے پیا فریہ کج شہر بھینڈ دے سارے کام دا چار پڑاں (اردو، عربی قاری تے انگریزی تہ) دیا "معارف فریہ" دیا ترجمہ کیا اے۔ جس دیا اکھی بول ایسے نہیں جوئے آؤی گرتھ دیا موجود نہیں۔ (۱۴) گوراجن کج (۱۳۹۶ء) توں (۱۵۲۸ء) (۱۵) دا کام لکھیاں دیا ہی۔ گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) لکھنے تے شاردہ لکھاں توں دیا

کے گورکھی دے آکھ گزے (۱۰) تے گوراجن (۱۵۷۳ء-۱۹۰۶ء) تے آؤی گرتھ (۱۹۰۳ء) سوانے کے چار کیتے۔ (۱۶) مکھی کیتی تے ایسدا کہ پیا فریہ گورکھی کھ گزے جات توں ڈھیر پیاں ہونے تے کتاب کتا سنال (۱۵۷۱ء) گوراجن دے جمن توں دی پیاں اے۔ جس دیا عربی رم الاٹھ دیا دیا بھائی (شوکت) سلسلے تے نیں۔ (۱۷)

مکھی نوں اگے دھارناں ایس آکھیا جا سکدا اے کہ آؤی گرتھ (۱۹۰۳ء) توں پہلاں بھائی دے کئی ہور لکھاریاں دیاں لکھتیاں موجود نیں۔ جیوں پیا فریہ دے اپنے (قاری رم الاٹھ) دیا ہی کن۔ جیہی ایدام خیر (۱۵۳۳ء-۱۵۳۵ء) (۱۸) شیخ ایدام خیر فریہ جانی (۱۳۵۰ء توں ۱۵۷۵ء) (۱۹) شہر شہین لاہوری (۱۵۳۹ء توں ۱۵۹۹ء) (۲۰) دودھ (اکبر بادشاہ دا دور) (۲۱) تے مہدی کوکھن (رسالہ مہدی ۹۹۷ء بھلاق ۱۵۸۸ء) (۲۲) جیوں مکھی پیاں (۱۳۹۶ء توں ۱۵۳۸ء) (۲۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۴) گوراجن (۱۵۲۸ء-۱۵۷۳ء) (۲۵) گوراجن (۱۵۱۳ء-۱۵۶۳ء) (۲۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۴۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۴۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۴۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۴۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۴۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۴۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۴۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۴۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۴۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۴۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۵۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۵۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۵۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۵۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۵۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۵۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۵۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۵۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۵۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۵۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۶۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۶۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۶۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۶۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۶۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۶۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۶۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۶۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۶۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۶۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۷۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۷۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۷۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۷۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۷۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۷۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۷۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۷۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۷۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۷۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۸۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۸۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۸۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۸۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۸۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۸۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۸۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۸۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۸۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۸۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۹۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۹۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۹۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۹۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۹۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۹۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۹۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۹۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۹۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۹۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۰۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۰۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۰۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۰۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۰۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۰۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۰۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۰۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۰۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۰۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۱۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۱۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۱۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۱۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۱۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۱۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۱۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۱۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۱۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۱۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۲۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۲۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۲۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۲۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۲۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۲۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۲۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۲۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۲۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۲۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۳۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۳۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۳۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۳۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۳۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۳۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۳۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۳۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۳۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۳۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۴۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۴۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۴۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۴۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۴۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۴۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۴۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۴۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۴۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۴۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۵۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۵۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۵۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۵۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۵۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۵۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۵۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۵۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۵۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۵۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۶۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۶۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۶۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۶۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۶۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۶۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۶۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۶۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۶۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۶۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۷۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۷۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۷۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۷۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۷۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۷۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۷۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۷۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۷۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۷۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۸۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۸۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۸۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۸۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۸۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۸۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۸۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۸۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۸۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۸۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۹۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۹۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۹۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۹۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۹۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۹۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۹۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۹۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۹۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۱۹۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۰۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۰۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۰۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۰۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۰۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۰۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۰۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۰۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۰۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۰۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۱۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۱۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۱۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۱۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۱۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۱۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۱۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۱۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۱۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۱۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۲۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۲۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۲۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۲۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۲۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۲۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۲۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۲۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۲۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۲۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۳۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۳۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۳۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۳۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۳۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۳۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۳۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۳۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۳۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۳۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۴۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۴۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۴۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۴۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۴۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۴۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۴۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۴۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۴۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۴۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۵۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۵۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۵۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۵۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۵۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۵۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۵۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۵۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۵۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۵۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۶۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۶۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۶۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۶۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۶۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۶۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۶۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۶۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۶۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۶۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۷۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۷۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۷۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۷۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۷۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۷۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۷۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۷۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۷۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۷۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۸۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۸۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۸۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۸۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۸۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۸۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۸۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۸۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۸۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۸۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۹۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۹۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۹۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۹۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۹۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۹۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۹۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۹۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۹۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۲۹۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۰۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۰۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۰۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۰۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۰۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۰۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۰۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۰۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۰۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۰۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۱۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۱۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۱۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۱۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۱۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۱۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۱۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۱۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۱۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۱۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۲۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۲۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۲۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۲۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۲۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۲۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۲۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۲۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۲۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۲۹) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۳۰) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۳۱) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۳۲) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۳۳) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۳۴) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۳۵) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۳۶) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۳۷) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۳۸) گوراجن (۱۵۰۳ء-۱۵۵۲ء) (۳۳۹) گور

سلفانی دور (مغلان قوم پہلاں) قوم لے کے مغلان دے سوہنے دور توں ہونداں کچھ سختی دور (۱۸۳۶ء) تک انہی خطے دی دفتری زبان فارسی رہی۔ پنجاب وچ مسلماناں دی ودھ گنتی پاروں لوکاں دا جوڑ پیش عربی فارسی نال آئی رہیا۔ ایسے کائنات آخسہ دورسے وچ کھنڈے جہان والے ادب دا سچا عربی فارسی والا ای اے۔ لہجہ سہ وچ عربی فارسی رسم الخط سہ مرکزی کردار ادا کیا۔ انھوں دے مسلمان وچیک آزان چمن گروں مکتوبے ای فارسی تے پنجابی تے ہزارے ہو جانے رہے نیں۔ ایہ ایہ کردار عربی تے نال اردو زبان آ کر رہی اے۔ انہی نال ساڈے پاکستان (تے مسلماناں) واسطے ایہ گنتی ای نہیں کر انہی پنجابی واسطے فارسی رسم الخط توں لاکوئی دور رسم الخط اپنایے۔ سکھ انہی تے انہی سرگت وچ کسے وڈی تہذیبی جگے دی نہیں کر ای ساڈا رشتہ جیکھے آخسہ دوریاں وچ کھنڈی پنجابی قوم امت جاوے گا۔ کہ انہی انہی دور تہذیبی قوم اک ساڈے فارسی رسم الخط وچ کھنڈیاں مکھیاں پنجابہ جزیر (تھرپاک) کتاباں نالوں دا رشتہ توڑن دا ریسک (Risk) لے سکے آں؟ جیہتی خبر تے نہیں! شاہیہ نگار کراچی پنجابی زبان توں کھنڈ چمن واسطے ایہ دور فارسی رسم الخط توں بیا فریے دے حوالے نال پنجابی رسم الخط کیتا چاہیدا اے تے جس توں ایہ کل کچھ نوک شاد کھنڈی دی کہو تے نیں، ای سوزن، جھکداتے درست رسم الخط اے۔ لہجہ دے فرقان دی پٹی وچ لکھی وڈی تہذیبی کرن دی آئی کوئی کوڑ نہیں اے۔

انہی رسم الخط دیاں بے کوئی گھاٹاں بے نیں، اوہناں توں دور کرن تے انہی توں مکمل کرن دی گئی توڑ پیتے اے۔ لہجہ دیاں ایہ صورتاں نیں:

الف۔ فارسی رسم الخط دی علامہ معیاری (Standardize) کرنا، مطلب اے کھوا لفظ کوں کھلیا جانا اے تاں بے انداز وچ ایک بیا ہو سکے۔

ب۔ فارسی رسم الخط وچ کھنڈ عبارت وچ رموز، اوقاف (Punctuation) دے کام توں مکمل کرنا۔

ج۔ فارسی رسم الخط نال لکھا تے ہندیاں دے کام توں اپناتا تے لاگو کرنا۔

د۔ فارسی رسم الخط دے سکرپٹ (Script) دی کپیور پروگرامنگ۔

الف۔ دے شیلڈ وچ میں اپنی کتاب ”پنجابی لسانیات“ وچ ”پنجابی سہویات“ دا حصہ پنجابی لکھی فارسی رسم الخط، کچھ تہذیبیاں (Modification) نال آئی اے وچ کرن دا مان حاصل کر رہا آں۔ جس توں ساری گنتی تے سامنے آ جائے گی:

پنجابی لکھی فارسی رسم الخط

پنجابی اک دور میری ترقی دتہ تے پرانی زبان اے جہد اچ ہزار دورسے توں وی پہلاں دا واسطی ہاش تے آخسہ دورسے دا اوہی دور رنگ برنگے تہذیبیاں تے لکھاں نال تک دیکھ کر ہوا اے۔ پنجابی

لکھی اردو اڈ زبانیاں وچ اردو لکھی زوپ اپناتے گئے۔ پر جہد انہی اچ دا بچا تے جہان والا روپ دتا، اوں دے تائب طیار ایہو اے کہ لہجہ فارسی رسم الخط وچ کھنڈی گئی، ایہوں گروں گورکھی، ہندی، سندھی تے روہن رسم الخط دی لہجہ سہ کھنڈی دتے گئے۔ لہجہ دے ایہ دور وڈے رسم الخط فارسی رسم الخط تے گورکھی رسم الخط وچ کھنڈی جاری اے۔

پنجابی دا دور میرا کہیں بے فارسی رسم الخط وچ آئے نالے ایہ کہ پنجابی دے لکھ کاس تے لہجہ سہ واسطے تے ساری وچ فارسی، عربی تے دور حصر لکھی انہی لکھی زوپ رسم الخط لہجہ سہ حراج موجب لکھدار رسم الخط اچھا جاسکدا اے۔ ایہ دور کھنڈی گئی اسے کہ پیتے آخسہ دوریاں وچ انہی توں ادنیٰ لکچر دے اختیار لکھی دیتا ضرور کیا۔ پہلی کھنڈیاں انہی نال دھوا دی ہوتا رہیا تے انہی توں کسے پھر تے دی تعلیم دا باقاعدہ ذریعہ بنان دی کھنڈی نہ کھنڈی گئی، جس دے نال جہوں لہجہ سہ تے لسانیاتی کھنڈیاں دتے گئے کہ کھنڈی کھنڈی تے دی انہی دیاں اچھا ویاں توں گونڈا گیا۔ لہجہ سہ وچ رسم الخط تے علامہ دا مسئلہ دی آؤندا اے، شروع وچ جہو فارسی رسم الخط پنجابی لکھی اپنایا گیا اور مقامی لوڑاں توں فارسی، عربی رسم الخط دے قاعدے کھنڈیاں نال دلا کے بایا گیا سی جہو اک لحاظ نال یکساں اپنایا گیا۔ پر ایہ آکھتا چیتا اے کہ اردو توں کھنڈی پھر تے لیون دے لکھی لہجہ لکھی ترقی لکھی ہر کھنڈی کہ پنجابی توں اردو رسم الخط اک ترقی وند زبانی بن کے پنجابی توں دی آگے گھنڈی تے حالت ایہ ہو گئی کہ پنجابی توں اردو رسم الخط راہیں کھنڈیاں تے چھاپا جیہد لہجہ بیا، جہدی جہاں لہجہ سہ رسم الخط وچ ہور دھیان دین دی ویان تے کوڑ تے ضرور کھنڈی گئی تے یاں انہی بارے آہلکس کوں مل گیا۔ گورکھی رسم الخط جانان والیاں دی کھنڈیاں بے اپنا لہجہ کھنڈی مارن توں آسے کہ جہاں دا جہن نہیں کھنڈی انہی لکھی زوپ رسم الخط دی کئی لحاظ نال یکساں لکھی رہ گیا۔ ایہو جہو اے کہ لہجہ سہ ہائے جان توں لے کے اچ توڑی لہجہ سہ وچ کئی قسم دیاں تہذیبیاں ہو چکیاں نیں۔ ساڈے وکھدیاں دی کئی تہذیبیاں ہونہ وچ آئیاں نیں پر پھیر دی لہجہ سہ وچ کئی گھاٹاں، کئی تہذیبیاں نیں۔ خاص کر کے عربی فارسی ترکی صوتاں (Phonemes) توں انہی رسم الخط توں دور کھنڈیاں جہن لہجہ سہ یکساں ہون دی سب توں وڈی دیکھ اے۔

پنجابی دے لکھ سوہنے

پنجابی زبان دے صوتی نظام اے کہ کھنڈیاں جہاں تے ایہ کھنڈی ترقی تے کہ ایہ پھر آریائی (دراوڑی، منڈا، فارسی، عربی) تے ترکی مضمران تے احوار اے۔ لہجہ سہ لکھ سوہنے (Phonemes) ایہ نیں۔

الف دآ

جہاں کے لفظ دے شروع وہی دآ (۲۹) الفان دآ آواز آجائے تے ایس نوں ظاہر کرن لئی دہ درجہ پانچواں اے جیہی آدی دآ آدی، آری، آہ۔

واو

وہاں دآ آوازاں نیں اک حرف ملے دھوں تے اک حرف کج دھوں حرف ملے ویلے ایہہ دو پیشانی جی آواز دھدی اے تے حرف کج ویلے گرجی دے حرف دآ سور، گہ، نور، طور، نور۔

چھوٹی وڈی

یہ وہاں دآ آوازاں نیں ایہی لئی ایہہ دو لفظاں دآ حرف کج پانچ مصغیاں دآ جی کئی اے (ی۔ے) ایہہ چھوٹی حرف دے شروع دآ آئے تے اپنی مصغیہ والی آواز دھدی اے جیہی دوہاں دی اکواں گرجی حرف لا والی (مان۔کہ)۔ پر چھوٹ لفظ دے دآ آئے تے ایہہ اپنے توں پہلے حرف دآ آوازاں گرجی Vowel تے دے حساب نال ایساں کر دھدی اے، سیل۔ (چھوٹی ی) پانچ گرجی Vowel 'A' دے حساب نال ایساں کر دھدی اے، سیل (چھوٹی ی سیل) (وڈی یے) ایہی اک صحت ایہہ آواز آئے اے جیہہ ۵ یا ۱۰ آوازاں ایہہ تے توں پہلے آئے حرف نوں ایساں کر کے ظاہر کر دیاں نیں۔

میری، کیماری (چھوٹی ی)، میرے، کیمارے (وڈی یے)

پنجابی المادوے کجھ اصول

جیہی کہ پچھن کر آئے آں پنجابی دے صوتی نظام دے لحاظ نال پنجابی دارم لفظ پانچ المادہ تے فارسی دارم لفظ تے ای کہ کوئی بھی شکل اے المادہ پانچ آواز پانچ تے آواز ہارے کجھ جی توں ایساں جگر ماہے ساراں جیہی مسئلہ ایس لئی کھلدا ہو گیا اے کہ اک تے پنجابی دی کوئی اپنی دہی اکتیت نہیں دے ہے ایہہ اردو دے واسطے نال کھسی چاندی اے، ایس کارن کی کھیلے ہونے میں بہر حال المادہ نوں کھل تے لینڈ راجان دیاں کئی نظریہ تے اپنی کئی کھولیاں ہوئیاں جیساں دآ جو خواہش المان (مرجم) دے رسالہ "پنجابی دربار" توں لے کر مرزا قاسم علی بیگ بدیشی دی قواعد پنجابی (۱۹۳۳ء) سہ شامل نیں۔ پنجابی ادبی ہورہ لاہور (ریشرا) توں لے کے پاکستان رائلز کھل دے پنجابی دینک جگر تے ایس ہارے دآ کج کھل اے۔ کھنڈری ہورہ لاہور دے ایم افضل تے ڈاکٹر

دینے قریبی دھواں دے ہم نال اک کھلی تے ایس مسئلے تے دھار دھار کر کے اپنے تے اک پھلت دے زوپ دآ جیہاں ایس نوں "پنجابی ادب" لاہور تے آگست ۱۹۶۲ء دے شمارے دآ لکھ کج ایہی بابا سارے "گوراس" نے رقم لکھ کھراؤتو، نومبر ۱۹۶۳ء شامل کج۔ ڈاکٹر دپے پنجابی المادہ ہارے جیہی مضمون چھپے ایساں وچوں کجھ نوں آکھیاں کر کے ڈاکٹر باصرہا تے کتاب "پنجابی المادہ" (۲۰۰۵ء) دے نال نال چھاپ دتا اے۔

ایساں سارے اوہاں صدقہ پنجابی المادہ دآ کئی سدھ دیاں ہوئیاں کئی تجرباں مل نال سکیاں جیساں وچوں کئی آوازاں لئی علامتاں دا درجہ خاص طور تے شامل اے۔ مثلاً پانچ آوازاں وچوں دھ لئی لاد وغیرہ ایس لئی کر پنجابی دے اک علامت دآ ایہہ دآ لئی لکھ دھیا اے جیہی دآ آوازاں لکھ دی علامتاں وچوں صرف اک تے اوہاں دآ لکھ دی علامت لائیہہ آواز پنجابی دآ ہر گہراے۔ بہر حال حالے دی پنجابی دیاں کئی صوتاں میں جیساں توں ہارے کجھوں ترقاں دا ڈھانچا پالیا جاسکے۔ ارج جیہی پنجابی دل دھیاں دتا چارویسا اے جیہہ سلسلہ لائی چاندی دھیاں تے ایہہ معاملہ دے ہو چا اے گا۔ حال دی گزری کہ جو کجھ سانجے کجھوں غلیا چارویسا اے ایس نوں کہہ کے کجھ ایساں دل دھیاں دتا ضرور اے:

- ۱۔ پانچ آوازاں ہور، دھ، گہ وغیرہ کھن تے چھن لئی ایساں تے کجھ دی کوئی نشانی پانچ علامت پان دی کوئی نوڈ نہیں، ایہہ انی لکھے جان گے۔ جگہ دی، وصول، کھا وغیرہ۔
- ۲۔ اوہ سارے لفظ جیہہ دوہیاں نہاں توں آئے میں اوہ تے زوپ نال المادہ ہون گے۔ جیہی اپنی مصغیہ، مک، دھ، بشری، مطوم وغیرہ، سوائے اوہاں لفظاں دے جیہے سدھریاں وکڑے اپنی لکھ لکھ نا پکے نیں۔ جیہی سارہا (سراہا) تیکڑی (تیکڑی) تیش (تیش) وغیرہ۔
- ۳۔ اوہ توں بے لفظ اوہاں، اوہا، اوہی، ایہہ توں بے لفظ ایہاں، ایہہ، ایہی، ایہہ، المادہ ہون گے۔ ایہی ای کہ وغیرہ دی المادہ کجھ چاہے گی۔
- ۴۔ گ پان دی کوئی قاسں دا غ یا نہیں لکھے جان گے۔ جیہی پانچ لوں پانچ، پان آکھتاں توں آکھتاں۔
- ۵۔ لفظ دے جیہے دے لکھ لکھ آئے گی ایس نوں گول بزم (۵) نال کھیا چاہے گا۔ جیہی پانی، پھا، جال دی گزری (دھنا)۔
- ۶۔ المادہ دآ قسطنطنیہ توں گھٹ کرن صدقہ ایس لکھ دی سلاش کجھ جاسکدی اے کہ مصوے والیاں آوازاں نوں ظاہر کرن لئی زبیراں دی قاسں حرف ملے (Vowels) دے جان۔ جیہی ہن دے دی قاسں ہن دے۔

۸۔ انہماں (تلفظ) وہی تلفظ توں یکن لئی کوشش کیتی جاوے کہ لفظ سے کوڑ موجب زیر زبر چلی پائی جاوے۔ دکن گئی دا آخری حرف ساکن لکھیا جاوے کیوں سپہ باغیانی وچ کسے لفظ دے آخری حرف سے کوئی زیر نہیں ہوندا۔

۹۔ نہیں، تے، نے، وچ فرق دکن لئی ایہہ طریقہ نہیں عام اے کہ قریب دے سینے لئی "نیں" درجیا جاوے "تے" تے نوں حرف نما دے طور سے استعمال کیتا جاوے۔ جیویں اوہ جانے نہیں، اقبال تے اشرف نوں پلایا دیا۔

۱۰۔ ہونے حرف و دواری ہونے جانے نہیں اوہاں تے شد (ہ) ضرور پائی جاوے۔

۱۱۔ ان نے، دی اللہ تے تلفظ ہونے دے پہلے ویرے ہال گل کر اے ان جہدے موجب جدول دی غور دے لفظ دے پھوکیو تے آئے اوہ "ا" ہال تے جدول شروع پاں دچکارا دے تاں ان دے لفظ لکھنے دے لئی (ہ) ضرور پائی جاوے۔

۱۲۔ فارسی، عربی، انگوں اور وچ دی خوش، غلبہ، خواب وغیرہ لکھیا جانے نہیں۔ ایس "و" توں واؤ مدخلہ آکھیا جاندا اے۔ ایہہ حرف تے قون مکرمل آؤندا اے۔ باغیانی وچ ایہہ ای لکھے جان تے پرچمن گھراں دے و ہال چڑھے جان کے شش، خانہ، خواب وغیرہ۔

۱۳۔ عربی دواں آئے اوہ لفظ جلاوے شکی یا قریبی قون ہال جے ہونے نہیں اور عربی دواں ای لکھے تے ایہہ جانے ہال گے۔ جیویں: مبراہن وچ ل پلدا اے پر مبراہند وچ ل نہیں پلدا پر لکھے دواں جانے نہیں۔

ایہہ کجھ اصولی ہیں جنہاں دی نکات دی کھنک گئی اے، باغیانی دی معیاری علماء آئے حالے کم ہو رہیا اے جہدے ایس حاصل کر چکے ان سارا خیال آئے ایہہ دی بڑا کجھ اے سپہ باغیانی ای اصولوں نوں کجھ لکھیا جاوے تے اک لحاظ نال معیاری علماء سامنے آ جاتے اے۔ ایس ایساں ایہہ علماء اپنا لکھی چاہیویں اے۔ انج ڈیڈا کوئی دی رسم اللہ یا لکھی اپنی زبان تے صوتی نظام نوں سوچے پھولوں پاں سو لکھدی عربی روپ لکھ دے سکے۔ سارے ایہہ رسم اللہ بارے کم کرن والے کجھ سیانے باغیانی دی علماء نوں صوتی رسم اللہ (Phonetic Script) ہال دا چارہ کرے نہیں۔ حالانکہ لسانیات دے اصول موجب انج سو لکھدی ہونا نہیں چھ، مگر سارے سلسلے وچ تے ایہہ ہون دی آؤکھی گئی اے۔ کیوں سپہ باغیانی وچ علاقائی اک دوجیاں زبانیں نالیں خبرے اوہ ای نہیں۔ مگر ایہہ ایساں قون انگوں ایساں علاقائی انگوں دی صوتی لکھ نال لکھی دھارن نہیں۔ سپہ ایہہ علاقائی وچ علاقائی صوتی طریق دے مگر لکھ پچھ تے جب جسم دے پھیل پھیلایا وچ پاس جانا ضروری اے۔ مثال دے طور تے ہائے مستقیم

بہر، جہ، دھ، ڈھ، کھ وغیرہ مرکزی تے ملاتی وچ دکھ دکھارے نال ایہہ سامنے نہیں۔ مگر مرکزی قون انگوں پلایاں وچ ایساں دواں مرکزی تے ملاتی جا لکھوں دی دکھ ہو جاندا اے جیویں مرکزی داکہر (کھر) مشرقی پہاڑی پلایاں وچ کھار (کھار) بن جاندا اے۔ ایس ایساں ہائے صتاں لکھی سپہ کوئی علامت گزری جائے گی تے مرکزی تے پہاڑی پلایاں وچ ایہہ نہیں چل سکے گی۔ انج دیاں ہورگی مثلاًں نہیں۔ (۱) سپہ ایس ایساں علاقائی دھارن پاں دھارن در دھارن (جواں خیلے تے تفصیل تکرار اپن گئیاں) دے مگر لکھ پچھ تے ایہہ معاملہ تکراری دی نہیں ہو سکے گا۔ ایس ایساں بجز ایہہ اے کہ باغیانی رسم اللہ (عامہ قون) (Phonetic Script) ہال دی قس ایس قون لکھی رسم اللہ (عامہ) (Literary Script) ہال بارے سوچیا جانے۔ ایہہ پڑھناں ای کی سکدا اے۔ باقی ایہہ کجھ کہ دیاں دی کوئی زبان تے علماء بارے عمل نہیں ایہہ اک اہل چاہی اے۔ انگریزی اپنے دواں بین الاقوامی زبان اے پر ایہہ دے وچ کلاں دے کھیلے لکھیاں دی مدد توڑی موجود نہیں، (Put) پٹھ تے (But) مٹ کیوں نہیں ایہہ کوئی جواب انگریزی دواں کول دی کوئی نہیں۔

باغیانی لسانیات (۱۹۹۶ء) دی مکمل پٹی وچ ل تے ن دیاں دو صوتاں دیساں نہیں، میری تجویز ایہہ سی کہ علماء دیں ل تے ازہ ان واسطے اک کول جزم "ہ" اپنائی جائے۔ ایس وچ ایساں محسن نال دچار دھندلے ہونے رہے۔ میرا پھلاں دی خیال ایہہ سی کہ انگوں دیں ل (پالی: پالری) پاں مکمل، محسوس، دی ہونہ بیتا کرے باغیانی دے جا لکھے (سایہ نال وغیرہ) وچ ای اے۔ باقی غلاب دے کسے علاقے وچ نہیں۔ ایس کرے ایس کوں چھوڑا دی جا سکدا اے۔ جنوں تکرار، ازہ نال دا جواز نہیں اے ایہہ تے اک لحاظ نال باغیانی زبان دے ایساں دی پچھان اے۔ ایس کرے ایس داکھ پٹی وچ ہونا ضروری اے۔ میری تجویز سادی ن دے نال کول جزم "ہ" کان دی کی کول جزم (Key) پڑ وچ زیر، دھ، ڈھ، کھ شامل کرے سادی ن نال دا لکھی جائے۔ انج ان دے آخرے آؤن آئے تاں ٹھیک سی، پر جدول ازہ نال لکھ دے دھارن آئے تے ٹھیک جانیویں۔ ایس کرے دھامی دچار دھندلے نال ن دچان لکھ حذف کرن آئے اتفاق ہو گیا تے پھر روئل (ادارہ باغیانی زبان تے ثقافت) دواں چھاپے چھن دواں لکھناں دی علماء وچ ن شامل کرن لکھی۔ ایہہ واسطے کھیلے لکھیاں وچ میں جوی اکھ پٹی وچ ل تے ایس دچان لکھ دیں ل کھ دی اے۔ ازہ ان سپہ سارے پاس نہیں اپنائی گئی پر میں ایس وچ حق وچ آں۔

آؤنیں مختلف اداریاں تے رسالیاں وچ جوی علماء (Orthography/ Spelling) وچ دی جاری اے ایس داکھ پچھ تے علماء ہونے لکھ دے کسے قویاں وچ "باغیانی لسانیات" والی علماء دی گئی اے۔

ابن نگہ سے اوپر سے دھم سے بڑھاپا سے بھیر دیا ہوا ہوتا۔ اپنی اپنی اڑتوں میں گوجا اسکند نے اسے کوڑھ میں لپی کر دیا۔ گورنگھ (۱۵۰۳ء تا ۱۵۵۲ء) نے گوجا کو چار سال دے دیے۔ یہاں سے وہاں کے حکمرانوں نے اپنی اپنی بھیر میں لپی کر دیا۔ گوجا کے اچھے اچھے (ختمی) دانے انہیں دئیے گئے۔ بھیر دئیے انہیں اس سے شہید ہوئے۔ اس سے داد دیا۔ (بھگت) جلی

[illegible]

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو ایک نیا ملک بنانے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے اپنے آپ کو ایک نیا ملک بنانے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے اپنے آپ کو ایک نیا ملک بنانے کی کوشش کی تھی۔

ایہاں اکھراں نان وُحَدّا (اے)، ایہہ بھائی (Dialect) والی آواز دے دو جاسے تے سکر پدے تے، الماء و الماء سطر مل سکدا اے۔ اصل لکھی ایہہ اے کہ اس صوتی الماء تے پھیل کھریاں دیاں جے جاسے۔ آں کیوں جے پوئی تے پڑاں کوہ تے چل بھائی اے، سناوَن صوتی رقم الماء، مان وِل قس او پئی رقم الماء (Literary Script) مان وِل قیود پئی جانیجی ایہی اے تاں اس الی سطر سطر ہونے لگا۔

دہلوانی سکریت (الغلام) دے کے سرے نہ چڑھن وچ اک مضمر (Factor) شعبہ دہلوانی، پنجاب
 دے بخیر و برکت دی این کھلی تے اوہی لکھتی دی کہ کوئی دی اے۔ جسکے کچھ چڑھ آئے اوکے دہلوانی شہر روپ
 تے شہر جڑ کوش دی تھیکس وچ بنیادی کار دہلوانی بخیر و برکتی پٹیالہ تے ادا کیتے۔ اوتھے واکاہہ شہر، جڑ
 کوش تیل دیا گیا جس دے سرے مہر مشہور ماہر لسانیات دے آکر ہر یکریک تھکن، جہاں دتاں وچ اود اوہیر
 کوش تیار کر پئے تیں شعبہ دہلوانی وچ ساں، ہر ایکوں بے دہلوانی لسانیات آئے کہ می میری کتاب
 ”دہلوانی لسانیات“ چھپ چکی سی، ایس کرے ایس کوش دے صلاح کاراں وچ اوہاں تیلوں دی شافل
 کیتے۔ میرے دور وے شہر دہلوانی دے دہلوانی رسم لکھتے دے الغلام بارے کہ میرے دلوں دہلوانی لسانیات دے لکھیا
 ہاتا۔ اے ساڈے آج دے شعبہ دہلوانی دا حال ایہ اے کہ کاراں تے دہلوانی دے ایہ۔ اے سسر دے
 کتاب دے دلوں لسانیات دا مضمنون ای کہہ دتا ہے۔

[illegible]

نہیں اپنی دلچسپی مگرانی ”مجلاتی کتابیات جلد ۱“ وچ رموز سے اوقف بارے اچھی دیکھائی داسی۔
ایک سے وچ کوئی علامت ناکھن، پھر ایہ کہ مہارانی کتاب وچ رموز سے اوقف وچ اکسٹرا موجود
ہے۔ اک اندراج ملاحظہ فرماؤ:

ناصر: حکیم: مگر اسورج، لاہور۔ سلیم فاروقی برادران، ادوارہ پٹھانی زبان، ۱۹۶۱ء، ص ۷۷
(نظم، مجموعہ شاعری) [اشم] (۱۲۲)

ایہاں وئیاں مثالان توں عبارت وچ رموز تے اوقاف (علامہ Punctuation) دلی
 اہیت دا اندازہ لگدا اے۔ ایہد رم لکھ تے اطاہ دا اک ضروری حصہ ہونے میں۔ ہر چاہیانی کھائی
 وچ ایس دا کوئی خیال نہیں رکھیا جاندا۔ بے ایس اپنے رسم لکھ تے اطاہ نوں مکمل کرنا اے تے
 ساموں لکس پاسے اچھا دھیان دینا پئے گا۔ اردو تے انگریزی رموز تے اوقاف نوں سامنے رکھ کے
 اپنی لوڑ وچ مطابق علامتان نوں اپنا لینا چاہیدا اے۔ ایس دے ایس اردو تے انگریزی دے کئی ہر مکرر
 تے فرقہ کچھڑو تے حوالے جالی سامنے آچکے ہیں۔ ایہاں اچوں ساموں اردو تے مندرجہ ذیل کلام
 وچ Punctuation and Arithmetic symbols in UZT: چنگ لگا اے ایہد تے توں
 بہرہ لکھا جاسکدا اے۔

	0	1	2	3	4	5	6	7	8	9	a	b	c	d	e
0		5p		4	1	2	7				0				
1			1	1	1	1	1				2				
2			1	2	2	1	2				2				
3			1	2	2	1	2				2				
4			2	1	2	1	2				0				
5			1	2	1	2	1				1				
6			1	1	1	1	1				1				
7			1	1	1	1	1				1				
8			1	1	1	1	1				1				
9			1	1	1	1	1				1				
a			1	1	1	1	1				1				
b			1	1	1	1	1				1				
c			1	1	1	1	1				1				
d			1	1	1	1	1				1				
e			1	1	1	1	1				1				
f			1	1	1	1	1				1				

معترضہ نمبر ۴۔ میں جو کہنا چاہتا ہوں اسے منطقی اقول کہیں ایچ بی جوتا نہیں ہے؟

مصرعہ نمبر ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

عمر آصف خان کی کتاب ”پنجابی بولی دا گچھر کر“ وچوں ایہہ عبارت دیکھو:

”ہواؤں، مکروں، غلاب و قی آرپ آئے۔ پر ایسہ کتھوں آئے، کدوں آئے

مے کو ان، ایسے اچھے معاملے کن، جہاں بارے اسے تائیں نکھیرا نہیں ہو سکیا۔“ (۵۰)

ابھدے وہج پہلی تے آفری ایلی (-) درست نہیں مہارت دے اُتار (") دی تھاں (") ہوتا

چاہیے۔ شاعری وہی ہے جو دوسریاں مثلاً دیناں ہاں سکھ ہاں نہیں۔ ۱۵۰۰ء دی چھٹی اک کتاب
چوں دگی دیکھو۔

أُم

”جے کوئی کہے۔“

۱۰۰ کم کر

چپ کے

¹⁰⁰ 李之華。

ہے کوئی آگے:

74

(4) $\frac{1}{2} \leq \frac{1}{3} \leq \frac{1}{4}$

درست دہرا لے اوقاف (Punctuation):

أم

ہے کوئی کے

۱۰۰

۷۷

24

ہے کہ آئیے

"V/L"

444/10

- ۱۰۰۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: غور و خوض)۔
- ۱۰۱۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۰۲۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۰۳۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۰۴۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۰۵۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۰۶۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۰۷۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۰۸۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۰۹۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۱۰۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۱۱۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۱۲۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۱۳۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۱۴۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۱۵۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۱۶۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۱۷۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۱۸۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۱۹۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔
- ۱۲۰۔ لوریا نامہ، لاہور۔ دسمبر ۱۹۶۹ء (مضمون: انجیل معراج میں)۔

پاکستانی پنجابی ادب دے پنجاہ سال (۲۰۰۰ء تک ایک جہات)

لسانی حوالے نال اسی بھانویں پنجابی زبان دی روایت نوں برصغیر دی تاریخ دے اوس دور تک لے جا سکے آں جس دور وچ اچھے دروازے، نکل آگرو دیں زبانیں پرچلت سن تے آریہ لوگ اپنے اپنی راجل تے شکریت زبان دے نال اپنے اچھے نہیں اپنے سن پر لسانیات دے سائے ائیں گے تے حق دوسرے نہیں کہ موجودہ زبان دا لحد اوس دے بچا جدوں حکیم مسلم بریل تھریں قاسم نے اسلامی لنگر دے نال سندھ تک کھینچا تے ملتان تک آچکے پانچا تھیں پنجابی دے لحد تک رسالہ اکھایا۔

مقامی زبانیں نال جدوں مسلم زبان عربی دا تیل بویا تے جو زبان آجہری ائیں نوں آپ بھریں آکھیا گیا سال ۱۰۰۰ء تک جیوا ادب ائیں لے دا ملدا اے بھانویں ایہہ لنگھیاں تے تھو جو کھیاں دا ادب اسے پر ائیں وچ اسلامی عصر میں کچھ جان والی حد تک موجود اے ایتھوں تک کہ جدوں محمود غزنوی نے لاہور نوں اپنی سلطنت دا مرکز بنایا تے مسعود سلطان لاہوری اک سرکردہ شاعر بنو دی جس نے فارسی دے نال نال مقامی زبان وچ ہی شاعری کیتی۔ سال ۱۰۰۰ء وچ ۱۳۰۰ء دے درمیان اک پاسے بنگھیاں دا کلام، دوسرے پاسے اسماعیلی بزرگاں دا کلام تے تیسرے پاسے پنجابی شاعریں دا کلام ملدا اے۔ جس وچ شاعرین بزرگاری، عالمی ہا دتے تے حضرت بابا فرید گنج شکر کھٹک دا ناں خاص طور تے لیا جا سکدا اے۔ حضرت بابا فرید (۱۱۸۸ء-۱۲۶۰ء) دا دستیاب کلام اسی موجودہ پنجابی ادب نوں اک پکی پیڑی بنیاد فراہم کردا وندا اے۔ بابا کی گھنڈے نیما:

دھکی سکی کھاد کے عطا پائی ہے
فریاد وچ پرائی چو پڑی نہ ترسا میاں جیو

۱۹۴۷ء میں پکی پاکستان دے دن توں پہلاں دے پنجابی ادب نوں بے گود نال دیکھا جاوے تے ائیں سارے عرصے وچ پنجابی ادب دا مجموعی تاثر اوی نھر آؤندا اے جیوا حضرت بابا فرید گنج شکر دی شاعری توں (اگرچہ اسے ائیں سارے عرصے وچ پنجاب وچ اکثریت مسلماناں دی ائی دی۔

میں دھڑاں جنگل چلے دیج اور جنگل وریوں کی
اک پائے والے پائیاں کن کچھ پشیاں دساں کیہ دساں

میر نیازی

میر نیازی نے پہلاں اردو دیج گئے شروع کچھ ہوئی اردو بھائی دل آگئے۔ پکیرا وہاں
دوہاں نہ پائیاں دیج اچھی معیار دی شاعری کچھ ادب اک مخصوص انداز دا فکر تے شاعری دا دھنگ رکھدے
نہیں۔ جس دھنگ دی اردو بھائی شاعری کردے میں ایہہ دھنگ ایہاں توں پہلاں شیم الرحمن نے اپنی
کتاب "آؤں داسے" نے اپنایا جہوں میر نیازی دی کتاب "سربی رات" (۱۹۶۱ء) آئی تے ایہہ
دھنگ میر نیازی نال اکی ٹھوگے روکیا ایہاں دیاں کتاباں، چارپ جڑاں تے راستہ کن داسے تاسے
(۱۹۷۸ء) دی آپکیاں میں، قصہ دو پھر اہاں دا (۱۹۸۱ء) غزلی ورساں تے جس دی اردو دی شاعری
داں ماحول ای دساں۔ میر نیازی دی شاعری بارے کتاب "بھائی زبان و ادب" دے مؤلف نے لکھیا
اے۔ ایہاں دے کلام دی اچھے بعض ہم عصر شاعراں دا رنگ ایہی رنگ اکڑاں اے جیہڑا گھٹ دیج
ایہام دا ہم راز بن چا اے ایہاں دی شاعری توں کھن داسے اک مخصوص پن پائی تے گہری ہکا دی
لوڑ اے۔ ایس اہمیت پند شاعر (میر نیازی) دی شاعری بدھوتی تے گندگی دے خلاف احتجاج
کردی ہوئی سامنے آئی اے (تجرہ) اک نظم دا حصہ دیکھو:

گھر دیاں کندھاں آتے دن چھٹاں لال بھار دیاں
اوی رانی بوسے کھڑکن چٹیاں چٹیاں مار دیاں
سپ دی شکر گئے جیہڑی گلاں کچھے پیار دیاں
ایہد اوپر لگ لگ مسن ٹھلاں شہروں پار دیاں
دوہاں داگوں کولوں گھسیں مہکاں ہاں پار دیاں
قبرستان دے رستے دن کولوں پھرے پار دیاں

سلیم کاشتر

سلیم کاشتر توں ایہاں سڑاں دے گھادی (ڈاکٹر شبیاز ملک) نے اپنی کتاب "نارے"
(۱۹۷۹ء) دی "نرم تے نکل دا شاعر" لکھیا ایہاں دیاں کتاباں پچاسواں (۱۹۶۳ء) سربگی
دا جانا (۱۹۷۸ء) تے ہوادری سولی (۱۹۸۳ء) دی شاعری ایس لنگ دا ثبوت اے۔ سلیم کاشتر تے غزل
دوہاں دیج پھر میر شاعری کردے میں ایہاں دی غزل دا بنی غزل جس سکوں جہیہ قصاں موجب گھسی
گیا اے کچھ دیکھاں دیکھو:

چمیرے اندر دا جس شیشہ اندر میں طوقاں بنے
کچ لکان دے دیج ماہر ہو گئے میں انسان بنے
میرے دور دا وڈا حقہ اپنے آپ توں دوری
چھان دے اس مارو حق دا کوئی حد نہ بنا
پاریاں قدماں تے قزے رشتے مٹی والے
بندہ چھوڑ ہو گیا ہے چھ ہی ہو گیا گھا

باقی صدیقی

باقی صدیقی پھر پھر دے علاقے دے شاعر کن ایہاں دی خصوصیت ایہہ اے کہ ایہاں دی
شاعری "کے کوئے" (۱۹۶۷ء) دی پھر پار پھلدا دساں۔

ایہہ پھر گھساں تا جھوتا
کوئی اس نے چڑھاے
کوئی اس نیاں نہیں کچھ
فیرو ایہاں نکھنکی
ساریاں تے رت دھوے
کچ پھر عمل نکھو
سڑے چٹے ماریاں کی
چڑاں نی پھی جھولے

چھان پکی ہری، جیوا گھسے دے مارے
گگ گگی دیکھے دیج چڑاں دی دھیری

حقیقہ تاب

حقیقہ تاب تے بھانویں شاعری غزل توں شروع کچھ، اردو تے بھائی دوہاں دیج اکو تھپی
مہارت رکھدے میں پر جہوں اردو خت دل آئے تے پھر قصہ نوں دی اپنے اختیار دا وسیلہ بنا لیا، ایس
ویئے قصہ (بھائی، اردو) دیج ایہاں دا جس ستر حوالے والا اے "سک حراس دی" (۱۹۷۸ء) بھائی
نعت دیج اک مصرعے دی کتاب تے ایہہ آکھیا جادے کہ ایس ویئے حقیقہ تاب نعت گوئی دیج اک
لام دا دھار اختیار کر چکے میں تے ایہہ درست ۱۹۷۷ء گ۔ ایہاں سڑاں دے گھادی (ڈاکٹر شبیاز ملک)

کجائی ایسے علاج قرار دیا ہے۔ ایسے حوالے نال پرنس احمدی شاعری خاص پاکستانی نقطہ نظری شاعری ہیں دی ہے، کچھ دیکھیں ویکھو:

ہمارے گھٹان دے مال تے بوجھ دعویدار احمدی اے
گھر پاں کٹھ کے ہور وی سوڑا کر گئے نیں زنجیراں نوں

ۛ چڑاں دے وں وق فیس ہونما رکھتا اے ہاں زہراں نوں
جگا اے بڑا لکھ کے منڈے کر جامے نیں شہراں نوں

جگہ پر اپنے آپ سے سب توں بڑا قلم لہو کر دے نہیں
اپنے آپ کو لہو کر دے تو لہو کر دے نہیں

اساتذہ مطہرین دے نگہاری (اکثر شہباز ملک) نے اپنی کتاب گویا (۱۹۸۵ء) میں لکھا کہ ۱۹۸۰ء میں دے دیکھانے کے دور میں چھاپائی شاعری آتے ہی بحث کرکے اس بات پر ۱۹۸۰ء میں جو مجموعہ غزلیں، رشتاں، دیں جمع کیں گئے:

(۱) اکھڑے اور احساس (۲) نہ انیس سے صحت و تقدیر اور مادی زندگی میں غم بھرا ہونا اور (۳) عام ہونا ہے ایسے کے خلاف غرت یا انحصار (۴) ہر بات پر ایک دوپٹے کی طرح غور جاننا اور (۵) نہائی، حلی سے معاشرتی یا سیاسی فساد کو دیکھنا اور (۶) ادب و حق اور اقداریت کی حمایت و دفاع (۷) دشمن مزید ایک دوپٹے کے تحت آئے اور کھپ چلا اور ایسے کے خلاف اور (۸) غائب و چھپنا ہے۔

اسان پاکستانی دور سے پہلے بچاؤ سالانہ دی شاعری دچس کچھ لکھنا د شاعر اس دی شاعری دے حوالے نال دگی باہن د ذکر کنا دے سادی جاپے ارج دے دوسرے بچائی شاعر مں جہاں ادا کر کنا جاسکدا اے تے ادو لکس دا وقح دی رکھدے نیس ہ اسان پیدائش دی عرض کر دتھی کہ کویا کھت تے تاریخ اے تے نئی تکرار ایہر تے لکس دور دا ناں اچھا نیس جیا بچاؤ سال دے لکس حوالے نال ایہر دی شاعر مں دی جیھے گھانچس لکس ایہاں دے کر دالی لکس دور دا شاعری دے حوالے نال چاٹھوس روپ رنگ تر مں اے شاعری دے ذکر دے آخر تے اسی کچھ شاعر مں داوا ہاں دیاں کتیاں دے حوالے نال ذکر مناسب کیجے آوا۔

آخر کاٹھری (یولہا چتر، رنگیاں زناں) آخر باقی (جھوٹے ہمدردی سے جن) اسماعیل جلی
(تاہن دی نو) اسماعیل قصور (آؤ کے چنڈے، کھڑے ہو کے)، (اسماعیل حوالہ) (بارے)، اکبر

[illegible]

44

افسانہ

[illegible]

ناول

بھانپتی، دق ناول پاکستان میں فن پیدائش ایسا کیا جانگ نک چاک مسلمان دق میراں بھانپتی
مہاس دا ناول "بہت دی کرتی" بہت مشہور ہوا۔ پاکستان میں قلمیوں جوں ایسی جیتے بھانپتی
ساراں دل بھات پائے آں تے ساروں بھرتی طرے ناول دے باب دق کوئی خاص ترقی نہیں دسدی
بھانپتی ناول میں خبر رکھے پر ایساں دا وسیار بھانپتی افسانے دے مقابلے تے ایساں دا گراف بھانپتی افسانے
ایساں دے آفر تے ناول دے کسے ہر پتے ہونے۔

بھانپتی دے دہاکے (۱۹۵۰ء۔ ۱۹۶۰ء) دق صرف دو ناول لکھے تے پیچھے پیلا جیرو فضل العزیز دا
"برکے" (۱۹۵۳ء) تے دو دنیا مہا لکچر بھانپتی دا "مہر" (۱۹۶۰ء) دہائی کوئی معرکے دیں نکھتیں نہیں
سکوں مہر دا ناول قلمی ہون پادوں اندا گیا ایساں لکھے تھو دے دھاکے (۱۹۶۱ء۔ ۱۹۶۰ء) دق وی
دو ناول ہونہ دق آئے۔ پہلا "دع استے دیلا" (۱۹۶۱ء) تے دو جا سیم خان کی دا "سہاگہ" (۱۹۶۲ء)
(دہائی دہائی ناول دا ماحول ۱۹۶۲ء قوں پیدائش دا ساکھے بھانپتی دا ماحول اس دق مسلمان،
سکھ، ہندو لکھے دے سکے۔ ایساں ناول دق دھڑ دے کیرے لکھے یاس مہا گراپ چار لکھا گیا اے۔
ایہہ دہائی پاکستانی ہندو دے ناول میں اکھا سکے۔ سز دے دہاکے (۱۹۶۰ء۔ ۱۹۸۰ء) ناول
نگاری دق کچھ پیش رفت نظر آؤندی اے ایساں دور دور جیمن ہالے ناول دق پریم دے مٹ دے
ناول میں مہار، علاقہ، رواج تے جدہ تنکھک دالے ناول دیر دا لکھے اے۔ تقریر لکھاری دا "نارو"
(۱۹۶۱ء) دا کٹر یا قرا "مٹھ" (۱۹۶۳ء) راجہ مرہا دا "کھنڈ مقدس دی" (۱۹۶۳ء) آکا اشرف دا
"دل اک دعا" (۱۹۶۵ء) انجاز الحق دا "سکے پانی" (۱۹۶۵ء) تقریر زمان دا "ست کوپے لوک"
(۱۹۶۵ء) نام صری دا "اک اگھی دی بھانپتی" (۱۹۶۶ء) مستصر حسین چار دا "بکیرہ"
(۱۹۶۶ء) راجہ دورم دا "لحدے دے" (۱۹۶۶ء) تقریر زمان دا "اک سرے بنے دی کہانی"
(۱۹۶۸ء) ام سیم دا "نالی میرے کوئی چلے" (۱۹۶۸ء) افسانہ ٹالو دی کہانی "اک اجڑی"
(۱۹۶۸ء) کلام حسین سکین دا "بھانپتی دی چھائی" (۱۹۶۸ء) پاکستان میں قلمی پیدائش میں دن
ناول "بہت دی کرتی" (۱۹۶۶ء) دا سیکڑ دھڑ میں بھانپتی ایساں سارے ناول دچوں اک "مٹھ" ناول
ای ایساں اے جس میں قلمی قلمی معیاری آکھا جانے۔ ایساں سارے ناول دچوں اک "مٹھ" ناول
معیاری ایساں کے ایساں دی کوئی خاص پڑی نہیں ہوئی ایساں لکھی دا واکر (۱۹۸۱ء۔ ۱۹۹۹ء)
آؤندا اے ایساں دق ناول تے پیچھے پر معرکے دا ایساں دق کوئی چال نہیں۔ افضل حسین
نقد وادار دا راجہ (۱۹۸۱ء) امر شانی دا "پہنت" (۱۹۸۱ء) اسامیل احمدی دا "پھلپس" (۱۹۸۳ء)

تقریر لکھاری دا دو ہا ناول "بھانپتی" (۱۹۸۳ء) لکھنیاں لکھ دا "پنڈرنگی موتی" (۱۹۸۳ء) سرین بھانپتی
دا "بھنگل" (۱۹۸۳ء) تقریر زمان دا "بہت دی کرتی" (۱۹۸۳ء) تے بہت دھاکے (۱۹۸۳ء) افضل حسین
نقد وادار دا "سورج گرہن" (۱۹۸۵ء) اسامیل احمدی دا "امریکی" (۱۹۸۸ء) افضل حسین ناصر قریہ
آبادی دا "سائول" (۱۹۸۹ء) منہ صابری دا "سدرہاں دے پھل" (۱۹۸۹ء) ایساں ناول دچوں
ناول بھانپتی، پنڈرنگی موتی تے بھنگل دے کھڑی معیاری نہیں۔ تقریر زمان دے ناول یاسی تے متنازعہ
نیں جوں اسامیل احمدی دے ناول دی علاقہ ۱۲ کالے تال سرانکھ دا پچا نہیں۔ نقد وادار دا مسئلہ
ایہہ اے کہ وہ دو میرا جی قلم پاکستان میں قلمی پیدائش دے بھانپتی ماحول دق بھانپتی افسانے
جیروا پیدائش تے مشکل ایساں دق ناول دق ایساں لکھرا اکھا لکھا اے۔

ایساں لکھے دہاکے (۱۹۹۱ء۔ ۲۰۰۰ء) دق بھانپتی ناول نگاری دق پیش رفت دسدی اے "مٹھ" (۱۹۹۳ء)
راجاں (۱۹۹۳ء) بھنگل امر پال) "سارے سکے سہاگو" (۱۹۹۱ء) (نارنگی لکھی) "بھانپتی" (۱۹۹۳ء)
(نارنگی بھانپتی) "دور دروازے" (۱۹۹۳ء) (سارے سہاگو) "بھانپتی" (۱۹۹۳ء) (کلام حسین مہار
گہری) "پنڈرنگی موتی" (۱۹۹۳ء) (ایساں حسین) "نارنگی" (۱۹۹۵ء) (حسین شام) "اپنی دق"
(۱۹۹۵ء) (ایساں چارو گرہن) "نارنگی" (۱۹۹۶ء) (تقریر زمان) "سائول موز مہار" (۱۹۹۶ء) (اقبال
پنڈر) "بھانپتی ناول" (۱۹۹۶ء) (نارنگی) "سارے سکے سہاگو" (۱۹۹۹ء) (نارنگی) (ایساں دہاکے
دق سال ۱۹۹۳ء قوں سوا برہما ناول بھانپتی اے۔ حسین شام تے اپنے ناول دق راجہ فیاضی تے ہم
مسادات قوں موضوع بھانپتی اے۔ ایساں حسین دے دو ناول علاقہ ۱۲ دھک دے میں اک دولت آپ
بھانپتی دے اعزاز دا اے۔ نظام دق ناول "بھانپتی ناول" (۱۹۹۹ء) دے اکھار دا ناول اے جس دق بھانپتی
دی پیڑو تے شری راجہ قوں حقیقت پیدائش دھک دق ناول اے۔ شرافت تے علاقہ ۱۲ قوں دے
بھانپتی تے شریف دی دونوں موضوع بھانپتی اے۔ ۹۶ ایساں دا ناول اے جس آتے دو میری مٹھ
لکھی اے۔ لکھی میں لکھی بھانپتی ادب دق ناول تے ہی کچے کچے شروع کر دتے نہیں۔

ڈرامہ

ڈرامہ بھانپتی ادب دی قدیم صنف اے تے کوک پھر تے بھانپتی دق راجہ (راجہ) دے
ادب دق موجودی پر جدہ دور دق ڈرامہ گرہن ایساں دے ایساں علاقے دق آون ناول شروع ہویا پاکستان
دے قلمی لکھ بھانپتی ڈرامے تے ایساں لکھی ایساں لکھی قلمی مسلمان دچوں رفیع زکوة تے سجاد حیدر دا
ہاں لکھا جانے۔ پاکستان دے قلمی قلمی ایساں لکھی بھانپتی دق ڈرامے تے دو میری
ترقی کیتی اے ایساں دی اک جہ تے انکشاف کھانپتی ایساں بھانپتی ایساں مٹھ نال سامنے آون دھ

ادب کا تہائی صورت دق بہت مختصراً ہوا چاہیہ گل غنی پیتی اسے کر دے، لیکن رڈن نے قلم رابین کئے جان والی بھائی زادہ نگاری سے بھائی زادے سے گراف نوں دوجہ اڑا کھینچا ہے۔ اچھے ساڈا دھیان پر دتا کر کے غصتی ادب دق مختصراً ہون والے زادے ادب سے ہے۔

پہلے انیس زادے دے پاکستانی دور دے بظاہر دیباں دے پہلے دہائے ویل دھیان مارنے آں تے سافو شروع دے زادے زادہ نگار دق جلا حیدر تے اشتقاق اوتھر نگر آندے ہیں جہاں دیباں کتاباں پہلے دہائے (۱۹۵۰-۱۹۶۰ء) دق بھجیاں۔ "ہمارے ہاں دے" (سجاد حیدر) ۱۹۶۸ء "بھائی زادے" (اشفاق احمد) ۱۹۶۰ء "ایہ دہائی کتاباں دریغ توں نگر ہو چکے زادیاں دیباں میں لکس دہائے دق ایہی گھوسل دیباں لکے کر زاریاں دق زادہ چھپ دیباں زادہ نگار دق نگر قلم ہاں توہیہ، افضل پرویز، منصور قیصر، انور سجاد تے شہباز ملک شہن شہن۔ ہور زادہ نگار مرزا اختر علی، متیل شاہین، دیکھا اقبال، نذر حسین، ریاضی اوتھیم تے احمد الطاف دے ہاں لے جا سکے ہیں۔ لکس دور دے زادیاں دے موضوع عشق و محبت توں آدھن دور دے انسان دے عام سکے ہونے سن لکس دور دے زادے انسان دے انسانی مسائل دے لکے دی گھوسے سن۔ اچھے دہائے (۱۹۶۰-۱۹۷۰ء) دق ست (۶) کتاباں بھجیاں۔ "نہاں لکس دیا جاپے" (آغا اشرف) "محرری دیباں رکھاں" ۱۹۶۳ء (آغا اشرف) "سورج کھی" ۱۹۶۷ء (سجاد حیدر) "چٹاں دا چہرہ" ۱۹۶۹ء (انور زمان) "وان دا دیا" ۱۹۷۰ء (انور زمان) "دو تانگ" (تہریر) ۱۹۶۳ء (مولیٰ نجم) شاہین میں زاریاں رابین مختصراً ہون والے زادہ نگار دق دے نگار دق دق خلیف چھری ریاضی اوتھیم، شہباز ملک، مولیٰ نجم، محمد علیہ امر، رحمان خٹک، علی اوتھیم، منصور قیصر، کنول مشتاق تے افضل احسن راجہ شاہین میں۔ سزا دادا کر (۱۹۷۰-۱۹۸۰ء) دی حوصلہ دیباں لکے لکس دہائے دق زادے دیباں دیباں کتاباں چھاپے چڑھیاں۔ "توں کون" ۱۹۷۰ء (میرہ حبیبانی) "سجلی" ۱۹۷۰ء (اشفاق احمد) "تختہ لہور" ۱۹۷۳ء (محمد حسین سید) "شاہین گی کوئی" ۱۹۷۶ء (نواز) "تھکن" ۱۹۷۶ء (اشفاق احمد) "تہریر" ۱۹۷۷ء (سوز بھائی) "بیل ملی دا پاپ" ۱۹۷۸ء (سجاد حیدر) "سمت" ۱۹۸۰ء (اختر کاشمیری) "صاحب کھٹ" (تہریر) ۱۹۸۰ء (کلام حسین سکس) "آزادی گے اوتھار دی ہوتی" (دکھار کھ لکھی)۔ زاریاں دق گلیہ جلال، خلیف چھری، اکرم لکھی تے کیر انور جعفری دے زادے چھپے ایہں اسے اکی دادا کر (۱۹۸۰-۱۹۹۰ء) آؤندا ہے لکس دی صورت حال ایہے کر زاریاں دیباں کتاباں "تھہر دہ بھارواں دا" ۱۹۸۱ء (سیر نیازی) "انگ رات رات دی" ۱۹۸۳ء (محمد حسین سید) "رسم و سرباب" (تہریر) ۱۹۸۱ء (اسلم قریشی) "گوزا خوب" (تہریر) ۱۹۸۱ء (عداے اطہر) "تج ڈکھن دی کج بھلاں دی" (تہریر) ۱۹۸۱ء (دکھار کھ لکھی) "لوہ ساگ" (تہریر) ۱۹۸۳ء (شفقت

نور مرزا) "آسے پائے" ۱۹۸۷ء (بانو قدس) "سمت زادے" ۱۹۸۸ء (بہار چاویہ گر جاکھی) "کا" "تج" ۱۹۸۷ء (سجاد حیدر) "سورج" ۱۹۸۷ء (میرہ حبیبانی)۔ ایہاں اچھے دہائے دق دی زادہ چھاپے چڑھ دیا ہے۔ اشتقاق اوتھار ہواں اپنے زاریاں "بھائی زادے" دے دھیرا سلسلہ دریغ توں بعد لیکن رڈن توں لیکن کاسٹ کھی سی لکس توں "بھائی زادے" دے چھپے (۲) ۱۹۹۰ء چھاپے چاڑھیاں۔ حنیف خان نے لکس بھائی خان، ۱۹۹۰ء تے محمد حسین سید نے ہاں دے بھائی زادے شائع کیتے۔ چھاپے چڑھے زاریاں توں کیر دے دورہ زادہ دریغ لیکن رڈن نے قلم رابین کوئی نگر اپڑا۔

انشائیہ

بھائی ادب دق طرے طراز دے مضموناں توں انشائیہ لکھیا جاتا ہے۔ لکس حوالے نال پاکستان دے قلمی توں پہلاں بھائی دق رات موسیقی لکھی۔ جوش افضل الدین نے انجیاں کتاباں دق اک دو انشائیہ دے رنگ دیباں کتاباں دی لکھاں پاکستان جن دے بعد انجے دے مضموناں زاریاں تے انجیاں دق چھپے دے رنگ دیاں دق حوالہ دین توں کھی تے قلم نگر دے ہاں لے جا سکے ہیں۔ قلم دین توں کھی دے سونے لکھ ہاتھ ہاں لکھ دق چھپے دے سن تے قلم نگر "منہ آئی گئی" دے ہاں نال لکھ دریغ توں انجے دے مضموناں چڑھ کے شائعے سن۔ ایہاں دھن کی زاریاں دق چھپ چاٹے سن۔ ۱۹۶۵ء دق ایہاں طراز دے نگار دے نگار دے لکھیا لال کیر دی کتاب "بیل بھل" راگرم کھی قلمی قلمی دق حوالہ دین انشائیہ۔ انشائیہ دق جس نگار دے لکھ لکے ہاں لکھیا ایہہ ایشور میں جہاں دے دوجہ انشائیہ لکھ دریغ توں چڑھ کے شائعے ایہہ بعد دق زاریاں دق دی چھپے تے پھیر ایہاں تے ایہہ سونے لکھ "پھیراں" (۱۹۷۵ء) تے چڑھیاں (۱۹۸۶ء) دے ہاں لے چھاپ دے اشتقاق باسل دی کتاب "تھہر داسا" ۱۹۷۶ء دق چھپے ایہن قیصر دی کتاب "تھہر گوز" ۱۹۸۳ء چھاپے چڑھیاں، اسلم قریشی دی کتاب "کھلیاں" ۱۹۸۳ء دق شائع ہوئی۔ ہمارا ناں تے انشائیہ دی کتاب "پیتھا" ۱۹۸۳ء دق بھائی انشائیہ دیباں دے چٹاں "پیتھو" انشائیہ "۱۹۸۶ء (مشتاق کوئل) تے رابین انشائیہ ۱۹۸۶ء (محمد اسلم جلال) دی چھاپے چڑھیاں۔ "کیر دا کوئل" ۱۹۸۳ء (ایہاں لکھ بھائی) "کے دھک" ۱۹۸۳ء (سجاد حیدر) "تے" "سجری مسکان" ۱۹۸۷ء (بانو لکھی) دی بھجیاں ایہہ طرے طراز دیباں نگار میں۔ اک زمانے دق انشائیہ انجیاں زاریاں دق شائع ہوتا رہیاں میں دیاں دق آغا نکیتن، انور جلاویہ، انعام الحق چاویہ، شریف اربین، افضل آرش، بھویری بھلی، مشتاق کوئل، مہاس گل، شہر زین، قلم نغزی، مہاس تابش، کھلی قر، نگار زین شاہد، اسماعیل حافظ، مرتضیٰ انجم، ملک شہسوار علی، ناصر محمد اکرم شاہد، فیاض اللہ رانا، بشیر شاہد،

غلام شیر مرگ، تاج علی غفر قبیلہ، اسے ڈی افکار، منصور، وزیر آبادی، غلام رسول آزاد، اسلم رانا، منصور، قیصر، محمد رفیع، مجید رازی، ارشد، ناز، عبدالرشید شاہ، شہباز، دو سمن شاد سے مرزا رفیق احمد شامل ہیں۔
 زمرہ دوم سے آخر سے خبر ہے کہ ہونیکا کاشتکار، لوگال دا دھیان کھنڈا چھاپا، غلام دین کوٹلی سے ارشد برائی لوگال نوں یاد ہو گئے۔

سفر نامہ

بھائی وچ سفر نامیاں دتی روایت منجم ادب وچ تے دو جیری حد تک موجود اے پر پتر وچ سفر نامہ پاکستانی ادب دے پہلے بھاء سالوں وچ کوئی ہوتا نہیں لکھیا گیا اچھی گل ضرور اے کہ ایس دی ہون توں اکثر نہیں کچھ جاسکدا۔ پہلاں پہلاں سفر دا حال رسالیاں اخباراں وچ لک جاتا سی۔ ۱۹۷۰ء وچ افکار اچھی نے ایس توں پیگم دے نال سفر نامہ چھاپیا۔ سلیم خان کی دا انگلستان دا سفر نامہ ویس پرومیں دے نال ۱۹۷۸ء وچ چھاپیا۔ بیبت دے چندہ ۱۹۸۰ء وچ اسٹیل امرتلی نے سفر نامہ چھاپیا۔ جہاں کہ دستار حیدر زاہر دا سفر نامہ بھی ۱۹۸۹ء وچ چھاپے چڑھیا۔ نجم قادیب دا سفر نامہ بھی بہار مسافراں ۱۹۸۷ء وچ چھاپا کہ سفر نامہ دیکھو وی گھر ۱۹۸۶ء ہماز حیدر پرواز دا چھاپا۔ اعظم سیدی دا سفر نامہ دہری لیم کیر (۱۹۸۹ء) اور سلیم دا سفر نامہ جھک رانجن دی (۱۹۸۹ء) عبدالواسطہ بھٹی دا سفر نامہ کوکھ دے چندہ کراکھسے پانچویں (۱۹۹۲ء) دی چھاپے چڑھے۔ ایساں سفر نامے دے گھاری (ڈاکٹر شہباز ملک) نے عبارت دے دوں لکیتے۔ ایساں سفر نامہ دا حال حال ڈاکٹر شہباز ملک (پانچواں) دسمبر ۱۹۹۳ء تے جس ڈاکٹر شہباز ملک (پانچواں) جنوری ۱۹۹۰ء وچ چھاپا بعد وچ ایساں توں اکھیاں کر کے "بھریاں بھارت گھریاں" دے نال ۱۹۹۶ء وچ کتابی صورت وچ چھاپا ۱۵ اک سفر نامہ "کوئی مان مان مسافر" ۱۹۹۶ء میر طاہر قیصر ممتاز دا چھاپا ملدا اے۔ ۱۹۹۷ء وچ جگمگہ قلم دا سفر نامہ "پنڈ میر" چھاپا تے حمید الفت ملتان دی داڑے آکار دا سفر نامہ پانچویں پچاس دا بھیں نکلا۔ ۱۹۹۸ء وچ چھاپے چڑھیا۔ اک زمانے وچ ارشد میر جہاں انگلستان گئے تے اوہناں آن کے رسالیاں وچ لندن دا سفر نامہ دو لکھیا گیا ایساں دی وقت نال ایس سفر نامہ پورا ہو سکیا تے ایہ کتابی صورت وچ منظر ہو سکیا۔ سفر نامہ پاکستانی بھائی ادب وچ موجود ضرور اے تے ایہ روایت اسگے کوئی دہی اے پر ایس دی رفتار دیتی ترقی نہیں اے۔

کھوجتے ہو گئے

جیری کہ پہلاں عرض کچھ جاکیا اے کہ گھر جاناں دے ایس لکے وچ آڈاں محمد ای بھائی ادب مٹری اوہاں دے حوالے نال جہیہ تھانیاں دے مطابق لکھیا جانا ضرور ہووے دیساں جہیہ ملتان

دے نال تیر وچ تنہیہ تے تحقیق دی پیدائش انگریز کارلوس انصواں ای ہونہ وچ آئی اچھ برہگ مٹی پر مٹی اے کہ بھائی ادب وچ پہلے تھوڑا مولوی احمد یار (۱۸۶۸ء-۱۸۳۵ء) سن بعد وچ میں محمد بخش (۱۸۳۰ء-۱۹۰۷ء) نے ایساں دی تھیکہ لکھی تے دوسرے کوئی بھائی ادب پاروں نئے گئے پر ایساں دی تھیکہ تحقیق منجم ادب دے حوالے نال اے۔

پاکستان جن توں پہلاں بھائی لسانیات آتے کم جیساں یادیں پاروں ہووے تھیک حوالے نال اوہناں توں مقامی زبانیں دی کوئی ایس ایساں جہاں بھائی ادب لکھیا ایساں سب توں پہلا بندہ وکم کیری اے جس نے ۱۸۱۲ء وچ بھائی دی کلکار گرامر کے چھاپ دتی۔ پاروں جان بھائی نے ۱۸۵۰ء وچ بھائی دی دوسری گرامر پھریا ایہہ دے وچ بھائی دے دو جہرے لکھ لکھتے کیے۔ لدھیان مشن دے لکھتے پاروں سب بھائی نے بھائی لکھان توں اکھیاں کرن دا کم جاری رکھیا اچھ ۱۸۵۳ء وچ بھائی دی مکی ڈاکٹری کونکھی روکن انگریزی لکھی چھاپ گئی۔ بھاب بھندری کالج لاہور ۱۸۸۰ء کیڈر ر دسا اے کہ گوگھی لکھی وچ بھائی دے احسان ہو رہے سن۔ جیساں مشن پاروں پاروں جیو کس نے ۱۹۰۰ء وچ لکھان بھائی ایڈل انکس ڈاکٹری چھاپی۔ ۱۹۰۸ء وچ بانگے دیال نے اردو اکھراں وچ رسالہ "گھیر پڑ" لاہور دی جاری کیتا جس وچ غم توں لا تیر وچ سلیمہ رحم دے مضمون چھپے سن۔ ۱۹۱۳ء وچ جہاں مولہ بخش کھنڈ دی پر گھیکی تے ایہہ دے دیاچے وچ "بھرت" حیات دے سر تا نوں نال بھائی زبان تے بھائی لکھاریاں بارے کھوج بھرتا مضمون شامل کیتا۔ ۱۹۱۶ء وچ بابا جہ کھنے نے بھائی تیر کرے لکھتے شروع کیتے۔

پیرافس پنک (گورکھی) ۱۹۱۵ء وچ "بھیا بیل" (گورکھی) ایہے وچ مولہ بخش کھنڈ نے پیر وچ شامل "بھرت" حیات "نوں سامنے رکھ کے بھاب دے سرے (۱۹۳۳ء) چھاپی جہاں کہ ۱۹۳۳ء وچ پیرا کھنڈ روئے رسالہ بھلاری (گورکھی) کڈھیا جس وچ نویں شاعری تے نویں تیر چھپے سی ۱۹۳۸ء وچ جہاں فضل الدین نے لکھ پیراں رسالہ "بھائی دہار" (اردو اکھراں وچ) چھاپا شروع کیتا ایس وچ تنہیہ، جگمگہ، ۱۹۳۰ء وچ بابا جہ کھنڈ دی کتاب "پریم کھانی" (اردو اکھراں وچ) چھپے وچ چھپے تے ایہہ اوہاں دے کھنڈ ای آف پھر دی بھائی تنہیہ تے تحقیق دا شاہکاری اک دانک حوالے نال ڈاکٹر موہن کھنڈ عوان تے اے سبزی آف بھائی لڑکچ (انگریزی) ۱۹۳۳ء (مقالہ بی ایچ ڈی) ڈاکٹر ڈاکوئی رام کرشن، بھائی صوفی پرنٹس (انگریزی) ۱۹۳۸ء (مقالہ بی ایچ ڈی) کھ کے بھائی تنہیہ تحقیق توں اسگے دھارویا ۱۹۶۱ء وچ قادی اکھراں وچ ڈاکٹر بانکی داس بھن نے بھائی زبان تے اوہا لڑکچ کھ کے چھاپی، اچھ پاکستان جن کھ بھائی تنہیہ تحقیق اک لحاظ نال اپنے کچے جیواں آتے کھلوے ارتقا دی لڑکھی سی۔

حوالے

- ۱۔ (تسلے دیق کو کھسپاں کتاباں توں لایا ہر گھو اے)
- ۲۔ ماہنامہ ادب سے حوالہ پاکستان ڈاکٹر شہزاد گھٹ ۱۹۹۵ء
- ۳۔ ماہنامہ ادب دار لکھنؤ ڈاکٹر انعام الحق جلد ۲۰۰۲ء
- ۴۔ ماہنامہ ادب دی کہانی صوفیہ ترجمہ قرآنی جلد ۱۹۹۵ء
- ۵۔ ماہنامہ شامیں ڈاکٹر محمد علی گھٹ ۱۹۹۰ء
- ۶۔ ماہنامہ کتابیات جلد ۱، ڈاکٹر شہزاد گھٹ ۱۹۹۱ء
- ۷۔ ماہنامہ کتابیات جلد ۲، (خیر مصلو)
- ۸۔ تاریخ جامعہ پنجاب ڈاکٹر زاہد مسعود جلد ۲۰۰۳ء
- ۹۔ ڈی جی مسعود جلد ۲۰۰۳ء
- ۱۰۔ جس ڈاکٹر شہزاد گھٹ (مغربی مہاجر افسر) جلد ۲۰۰۳ء، ۲۰۰۴ء، ۲۰۰۵ء
- ۱۱۔ جبرائیلہ خریف کاپی ۱۹۶۶ء
- ۱۲۔ گرامر سچہ شمیم ناصر ۱۹۶۱ء
- ۱۳۔ ستر سالوں ڈاکٹر خیر مصلو جلد ۱۹۹۵ء
- ۱۴۔ سرگئی دار جبرائیلہ کاپی ۱۹۶۸ء
- ۱۵۔ سکس جریں دی شہزادہ گھٹ ۱۹۶۸ء
- ۱۶۔ سچہ دار جبرائیلہ کاپی ۱۹۶۸ء
- ۱۷۔ سچہ گھٹے والی سچہ ۱۹۶۸ء
- ۱۸۔ گھٹ دی گھٹ جبرائیلہ کاپی ۱۹۶۸ء
- ۱۹۔ گھٹوں گھٹوں جبرائیلہ کاپی ۱۹۶۸ء
- ۲۰۔ گھٹوں گھٹوں جبرائیلہ کاپی ۱۹۶۸ء
- ۲۱۔ گھٹوں گھٹوں جبرائیلہ کاپی ۱۹۶۸ء
- ۲۲۔ گھٹوں گھٹوں جبرائیلہ کاپی ۱۹۶۸ء
- ۲۳۔ The Vanguard Punjabi English Dictionary, 1983

پاکستان دی تحریک تے پنجابی لکھاری

ایہد گل پکے پیٹے ی اسے کر ساڈا بھارا وطن پاکستان دو قومی نظریے دی بنیاد اُتے بنیا۔ ایس دو قومی نظریے نوں پاکستانی قوم دے برسرِ پیارے آگے حضرت قائد اعظم محمد علی جناح نے ۷ مارچ ۱۹۴۳ء نوں مسلم لیج نیشنل میٹنگ کز حوالہ چڑھیا داں نوں خطاب کر دیاں ایج تکراری:

”پاکستان اوہ دے دلی بندہ دی آگیا ی جہوں ہندوستان دی پیدل سرزمین مسلم مسلمان ہون تے ایہ اوں زمانے دی گل اے جہوں ایس سرزمین دی حوالی مسلمان دی حکومت دی قائم نہیں کی ہوئی۔ (ترجمہ)“

ایہدوں پیدل مسلماناں دے برسرِ پیارے شاعر نے مقرر حضرت علامہ اقبال رضوی نے مسلم لیگ دے اجلاس شیوا الہ آباد مشفق ہو پیا ایس دے صدارتی خطبے دیق دو قومی نظریے دے حوالے ناں مسلماناں واسطے اک الگ خود مختار وطن دا تصور پیش کر دیا۔

مسلماناں واسطے الگ وطن دی باقاعدہ قرارداد ۱۹۴۷ء دے ۲۳ مارچ نوں مشفق ہون واسطے مسلم لیگ دے لاہور واسطے اجلاس دیق منظور ہوئی جس نوں بعد دیق قرارداد پاکستان دا جس دا تمنا تے ۱۳ اگست ۱۹۴۷ء نوں ساڈا ایہد بھارا وکھونگا وطن پاکستان دیجور دیق آگیا۔ ایہد مطلب ایہہ ہو پیا کہ آزادی حاصل کرن وکھ خود مختار گھٹ پاکستان حاصل کرن دی گل جتان سالانہ دیق نہیں دے دی نری ستاراں سالانہ دیق اے۔ ایہد ہندوستان دے حوالے ناں ۹۰ (۱۸۵۷ء) سالانہ دیق تے پنجاب دے حوالے ناں ۹۹ (۱۸۳۹ء) سالانہ دیق اے۔ ایس کرے آزادی دی لہروں جہوں تکر ایس پچھو کز دے حوالے ناں دے پچھو پانچا جاپا دے گل نہیں بن دی۔

پنجاب اُتے اگر جہاں تے ۱۸۴۶ء دیق سکھ نوں آفری لائی کرے گھٹ دتی تے اگر جہاں ریڈیغ نٹ بن کے چندہ کر لیا تے ۱۸۴۹ء دیق سلطنت انگلیجے ناں جڑ لیا۔ سکھاں دی گھٹ دا کارن پنجاب دے اندر سکھاں دیق کھو کھائی سکھاں تے نہ چھو کر دی سی، ایس نہ چھو کر دی توں خود ستانی حکومت دی گھٹ سی ایس لئی جہوں اگر جہاں تے حملہ کیا ستانی حکومتی طاقت نے فوج دی بڑ چھو کر دی پاروں لکھدی حراست نہیں نکلتی۔ اک اکھان مشہور

آئی مائی جہاں تھا وہاں کے تے جھ پڑائیاں غلاں (۶)

ایس اٹھان دا چھوڑا ایہہ اسے کہ جہاں انگریز اس علاقے تے رنجیت سنگھ دی مافی جہاں (شیوری فوج دی زچہ گھاری توں گھسی اسے توں پانی بندھواں دا بارود پھینچھن، دی قاض غلاں وچ سرپوں بھر کے مکھ، دتا، بارود، دھون کاٹن سکس لوں بھانج ہوئی۔ ایس مگ ول اشرہ سکھاں دی واردا انھاری شاہوگر اپنے فھر اس وچ کرنا لے گھدا اے۔

۱۔ میوں آن چوہیں گھیریاں میں لہرے ملت انعام روپے ہارن
جی ہووین تے کران پنجاب بڑی سارے دیکھ وچ چارن ہارن

چھلاں نہیں لاہور وچ دڑن جوئے تے دڑیاں انھراں بھداراں
پنے دین گے وچ پروکس نرے شاہ مہارانی ایس ماریں (۷)

شاہ مہر سکھ فوج دی تھیں کارکردگی دا اپنے فھر اس وچ گھدا اے تے فچر دا اعزاز اختیار کر کے گھدا اے۔

۲۔ گھوڑے فرگی دے مارے توں جڑے تپاں دے سب کھو آئے
نیر آٹاں توں مکر لائیجی نہیں سکوں اپنا آپ گھا آئے

خوشی دھما شہر لاہور سارا سکوں کھیاں جھ پڑا آئے
شاہ مہر سکھے میں لوک سنگھ دی تسمن پتھیاں پھریاں آئے (۸)

سنگھ توں اڑے پانے تاں رنجیت سنگھ دی ملھاری سی، انگریز اس سال ۱۹۰۹ء دے معاہدے پاروں رنجیت سنگھ لوں پار گیا ائی نہیں ایس پاریاں ریاستاں دی تخت دے حدود ہون پاروں انگریز اس دے جھے چک پڑیاں سن۔ مسلمان خاص طور تے، تے کجھ جھو، انگریز دی ایس دھکی ہوئی طاقت توں خوش نہیں سن انھاری اندر دا چک پھانسی کر سوا دا جی دی چنی والے کارروایاں (جہاں توں مسلماناں، جھو انگریز دی فوج دے سپاہی دھنیاں تال توں دے سن) دا سامنا کھین آگیا۔ نیر کجھ وچ مسلمان تے جھو فوجیاں نے جھوٹ کر دی ایہہ سال ۱۸۵۷ء۔ چارے پانے جھوٹ دی دگ بھڑک اٹھی، جنرل پلٹ تان توں آگے لایا گیا، گھڑی بکری ایہہ جھوٹ کا سٹھ تے ہون پاروں، انھو دے تھاروں پاروں سکھاں دے انگریز اس دا ساتھ دین پاروں (سکھ ریاستیاں پھان، جھو، جتے دے ڈوگریاں نے انگریز توں تال دیل کے پانیوں تال جنگ کھن) ایہہ جنگ آزادی کا سیاب نہ ہوئی۔ (۹) (انگریز تے ایس دے پھوڑاں نے ایس توں تھرا آکھیا) جھوٹ جکھ پنجاب دے طرفی جھے دا جھڑیل اے اک تے

زوپ رنگ (کھوجتے ہوئے)

ایہہ جنگی جھے توں دوری دوسے اچھے دے سکھ انگریز اس توں گھست کھا پھین سن اوہک مکار کے انگریز اس توں رجھانیاں بھگدے بھار دے سن، ہاں ایہہ مگ تاریخی دا حصہ اے کہ ایس علاقے دے مسلماناں ۱۸۵۷ء دی جنگ وچ انگریز تال نہ مل ورتن کرن، تہی، جھ کر کے دھانیاں مگنی آکھیاں (ساہیوال) دے علاقے دے امھان کھری، مراد پوریاں تھان جوتیہ وچیرو دے تال تاریخی دے دریاں آئے جھاپاں پاروں محفوظ ہوئے۔ تہی دی صورت ایہہ کی کہ جہاں انگریز نے اوہاں کوں فوج واسے بھرتی تے گھوڑے سٹے تے اوہاں نے پنا جاپ دے (۱۰) کہ ایہہ ۱۸۵۷ء دی جنگ آزادی دے جھاپاں دے خلاف کم آئے سن) ایس تال ساکیاں توں ایس علاقے دے میر تھانیاں دے اصولیاں وچ جڑے کھوڑے کرنا اے۔ اک دھولے دی دگی دیکھو۔

۳۔ برے آکے امھ خان گھروٹ جا سکھاں
تے گھوڑی لیاں وچ تھیں دے کھیاں کاٹے

امھ خان کھری آکھیا: پنا جاپ (جاپ) ہی میرا بھائیوں زور لائے ویکس سارے (۱۱)
تے جھ دی ایہہ صورت کی کہ ایکسٹرا اسٹنٹ کپٹن برے توں مراد پوریاں تے اوہے بندیاں توں تے انگریز فوجیاں دے مارشیا، دیواں دے مراد پوریاں نے دی کالی فوجی مارے ایہہ ستمبر ۱۸۵۷ء دا ساکا، تے جھادی صورت ایس علاقے دے میر عالم (میرداد، میرداد) دا جھڑا اصول اے۔

۴۔ کھریں جھیاں، جھیں جھریاں، جھل کے فرض مہارانی جانے دپ فھاروا (۱۲)
برے دے سران تے انگریز دی فوج دے کل عام تے انگریز اس نے جھاپاں توں تیدی دی تھاپا، پھانسی دی جھانچا تے پٹاں دے پٹا ساڑے سوا کر تے، پھانچیاں دے دلاں وچاں انگریز تہی تے انگریز لورٹ نہ کڈھ سکے، جھوکی دی وچ وچ وچ دی، انگریز کوں آزادی حاصل کرنے دے نت توں دیواں وچ آکاگر بھرتی دی۔

۵۔ مہس مہس کے چنے کائی پھانیاں، کالے پانیوں دی کائی میر ہوئے
ایساں دیکھ آزاد ضرور کر، کھوے انت توں بھائیوں سر میر ہوئے (۱۳)
۱۹۱۳ء دی دای جنگ دے واسے گھروٹ تے چنے دے واسے انگریز اس تال نہ مل ورتن دیاں شہاداں تھاریاں ملدیاں میں ایہہ شہاداں جنگ دے علاقے وچ حراست پارے لوک پھر تے پھلت دھولے گیا۔

۶۔ ایہہ ڈاڈا عاراج انگریز دے جھوڑا پے آدم دے منڈھ کھا (۱۴)

لوگ چہ مر آئے اگرچہ دے خلاف عزت توں اگرچہ حکومت دی ہاں دی ایس کنی کہ اگرچہ دے خلاف عزت پاروں غیہ سرگرمیاں دی وہ کہیاں سن، ایس کنی حکومت نے اک اگرچہ سرسٹی رولٹ دی عمرانی وچ اک کنی بنائی جس دا کم ایہی دی کہ بادل اگرچہ حکومت ایہاں دا مخالف غیہ سرگرمیاں نوں کاش کرے تے ایہاں توں دور کرن واسطے جہڑاں چلیں کرے واپس کینلی نے جیو ہاں نگرچہ ان چلیں کنیاں اوہ ظاہرے بندہ دایاں کنی پانی کارکس کن اگرچہ ایہاں توں اک مل دی گل دے کے اسی وچ چلیں کرے قانونی روپ دینا چاہدا سی تے ایس نے ایہی کم کر دکھایا۔ جہڑاں ایس مل توں قانونی حیثیت مل گئی تے بندہ دایاں دا اگرچہ دے خلاف فصر ہوئی وہ کہیا ایس دا جوت حملہ جناح (بعد وچ قائد اعظم) دی ایس مل دی اسی وچ مخالفت تے پاس ہون تے اسی دی رکنیت توں اپنا چلی (۱۰) بندہ دایاں نے لوک چہ مر تے پلے جلساں راجیاں ایسے پلے دا اظہار کیتا۔ ایہاں وچ اک بہت وڈا جلسہ سرسٹرے چلیاں والا ہون وچ ہو جس وچ بندہ اسی ہر مذہب دے لوگ شامل سن ایہ ۱۹۱۹ء دے اپریل دی ۱۵ تاریخ سی جلسہ چہ مرے جیڑا آئے سی کہہتے ہر اس پلے آئے اگرچہ جزیل ۱۸۷۰ دے حکم نال توں انحصار وندہ گویاں دا جیڑہ رو دے کہیا۔ ایس بارے توں داہل ہون تے نکلن واسطے لکچا راہی اوہ دی بندہ کر دے کہیا اک ٹھوکی، لوکاں توں دایاں دا کہ جیڑہ ۱۹۱۹ء بندے قتل کر گئے تے ۱۳۶۰ شہید مقرر ہوئے۔ ایہہ دیشیاں کل عام بندہ دایاں آئے اگرچہ حکم دا پورین واقعہ گنیا جائدا اے ایس واقعہ توں جیسرے دن ۱۱ اپریل نوں سارے پنجاب وچ مارش لاوا کر دے کہیا تے پنجابیاں آئے اگرچہ کنی حکومت نے حکم دے پورا توڑ دے۔ شریف لوکاں نوں سپاہیاں کوں مرادیاں کہیاں توں پیر پڑ چلیاں تے چہ مر دے کہیا گیا۔ طالب ملوں توں کنی کیل پیول چلیا جائدا کہیاں شریف بندیاں نوں وڈے ہمار کردل کرن دا حکم دے جائدا، بھگت دی وچ دے پکھے، کاراں، سائیکو، موٹر سائیکو تے چلی دے پکھ ویرہ فوجی کہیاں وچ چلی کران دا حکم ہويا جس نے فوجی نال مل کر دیا گیا۔ چیف کورٹ دے جج سرشادی لال توں دی اپنی موٹر سائیکو کہانی پئی۔ اگرچہ دے خلاف جیڑاں کھنسن تے نقصان کھنسن آئے لال دین قیصر توں مارش لاوے تحت سموت دی سزا ہوئی، جیڑی بعد وچ عام سناں دے اعلان پاروں فوجی (۱۰) ایس موقع تے عظیم عبدالغلیف مارف دی بریت دی کتاب وچ لکھ مارشرا تے۔

چلیا لوکے دا باج سی لال ہون لکھے واہ ہد گویاں آئیاں میں
لکھیاں ہمار چلاوے ملن تاہیں دیکھ کھالیاں پھیاں پنجاں میں (۱۱)

خلافت دی تحریک ۱۹۱۹ء مسلماناں دی سی ہر ایس تحریک دی ہندو لیڈر کانگرس جی نے پورا حمایت کیتی۔ گل ایہی سی کہ یہاں دیاں فوجاں نے مسلم ملک ترکی دے شہر سرتا تے بھارت تے نال لکھے علاقیاں آئے ملکر دتا، اگرچہ ان نے ترکی حکومت دا رجحان جیڑاں دیکھ کے اپناں فوجاں ترکی دے خلاف لڑا وچاں۔ ہندی مسلمان ایس مل توں اگرچہ حکومت دے خلاف ہو گئے۔ جھمپہ ہر، شکت مل دی دے جیڑاں تے جھلے خلافت دی تحریک چلی گئی۔ بلکہ دے جاتے تے اگرچہ ان نے ترکی دی جیڑی تھیم کیتی تے خلافت توں شیوا نقصان اپڑایا۔ بندہ دایاں مسلمان ایہہ دے آئے دی چہ اٹھے۔ ذکر کیتے شہر اس آتے جہڑاں ملے ہوئے ہندی مسلماناں نے اگرچہ اس اگے واہلا کیتا، بالکل خلافت، پانی کی جس نے اگرچہ اس اگے کھو جالے رکے۔ خلافت دی ایس لہر دے پلے جلساں وچ پنجابلی دا وزیر ادب چہ مر دایاں وزیراں کتاباں چھاپے چہ میاں، شاعراں وچ جیڑاں تے تے ادبیاں وچ مشق محمد اسماعیل، احمد انڈیک، حافظ عالم خان، ابوالکلام آزاد، ملک دین محمد عرف ملک لاہوری، دین محمد سواتی تے جیڑے مشہور ہون والے ملک لال دین قیصر (لاہور) شامل سن ایہاں دیاں چھیاں کتاباں پنجابی دے تحریری ادب دا سرمایہ نیں۔ ملک لال دین قیصر دی ایہ نظم تے چنے چنے دی زبان آتے سی۔

غازی مصطفیٰ پشاکمال دے حمیڑاں دور پنجاں
جیڑاں جیڑاں تے قوی پال دے جس نے وہاں پنجاں
پاکیاں سولیاں پھیل جاتا مشق دے لوں اسے چلیاواں
دوہے سرتا دے پال دے جیڑاں ہوکھیاں پانیاں

غازی مصطفیٰ پشاکمال دے۔۔۔ (۱۲)

تحریک خلافت وچ اگرچہ جنم کرانے بندہ دایاں وچ اگرچہ دے خلاف عزت توں ہور ودھایا، اگرچہ نے تحریک چلی جائے تے لوکاں توں قید وی کیتی، پکھ خلافت دی سٹارٹ تے بندہ دایاں نے ترک موالات کیتا، بلکہ اگلے سال ۱۹۲۰ء وچ ہجرت دی تحریک چلی جس آتے صرف مسلماناں نے مل کیتا، ایہہ دی ناکام کام ایہہ دے وچ بندہ دایاں وچ مسلماناں توں ایہاں دا نقصان ہويا جہڑاں کر دے جیڑاں قائد اعظم۔ ایہہ موقع آتے جہڑاں مسلماناں نے آزادی کنی سنگھی جیڑاں آئے نوکے گوہر شروع کر دتا۔ ایس موقع توں ۱۹۲۹ء دے اک روز اک واقعہ تے ہور کہیاں کر کے بندہ دایاں کوں مسلماناں دے رستے جدا کر دتے۔ ایہہ واقعہ اک بندہ راجپال دے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی شان وچ گنتی دلی کتاب چھاپن دای، جس تے مسلماناں وچ مشق رسول صلی اللہ

ہاں! میں میرے سامنے بھینکا آں
کون کہتا اے توں اپنی زمین آئے کزور اپی
جہوں کھیاں جھماں دھ کھولیاں چھپیاں نمی
تے کھیاں آدھیاں جیرا غولاک تان
اک سال توں دوسرے سال تک اچا کر دیاں نمی
اوہ زبردست طاقتاں جیہویاں مجھیاں نمی
میں جیرا تان پکارتا آں، اے ہاں! اے مسیو
توں ای میرا پتاں ایہا توں ای میرا مقصد اپی

ذریعہ ہندو لارڈ لیلینڈ نے لکھنؤ کے بارے داکھراے توں لکھیا کہ اصل دھ ایہہ گیت (ترانوہ)
میں سکوں افغان جنگ اے جیوا ہندوؤں نے مسلمانوں دے خلاف اپنی قوی تحریک توں چاٹ لئی کھڑا
اسے ایہہ زیادتی اے۔ (۸)

کاگر میں دے لکھنؤ سالو گئی دور (۱۹۳۷ء۔ ۱۹۳۹ء) نے مسلمانوں نوں عطا کردہ اقبال دے لار
آباد والے ضلعے ۱۹۳۷ء وں دلوں جھاٹوں دھیان کرن لئی مجبور کر دتا جس دھ مسلماناں واسے دکھ وطن دا
نکتہ چن لکھیا۔ چنگے بھاگ کر لوں اپنے تکر مسلماناں نوں حضرت قائد اعظم محمد علی جناح دے
آگہوی آگاہی حاصل ہو چکی ایہی مسلماناں نے لکھنؤ دی آگاہی تے مسلم لیگ دے جھنڈے
تھوے قومی جہڈے نال کہہ۔ مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ۔ (۹) کہ قومی غور وین گیا۔ جذبہ سی جیوا
مسلماناں نوں اک قاتل کھیاں کر دیاں۔ لکھنؤ دی سکھر ۱۹۳۳ء دھ ۱۹۳۷ء وں، قرار داد لاہور، (جس
قوں بعد دھ قرار داد پاکستان آکھیا گیا) دا محور ہوتا ہی قرار داد دے ایہہ اتفاق خاص طور تے گوہ
گوچے میں: (پوری قرار داد دے ذرا ذلی اے)۔

”۔۔۔۔ ایہہ کہ جھل پٹائی حیثیت تان اپنے تیز دے ملاتے (مستقلے)

جہاں دی لوڑ موجب اچھ حد بندی کرن لئی ہووے کہ جہاں طاقتاں دھ گیتی
دے لحاظ تان مسلماناں دی اکثریت اے جیہ کہ (ہندوستان دے) جلی مغربی
تے مشرقی حصاں دھ اے اور خود اقرار دے جات۔۔۔۔“ (۱۰)

دکھیا جاوے تے شروع دھ جن مسلماناں نے انگریزاں قوں آزادی لین واسے جدوجہد
ہندوؤں نال تلی کے شروع کیتی۔ ۱۹۵۵ء نوں لکھنؤ آئے مسلماناں جاوے تے ایس جدوجہد دھ ہندو

مسلم لیگ نے پر سکھاں نے انگریزاں دا ساتھ دتا۔ تھہر پارٹی (۱۹۳۳ء۔ ۱۹۴۳ء) جلیاں والا باغ دا واقعہ
(۱۹۱۹ء) خلاف دی تحریک (۱۹۲۹ء) کہیے حد تک) سانجھ پائی۔ پر علم دین شہید (۱۹۲۹ء) شہی تے
سنگھن دیاں ہندو تحریکاں، کشمیری مسلماناں آئے اوکڑے راج دا غم (۱۹۳۰ء)، شہید کج دا غم دانی
(۱۹۳۵ء) تے ۱۹۳۷ء۔ ۱۹۳۹ء دا کاگر میں حسبے علمی راج تے مسلم کش رویہ، رام راج دیاں
اکھنڈ بھارت بنان دا پانچویں افغان سی۔ لکھنؤ دا افغاناں نے دو قومی نظریے نوں مسلماناں دھ تہ
زرا قبول کیا سکوں ۱۹۳۰ء وں قرار داد پاکستان منظور کر کے مسلم اکثریت دے ملاتیاں آئے مسئل
اچا دکھ وطن پاکستان جانی تان مجبور کر دتا۔ ہندو دی مسلم دشمنی، تعصب تے تنگ نظری نوں جاپانی شاعر
آتما داس اعلیٰ خان غالب نے بڑے ای قصدے انگریزاں تے بڑے من بکھریاں ڈھنگ دھ شعرا پاتا
پایا اے:

۔ گاندھی، نہرو، جینل دی کم نظری مسلمان تانیں مسلمان کر گئی
میں تے بڑا سکھو ہاں کاگر میں دا، جس دی تنگ نظری ایہہ مسلمان کر گئی
آپے پایا کھنڈ، اکھنڈ والا جھڈے نال پینا پاکستان کر گئی
قرار دادی اوہی لگاہ غالب پر تنہا تے میری جہان کر گئی (۱۱)

۱۹۴۷ء قوں ۱۹۴۷ء دے مئی سالان دی جدوجہد تان ۱۳ اگست ۱۹۴۷ء نوں ساڈا چارواں
پاکستان بن گیا۔ پر ایس دے پچھوڑ دھ گھٹ دھ گھٹ ۸۰ سالان دی گھٹاں تے جدوجہدی ایس گھٹاں دھ
ہندو دی مسلمان اپنے دھ مسلم ہندو تے توں ناقل میں رہیا۔ کہہ اکر دھ توں پاکستان ہندو دی مسلمان دی
ایس سنگھنی سوچ دا لی ملایا چلی اے۔ لکھنؤ دے بیان واسے حضرت قائد اعظم محمد علی جناح دی آگاہی
دھ سالے قوی لکھنؤاں تے سیاسی لڑائی لڑی، ایسی سیاسی لڑائی توں ہندو دی مسلماناں دے رہتیئے تے
تن، من، وجہن تان ادا جاتا۔ جہاں دھ کھادی دی شامل تن۔ اوہناں اپنیاں کھیاں پاکستان دے
مطابقے نوں قبول تے ہر من بیا جان، ایس مطلبے نوں مسلمان تے کھینوں دا فرض ادا کیتا۔ ہندوستان
دے جس جس ملاتے دھ ایہہ تحریک چلی، اکھوں دی زبان تے اب تے ایس دھ حصہ لیا۔ پنجاب
کیوں ہے مسلم اکثریت دا علاقہ سی، پاکستان دی تحریک دا زور دی ہوتا جیھے ای رہیا۔ قرار داد پاکستان
دی جیھے (لاہور) ای منظور ہوئی۔ چلیے جیساں دا گڑھ دی ایہو ای سی، لکھنؤ کر کے لوکاں نال مطالبہ
پاکستان نوں قبول جان لئی جاپانی زبان تے اب دے ڈریے ای تان میل دا بندھ کھنچ جاتا سی،
تھہریاں اردو تے جاپانی دھ جیہو تان تنہاں اردو توں دی دھ جاپانی دھ کھیاں تے چڑھیاں
جائیاں تان۔

ایہ بکری گل اس کے ایدہ سارے کھان گھٹ کھان، سارے کھان نہ جان داک کارن تے ایہی کر اکر ج، ہندو کو جوڑ دے خلاف ہون پاروں کھوئی گرفت وچ آکر دار ہندوئی۔ سکوں کی کھاریاں دی پکڑو کھوئی کھاریاں دیں سرکاری نوکریاں کھان۔ پکڑوئی نوکریاں مسلم لیگ دے جھٹے تے چھپ دی کھان، چاہیدا ایہی کر پاکستان دے قیام توں کھوں دیں سارے قومی ادب توں ساجھدا ہمارے ہر قسمی تال ناں نہ ہوئی۔

پہری دیکھیں موضوع تال ۱۹۷۷ء پاکستان دے قیام توں ۳۰ سال بعد، ہر ق ہوتی تھی گل اس کے کس ایس، ہر ق قومی موضوع توں اصولی جیدہ جان کے ایس دی قومی دوسری پاروں کو چاہتے پڑا تالیا تے تے دھوں حاصل ہونے لوبی ناکہ متواتر نوں ساجھن دا چارہ کج۔ (۱۹۹۵ء) پکڑوئیں سلطے وچ مسٹر حوالیاں تال ق کتاب چھاپے چارواں۔ آزادی دے چارہ کھاری (۱۹۸۱ء) تحریک پاکستان اور بھارتی ادب (۱۹۸۳ء) تے بھارتی ادب تے منزل پاکستان (۱۹۹۵ء) کتاب کھان دے حوالے تال نوک ادب تے شکل ۲۳ آزادی دے چارہ کھاری کھے جہاں اردو ۳۶ کتابیں جہاں تے ۱۹۲۰ء توں ۱۹۷۷ء تک دے درمیانی عرصے وچ دوسرے پاکستان دے مطالعے کے کے رہاں گے پاکستان، بین کے رے گ پاکستان دیں ہندو اندر پاکستان ہونے دے حوالے تال بھارتی شاعری کھن، لہناں کھاریاں دیں اکوٹ مسلم لیگ دے سرگرم کارکن دیں جہاں پیسے جھوٹاں وچ ماراں دی کھاریاں تے جیلان وچ دی گئے۔ لہناں دیں کھاریاں توں تحریک پاکستان کوٹھ میڈل دی وی پیگے نیس۔ ۱۹۵۷ء توں ۱۹۲۰ء تک آزادی دے شہر ویں تحریک چھاپاں لہناں دیں کھاریاں تے ادبیات وچ دی گئی تے تھی حاصل۔

اچھے پائے اتھان دے تال وچ کارن داناں حاصل کر رہیاں، بعد وچ لہناں دیں کھ دی کارگر دی داہر دا کج چاہے گا۔ (۱) غیر لہناں تکیں (کوٹھ میڈل)، (۲) چراغ دین مختصر (کوٹھ میڈل)، (۳) مولانا محمد علی مسلم (کوٹھ میڈل)، (۴) سید فضل حسین دینی شہزاد، (۵) مولوی خادم حسین قریشی، (۶) محمد دین میر، (۷) میراں علی دھقف، (۸) تیردو دین تیردو، (۹) طالب چاند میری (کوٹھ میڈل)، (۱۰) حوالی گودا پھری، (۱۱) عیداد کوٹھ کھاری، (۱۲) اطہر نگار، (۱۳) گل عطاء اللہ عزت، (۱۴) ملک فیاض اللہ فیاض، (۱۵) سید منوکی امروتری، (۱۶) عیداد اختر، (۱۷) ام دین چاہ (کوٹھ میڈل)، (۱۸) دامن اقبال دامن، (۱۹) نظام احمد کھ کوٹھ، (۲۰) محمد حنیف قدر کاشمیری، (۲۱) حاجی چراغ دین جے لے داک، (۲۲) داکہ داکہ، (۲۳) عیداد امروتری (کوٹھ میڈل)، (۲۴) محمد رفیع اختر پھری، (۲۵) شرفیاض پھری، (۲۶) تالہ دین راجھا، (۲۷) نسیم شیر محمد ناصر، (۲۸) کھلی باگی، (۲۹) عیداد لکچر کریم داک، (۳۰) غازیستان، (۳۱) سیر مولوی، (۳۲) ساحل

قارانی، (۳۳) مولے شاہ، (۳۴) آغا امدادی غالب، (۳۵) مولیٰ کشن، (۳۶) استاد عابدی عابد۔ ۳۷۔ عقیدہ ایم دین ۳۸۔ مولوی محمد شریف ۳۹۔ اختر ناصر پش۔

آزادی دے لہناں چاہ کھاریاں دیں ہرک داکھم ہرے متواتر داکھ لے، ہر قادی کھات پاروں ایس اچھے کھو دای داکر کھان گے، جس توں پاکستان دے مطالعے والے ادب دی روپ ریکھا دا اصلی بھانت کورجنگ کجے۔ کجے خوشی دیکھ ایس دے کھاریاں کھاریاں دیں جہاں دیں ایس دوسریں جیجیوں کتابیں لہناں کھاریاں جہاں کھلی داکھ لے۔ تھو پاکستان یعنی مشرق لہناں جیجی نکھارن، ایس دوسرے کتاب لہناں ۱۹۳۶ء وچ چھاپے چڑھیں ۳۷۔ دی ایس کتاب دا دیاچہ مولانا محمد علی مسلم تے بھارتی تھو کھاریاں تحریک پاکستان دے بھارتی ادب وچ بن ٹکڑ بھارتی تھو داکھ ٹکڑیو اکو حوالہ دتیاں ہوئے۔ کھلیا نیس:

”لیگ دے ہسے جہاں تے پاکستان دی لہر چلی بھارتی شاعراں دے ہسے مشرق لہناں ایس دیا وچ ہر ق پاکستان توں بے زور ہو کے چھاپاں لہناں“ (۳۸)

مشرق لہناں (۱۸۷۵ء۔ ۱۹۲۰ء) تحریک پاکستان داک کارکن کی، مسلم لیگ دے جیلان وچ اپنی شاعری راہیں پنہ پے جیش پیدا کر دی۔ بھاب ای نہیں جہاں باہر دی ایس لے مسلم لیگ دے جیلان دیں رہتی وچ داکھ کج۔ پاکستان دے مطالعے توں شواں تے جیلان ٹکڑ اپنا لہناں داکھ داکھ داکھ دی کھاریاں تے مسلم لیگ دے نظریے تال سولیدر پڑا ہوئی۔ اچھے دو دوسرے ایس گل دی شہادت چٹن کرنا واسطے شاعر نیس۔

پاکستان ہووے

- ۱۔ مولانا کرم کر ہند دے حال آئے مسلمان لہناں ہووے
- ۲۔ داکھ کڈھ کڈھ تال ساریاں توں اک دوسرے تے قربان ہووے
- ۳۔ سارے فیصلے ہون قرآن آئے اگے داکھ اسلام دی شان ہووے
- ۴۔ مشرق تھو کھ لہناں دا واسطے ای ایس ملک اندر پاکستان ہووے (۳۹)

چے قدم جہوں کامیابیاں نیس

- ۱۔ پاکستان بین کے رے گا داکھ کڈھے ہونے حساب حاصلیاں تے
- ۲۔ جیجی قافل منزل تے پنہنا لے ٹک لے بن قدم بھارتیاں تے
- ۳۔ دے چند دے دکان تے کھول دے گی سہاں، لیگ دے جھو وچ چھاپاں تے
- ۴۔ مشق تھو تھو نوک حیران ہون چے قدم جہوں کامیابیاں تے (۴۰)

دوسری کتاب بھرتہ پاکستان المعروف ایک کی شان، سید فضل حسین مدنی انھیں بھارتی اور دی اے
نیوز سے باہر دال، کھار یاں ملے کجرات دے سکس۔ ایسا قابل ہائی پر بس کجرات توں بھئی، انیس دف
بھجواں بھجواں انھیں اوچوں اک تلم بھائی دی اے۔ بڑی زور دار اے مسلمان توں او بھیاں دے
شمار، ماش توں پاؤ کر دے فطرت دی خیر توں جاگن، اگر جے بے بد توں بھٹیاد رو کے کاکہ اعظم
علی جناح تے مسلم لیگ دے تال دین دی پکی بکن اے:

آ جا پڑی مسلم لیگ والی کاکہ اعظم جناح دے تال دل کے
ڈکٹی بڑی قرا لے فیہ اپنی بھریاں توں دف سلطان کھے
ماشق داگک ہال دے بن پکا حیدر جیہا جذبہ فیہ کر پھیا
حرجیہا توں صدق متا دی بن خالد جیہا کوئی لیا جمان کھے
دل قوم دے تال تے قوم نہ بھلا، قوم قوم دا ہلاچ چا بھئی اے
ہو جا مشق پنگ شر اس پر آیا سر تے بھل سلطان کھے
پاکستان لہا اسیں ہریت بھانویں دیا دے دف قہ ہوئے
بھیاں حیرے لہو رے لیکن فیہ توں کھے پاکستان کھے؟ (۴۸)

جیجی کتاب مسلم لیگ دا واضعہ اے نیوی رہنہ کوئی کاموے شیعہ گورنار دے ویلک
مولوی حامد حسین قریشی دی سکس قلم توں لکھی۔ مولوی صاحب دی قاور اکادم شاعریں۔ ایہ کتاب شیخ
غلام حسین ایڈیٹر شیعہ ڈاڑ، لاہور توں بھئی دے ملے دی ایسی کتاب دے آخری صفے تے کتاباں دے
اشعار دا دف اک اور کتاب "مسلم لیگ دا اعلان" دا ذکر دی اے نیوی بھئی بھئی۔ مسلمان
دف کل تن بھیاں میں دو بھیاں اوں ویلے پر چلت گئی کاجاں دے بول لکھ کے اوں طراز تے لکھیاں
بھیاں لکھا۔ اک تلم پاکستان دے سر بھانویں تال بڑی زور دار اے۔ مطالب پاکستان اپنے ہرے جین
آئے نظر آئے اے۔ خاص طور تے شیپ داسرہ کہہ کو پچا اے۔

ہر اک توں بھہر آئی اے اے مسلمان غلام نہیں رہن گ
جہوں لیگ تے ایہ پاکستان جیسی اوول ٹیکہ تاجاں ہرگز نہ گ
مسلم لیگ قاضیہ جماعت ساڈی ہر اک موہن منہوں کہن گ
نور شیعہ اس توں اے تائیں غلام کے دی کھی نہیں کہن گ

عمر علی جناح ہے کاکہ اعظم شان رکھا دے سلطان دی اے
پاکستان بن جائے بھدستان احمد ایہو خواہی ہر اک مسلمان دی اے (۴۹)

اکبریت اسلام دے صوبیاں دف پاکستان بن جائے لہو لڑ سائوں
نصب ایہیں ایہو مسلم لیگ دا اے کھی کے دے تال اجڑ سائوں
چاہاں وار کے کراں حق حاصل سائوں مول نہ سکدا موڈ کوئی
غلام چھکوں مل خدا کر سی پھیر رہوے گی مول نہ تھوڑ کوئی

اسان آن بھائی اسلام دی اے آئے عزت ایس پاک قرآن دی اے
پاکستان بن جائے بھدستان احمد ایہو خواہی ہر اک مسلمان دی اے (۵۰)

اک بھئی ہوئی کتاب ہور بھی اے نیوی بھائی اداں، بھائی اڈا اے۔ صفحہ توں شروع ہو
کے صفحہ ۱۲ بھیر اے۔ ایہا مطلب اے ایہ صفحہ دی کتاب اے۔ ایس دی طرزی قرنی دی اے
نیوی س دے حرف توں شروع ہو کے ی بھیر ایڈا دی اے تے بھیر "نعت مسلم لیگ" دے سر بھانویں دی
کھل تلم اے جس دا مضمون مسلم لیگ دل آؤں دی پر تے اے۔ ایس توں پہلاں درج سی قرنی دا مضمون
دی مسلم لیگ دل آؤں دی دھرت دے اڈا اے۔ صفحہ ۱۲ درج دی تے صرے ایہہ ٹاہر کر رہے ہیں کہ
شاعر ملک، بھد دھیاں توں مسلم لیگ دل آؤں تے مسلم لیگ توں انصاف دف دوت پان دی بھئی
کر رہیا اے۔ تے صرے لکھ فرماؤ۔

دھیاں دوت تے مگیاں دھا دے مسلم لیگ دھیاں
تھیا رہیر لکھ دے مسلم لیگ دھیاں
تھیا حای پاک خدا دے مسلم لیگ دھیاں
نعت مسلم لیگ دھیاں

ہو دے جھلا اسلام بھد سارے
ہو چان اکھے دل بھد سارے
مسلم لیگ توں کرن پند سارے
کوئی لڑ نہ صل جواہر دی آ
دے آ جا مسلم لیگ پکار دی آ
بھد سارے دف نعرے ہر دی آ (۵۱)

دا خطاب ملایا ہوا کسی لیٹاں نے ۱۹۳۶ء وچ ہم راست اقدام اتے ایہ خطاب مسلم لیگ دے آئین تے دلائیں کردتا پاکستان دی تحریک وچ تین سون جن مال صدر لیا لیٹاں نوں حکومت پاکستان دلاں تحریک پاکستان گولڈ میڈل ملایا۔ لیٹاں نے مطالبہ پاکستان داسے بن پڑاں نکھاس نکھاسیاں تے دلائیں نوں جبریں بنایا لیٹاں واسطے سڑکتے۔ اک قلم دا حصہ دیکھو۔

۱۔ مسلم لیگ جماعت بنیادی کیتھ قول بھانوسے کی

ان شاء اللہ قوم دی بڑی یاد دینے لاوے کی

ایہدی گھیری سون بھراؤ، مسلم لیگ دا ساتھ بھراؤ

سارے کی کے زور لگاؤ، ہمت رنگ لیاوے کی

مسلم لیگ جماعت بنیادی کیتھ قول بھانوسے کی (۳۱)

دائم اقبال دائم (۱۹۱۸ء-۱۹۸۳ء) دہلی دے پنجے شاعر ہونے نیں جنہاں اپنی حیاتی وچ ای اپنی شاعری دے حوالے تال کاٹنیاں شاعر دا وجہ حاصل کر لیا سی۔ مسلم تہذیب دے نوں اجماران دایاں نکھین ہوند وچ لیاوے۔ ۱۹۶۵ء وچ حضرت قائد اعظم دی رحلت آتے مسلم لیگ تال رشتہ جوڑیا۔ ۳۵،۳۳ دھرمیاں دی عروہ کبریاں دے آل دے آلے پاکستان دے مطالبے نوں اپنیاں نکھاس دایاں جنہاں کیتھ کھدے نیں۔

۲۔ کڑیاں نیں گھبراوےں مسلم لیگ دیاں

حق دا چائن لاکے بھڑتا

کھر اعربر ملاکے بھڑتا

پاکستان ہا کے بھڑتا

دیکھو پاک بھڑتاں مسلم لیگ دیاں

کڑیاں نیں گھبراوےں مسلم لیگ دیاں (۳۲)

حافظ امیر سرتی زیادہ اردو وچ کھدے کن، پاکستان دی تحریک وچ عملی تے جھی صدر لیا۔ حکومت نے لکس حوالے تال بعد وچ قاتل تحریک پاکستان گولڈ میڈل تال ٹوڑیا۔ لیٹاں دی جیڑی قلم و دستاب ہوئی اوہدے وچ پاکستان دے حاصل کرن واسطے اک دلاورے اک اتحاد دے پاکستان دی تحریک دے مشیر نعرے۔ لے کے رہیں گے پاکستان دی کوئی سیدھی لے۔

۳۔ متھے نہیں بے سیکھنے دان

لے کے رہیں گے پاکستان

سازا رہتا بہتا وکھرا

سازا اٹھتا بہتا وکھرا

وکھری آن تے اٹھوے وکھری

وکھرا دین لیٹاں

لے کے رہیں گے پاکستان (۳۳)

محمد رفیع اختر لاہوری (جنم ۱۹۰۵ء۔ وفات) فقیر محمد فقیر دے سرگز شاعر دیاں وچوں سن۔ اختر کی دا آکھتیاں کی کہ اوہ اوہاں دے جیسے شاعر نہیں۔ ۱۹۶۵ء وچ لیٹاں نے ۳۰ دھرمیاں دی عروہ شاعر کی کیتھ قیام پاکستان قوں بیٹاں لیٹاں دی اسلامیا کالج ریلے دے راز لاہور دے سامنے دہڑی دی دکھائی کی۔ ایہدی جگہ تحریک پاکستان دے جلساں، جلساں دا گڑھ سی۔ لیٹاں نے فقیر دی تحریک ۱۹۳۰ء شہید گج ۱۹۳۵ء دہلی وچ قلم دے دے رہے صدر لیا۔ پاکستان دی تحریک، ۱۹۶۵ء دے انتخابات وچ لیٹاں نے مسلم لیگ واسطے بنی گج دہڑی کیتھ قیام دیاں لکس ام نوں کھوٹو کیتھ۔ پاکستان دے قیام واسطے لیٹاں دا قلم روان رہیا۔ اک چر صدر دیکھو جس وچ لیٹاں نے یقین تال آکھیا اے کہ پاکستان بنائے تے ضرور بنائے۔ حضرت قائد اعظم دی اگوئی دا ایہدی پرچار کرے نیں۔

۱۔ قائد اعظم دی بچی آواز سن کے مسلمان میدان وچ آگیا اے

پہلا جوش لیٹاں کے دلاں اندر ہر بے جان اچ جان وچ آگیا اے

پاکستان بنائے تے ضرور بنائے آن دلا اچ آن وچ آگیا اے

مسلمان لہام نہیں رہ سکدا اختر صاف قراں وچ آگیا ہے (۳۴)

نقش باغی (جنم ۱۹۱۹ء۔ وفات۔۔۔) امرتسر دے بڑے دھرمی بھگتا دے زمان دے لے کن ایہ اوہ قہار دے نیچے کاگھریں دے مشہور آگہا مومن سکھ بھگتا رہنداسی۔ کاگھریں دے سارے دہڑے دے آگہی بھڑتہ عہدہ دہیرہ آگہی جھے آگہی دے کانگھریں دے نعرے تال آزادیاں دا پرچار کرے کن۔ نقش باغی دے مسلم نوں جو تال لکھیا دا توڑ کن واسطے مسلم لیگ دے حوالے تال پاکستان دے مطالبے دا پرچار کرے کن۔ قیام پاکستان دے مہراں ہجرت کرے کہ پاکستان آتے فوج وچ رہے دی لیٹاں قوں نکھاس نکھاسیاں۔ قلم آزادی وچوں دگی دیکھو۔

۲۔ جیڑیاں مٹھیاں دے قہے لوک چائن، جیڑیاں یادگراں بے بھل دا ای

قوں سردار سیں مشرقاں مٹھیاں دا قوں لہام بے سیں دیکھیاں دا ای

کھول نیک کھادی دا خلق پاکے ستا رہیں گا ائیں جہان اندر
آ جا دق میدان دے قاتل دے جھٹلے گڈ دے زب آ جیاں اندر
بعد چاہئے اتے اگرمج دیوں سدا رہے کر دے پریشان تھیں
آ جا چاہن دی لپک دے جھٹلے جے کر چاہی داکی پاکستان تھیں (۳۱)

۲۰۰۴ء دق پنجاب حکومت دواں پاکستان دی تحریک دق کارکن پارل صبریں والے جہاں
کارکناں نوں لپک پاکستان گورنمنٹل دے گئے۔ لیوان دق اولوی محمد شریف مرحوم دی مثال
سن۔ آپ ۱۹۸۳ء دق مگر کے مسلح گورنوالہ دق جے تے بے ۱۹۷۰ء دق وقت پائی ۱۹۶۳ء دق مسلم
لیک دق مثال ہوئے۔ ۱۹۶۵ء دے تاریخ ساز انکشن دے دوران مسلم لیگ نوں لکائی دق مقبول دان
دائے ملی تے قسمی حصہ پایا۔ آپ نے تحریک پاکستان دے متعدد دے حضرت قائد اعظم دی جدوجہد نوں
لکھاں دق عام کرن لئی باجالی زبان داسدا لایا تے نکھار نکھیاں۔ اک نظم دے نامو

اے مسلم ہو ہوشیار بھائی
جھڑ غفلت ہو بیدار بھائی
دور نہ ہو غوار بھائی
جمن کر لے بھائی کھانے نوں
کر حاصل پاکستانے نوں
جھڑ فیراں دے دھتائے نوں (۳۲)

خلیفہ امام الدین جہانگیری باجالی دے ڈی گرائی استاد شاعرین پہلاں جھڑ حیرت رکھیا پھیر
جہان رکھیا ناں ائی خلیفہ دی جھنڈ پارل دے سن۔ ایہ شرقی چاند پائی دے شاکر کن۔ جہانگیر دے
وسلیک سن۔ نجات ملی دے مگر یکم جنوری ۱۸۸۳ء نوں جے ملی مگر یکم ۱۹۵۵ء نوں دقت پائی۔
۱۹۵۵ء دی کابور قرار داریے جہانگیر نوں جھنڈ کارڈ دے سالار پارل صبریا۔ جے دی گورنمنٹ داٹل
سکول جہانگیر، اسکاچ پائی سکول جہانگیر دق درس رہے سن۔ ۱۹۱۹ء دق خلافت دی تحریک دق حصہ
لایا۔ پھر کھنڈ اتحادیت (مولانا ظفر علی خان) دق حصہ پایا۔ عدم تعاون، دیکھا ناں دا پانچاٹے تے پھیر
دی تحریک ۱۹۳۰ء دق دی صبریا۔ ایہ ۱۹۳۰-۳۳ء دق مسلم لیگ دق مثال ہوئے۔ مسلم سٹوڈنٹس
فیڈریشن دے آرگنائز رہے۔ مسلم لیگ پنجاب پھیر لایا ائی مسلم لیگ دے کوٹڑ پئے گئے۔ ۱۹۳۵ء دق
طالب علم نے انتخابات نوں متاثر دان دے مسلم لیگ نے فاطمہ گروٹر سکول جتان روڈ کابور دق حصہ
پنجاب دے جھو دے ستراس طالب علم نوں لڑینگ دے اپنے چچا اوبیاں دق خلیفہ دی سن کورن کن تے

حضرت قائد اعظم نے سہاں دق پان ۱۹۴۲ء دے انتخابات دق کانگریس دے جانی بیشک مسلمان
پارے خلیفہ امام الدین جہانگیر دے صدر مشہور ہوئے۔

گھڑ فیراں دا کر پئے کیہ پارو جہاں اپنے فیراں جمن پئے
دوجہار اسلام دے، کافرناں توں لے کے اندر اندر دین من پئے
بے دین لکھنوی داکے نوں جھو دے اپنا جہنم من پئے
پہاں داگ خلیفہ جہا ساڈے کلمی اپنا چچا پچن پئے (۳۳)

انظر امرو شجیہو پاکستان دی تحریک دق اپنے جہم پان صبریاہ سن۔ ۹ جون ۲۰۰۴ نوں
جیج ملے کرام مشائخ مقام دی زیر سرپرستی رمت الصالحین قادیان دواں مجید کھادی دواں صحافی
خدا دے اعتراض دق جھڑی تقریب انفراد ۲۰۰۴ء دی۔ ایہ دے دق لکھاں نے اپنی اورم
پڑھی جھڑی پاکستان دے قیام دے متفق ہون والے جلیان دق جھو دے ہونے سن۔ (۳۴)
جہانگیر صبریا گورنمنٹل (۱۹۱۹ء۔ ۱۹۸۹ء) پنجاب دے شرقی صبریا
(گورنمنٹ) دے جم لی سن۔ ۱۹۵۳ء دق فوج توں واپس ہو کے مسلم لیگ دی تحریک دق مثال
ہوئے۔ چند شہر شہر جا کے مسلم لیگ دا پکار کچا۔ جھو دے خلاف تحریک اپنے کرتار ہو کے ۱۹۷۰ء
فیراز جہانگیر دق رہے۔ پاکستان دے قیام اپنے جہت کر کے لاہور آ گئے۔ ۱۹۳۶ء دق مسلم لیگ
دے اک پلے دق جھڑی نظم پڑھی اوہا اک حصہ دیکھو:

جمن کے رہوے گا پاکستان
پاکستان عالی شان
مسلم لیگ دا جھڑا کھڑا
توں مسلم کیوں نہیں اٹھ بھڑا
دین بھڑا اپنا ایمان
جمن کے رہوے گا پاکستان (۳۵)

صبریا گورنمنٹل (۱۹۱۹ء۔ ۱۹۸۹ء) دے جہاں ۱۳ اگست ۱۹۳۵ء دی درمیانی رات نوں ۱۳
دے توں بعد پاکستان براڈ کاسٹ کرناں لاہور توں پاکستان دے شن دا اعلان ہوئی تے لکھاں دق جھنڈ
نظم نوں مہاراجاں سیکھائی تے گپائی لکھاں دا اک حصہ دق لے:

۱۔ عریضی ۱۰۰

۲۔ عریضی ۱۰۰

۳۔ عریضی ۱۰۰

۴۔ آزادوں سے چھوڑ دیئے، شہزادہ ۱۰۰

۵۔ عریضی ۱۰۰

۶۔ عریضی ۱۰۰

۷۔ پنجابی ادب سے متعلق پاکستان ڈاکٹر شہزادہ ۱۰۰

۸۔ عریضی ۱۰۰

۹۔ فرسٹ گرڈ پرائس ۲۰۰۲، پاکستان ٹریک پاکستان ۲۰۱

۱۰۔ گارڈی ٹریک پاکستان، سرحدی سرحدی ۲۰۰۲

۱۱۔ رولڈر اسٹائل ڈاکٹر ۱۰۰، سرحدی ۲۰۰۲، پاکستان ڈاکٹر ۱۰۰، پاکستان ڈاکٹر ۱۰۰

۱۲۔ آزادوں سے چھوڑ دیئے، شہزادہ ۱۰۰

۱۳۔ عریضی ۱۰۰

پنجابی زبان تے ادب وچ اقبال شناسی

پاکستان تے برصغیر دے مقرر، مشرق دے شاعر، اُمت دے حکیم، علامہ ذاکر محمد اقبال دا جوڑ میل برصغیر دے زرخیز فیلڈ پنجاب دال سی۔ اوہ سیانگت وچ ہے۔ ایہ اے عظیم انجمن ائی مکمل کئی، گرجیہ یٹ تے چست گرجیہ یٹ دی تعلیم لاہور دال، قانون دی تعلیم لندن (انگلستان)، تے قسطے وچ ذاکر یٹ جرنی توں پوری کئی تے مستقل رہائش لاہور وچ اختیار کرنی اچھے ائی وقت پائی تے اچھے ائی دلی تھی۔

حضرت علامہ اقبال پنجابی سن، زبان دی مادری زبان پنجابی سی^(۱) مگر وچ تے عام لوکاں دال گل بات پنجابی وچ ائی کر دے سن۔ سکھ مگر وچ لہجہ دال دلی گل بات دا لہجہ صلیو سیانگتی پنجابی ہوندا سی۔^(۲) عام حیاتی وچ اوہ ذاکر پنجابی شعر گیتاں لکھتے رہندے سن۔^(۳) سلطان باہو^(۴) تے بلھے شاہ دے کلام دال ادبیاں نوں خاص لگاؤ سی۔^(۵) اوہناں نے اچھے سیانگت دی تعلیم وچ اپنے استاد میر حسن توں بہت کچھ سیکھا۔ میر حسن اپنے دلی توں کھانا داسے اُردو، فارسی، عربی توں ادا پنجابی شعریں نوں دلی مثال رکھدے سن۔^(۶) حضرت علامہ اقبال نے ۱۹۳۵ء وچ اک انگریز مکمل طور تے پنجابی زبان وچ دتا، جیہڑا رسالہ، سارنگ، لاہور دے ایڈیٹر عزیز بیسوی دے لکھتے تے شائع ہویا۔^(۷) علامہ اقبال نے آپ دلی کچھ شعر پنجابی زبان وچ تحقیق کیتے جیہڑے ہالاں داسے سن۔^(۸)

پنجابی زبان تے ادب دال حضرت علامہ اقبال دا تعلق دین دا مطلب ایہہ اے کھوج لایا جاسکے کہ علامہ اقبال پنجابی زبان و ادب حضرت علامہ دے کس کو تیرے سی۔ علامہ اقبال نے اپنی انجمن گھٹناں اُردو، فارسی تے گرجیہ دی وچ لکھیاں۔ لہذا دلی بات دی سب توں پہلاں پنجاب دے شے وچ ائی ہوئی کیوں ہے لہذا دے جس کلام تے لکھائی وچ شہزادی حاصل کئی اوہ عام کر کے انجمن حمایت اسلام لاہور دے سالانہ جلسیاں وچ دلی پہلی وار سامنے آؤندھی۔ انجمن ائی دلی دے کھینے آں اوہناں دی مشہور نظم شکوہ (اردو) ۱۹۱۱ء وچ انجمن حمایت اسلام لاہور دے ۳۶ ویں سالانہ اجلاس وچ پڑھی گئی۔^(۹) ایہے نال بڑی نظم، جراب شکوہ، ۱۹۱۳ء وچ لاہور دے پانچ دن سوچی روزانے دے بہت دے جے جے عام

وہ آپ حضرت علامہ اقبال سے پیش کرتی۔ (۱۰) انہوں نے وہاں ان کو اس قدر کئے، شکوہ جواب شکوہ، دے رہے تھے کہ آپ کتاب باگ، ۱۹۳۳ء و ۱۹۳۴ء میں لکھی گئی۔ ہاں یہ جڑ اہم کتاب لکھتے دے ناں ای لوکاں وہی مشہور ہو گئی کسی انہوں نے کہ ان کا فضل اہم قادیانی نے (۱۱) ۱۹۸۸ء کو لکھ کر اسے مستحکم بخانی تبرہ کر کے چھاپ دیا جس کا ناچانی پٹن ۱۹۳۸ء چھاپا۔ (۱۲) مطلب یہ ہے کہ اقبال شاعری کا نام اقبال دے گا وہ دے بخانی ترے ناں لکھا۔

علامہ اقبال دے گا وہ دے بخانی ترے ناں لکھا دے ناں دی گھڑی تکر دیں دا وہ رنگ ایہ ہے کہ علامہ اقبال دیاں تین کتابیں توں سو کھت وکھت ساریاں کتابیں بخانی وچ ترہہ ہو چکیاں تھیں۔ ایہ ای نہیں سکوں بہت ساریاں کتابیں دا ترہہ اک توں دو ترہہ کاراں نے کچھ اے مثلاً وہو شکوہ، جواب شکوہ، ترہہ فضل اہم قادیانی توں اذ قرینے اہم حسین (۱۳) سار کاظم علی (۱۴) قلی (۱۵) اختر حسین شیخ (۱۶) محمد امجد خان ساہد (۱۷) رحمت علی (۱۸) حکیم مسعود علی شاہ قادیانی (۱۹) سے ڈاکٹر ایاز اہم ایاز (۲۰) کر پتے تھیں۔ سر سید کا دیں علم اقتصاد دا ترہہ مسیح اللہ قرینے (۲۱) سے شریف کھانی (۲۲) اسرار خدی دا ترہہ قلی اعلیٰ (۲۳) قرینے اہم حسین (۲۴) سے محمد انصوار اکبر (۲۵) لکھا ہے۔ خام شرقی دے ترے اشرف برائی (۲۶) سے عرب خاور (۲۷) باگ وادیاں گفت لکھاں توں اختر حسین شیخ (۲۸) سے محمد امجد خان ساہد (۲۹) نے نظم و ادب لکھا ہے زبور لکھ دے ترے اہم حسین قرینے قادیانی (۳۰) علی اکبر ماس (۳۱) سے عرب خاور (۳۲) لکھے۔ انگریزی نطواریاں دا ڈاکٹر بخانی تری ترہہ شریف کھانی (۳۳) سے محمد انصوار اکبر (۳۴) تھیں۔ بال جبریل دے ترہہ شریف کھانی (۳۵) سے اسیر مایہ (۳۶) نے تھیں چ باگ وادیاں توں سید مسعود حیدر (۳۷) ڈاکٹر اہم حسین قرینے قادیانی (۳۸) سے محمد انصوار اکبر (۳۹) نے مستحکم بخانی دا وہ رنگ دیا۔ اسطاعت خاں دے ترہہ کار محمد انصوار اکبر (۴۰) اہم علی گوہل (۴۱) سے حمزہ بخاری (۴۲) تھیں جہاں کہ کھوئی ساراں توں قرینے اہم حسین اہم قادیانی (۴۳) سے محمد انصوار اکبر (۴۴) نے مستحکم بخانی دا ڈھالیا ہے۔ علامہ اقبال دے چوہیوں کا نام دے ترے دی ہوسے تھیں، ایہاں وہی اقبال وچ دیاں لکھاں تقریباً قلی اعلیٰ (۴۵) اقبال لکھاں اختر حسین شیخ (۴۶) لکھاں اقبال عرب خاور (۴۷) قلی اعلیٰ (۴۸) اقبال صوفی قادیانی (۴۹) سے ترہہ اقبال (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (۱۳۵۴) (۱۳۵۵) (۱۳۵۶) (۱۳۵۷) (۱۳۵۸) (۱۳۵۹) (۱۳۶۰) (۱۳۶۱) (۱۳۶۲) (۱۳۶۳) (۱۳۶۴) (۱۳۶۵) (۱۳

پروفیسر محمد خان نے علامہ اقبال دے نوہی دے قلمے نوں کھان دانے اسرار خودی دے رموز
سے خودی توں ا علامہ اقبال دیاں ہور کتابیں دے دے لکھن دے حوالے دی دے تیں اس لئی
کتاب چھپن توں بعدوں قاری علامہ اقبال دے نوہی دے قلمے نوں پوری پوری جانکاری حاصل
کر لیجے اے۔

خودی دے گئے آئے سارے گھر، کھار پانے کی اچھا دھرم سب کچھ اے۔ وہاں دین
واکر راض بھی دی کتاب، خودی تے خودی، (۴۲) تے اختر حسین علی بی کتاب سنگھنی اکھ (۴۳)
دین مضمون، اقبال تے خودی دے (۴۴) اختر حسین علی صاحب اقبال دے گھر دے کمرے دے
موسمیں دل کی بھارت پائے تھیں۔ ایسے دین مضمون، اقبال کائنات تے انسان، اقبال تے
اندر اصل مسلمان، اقبال تے تصوف، تے اقبال تے عشق شامل تھیں، کھاری سنگھنی اکھ (۴۵) دین مضمون اکھ
دیکھن دے صاحب اقبال دے گھر دے حوالے نال افس دے دے انسان خاص کر کے مسلمان توں غفلت
کی تندر توں بچان دے چارہ کر اے۔

اقبالیات دے حوالے جال اک ہور اہم کتاب، اقبال دی حیاتی (۱۹۰۶ء) اے جنہوی محمد امجد علی خان مسعود دی تھم دے زور دا داند اے۔ ایہہ کتاب نثری اقبال دی حیاتی دے نال گھمڈی اے سکون اقبال دے فکر دے دھیرے دکھاں آئے چان مسعودی اے۔ ایہہ کجی شخصی کھوج دے کجے جال کھجی گئی اے، علامہ اقبال دی پیدائش توں لے کے وفات تک دے سال، مینے دے حوالے جال دیہا دا راج کران دے جال جال دھرواں دی نظر توں علامہ اقبال، علامہ دی گھری حیاتی آئے دی چان پڑی اے۔ ایس توں اڈ اقبال دے فکر دے حوالے جال اوپ تے اطلاق، پردہ، تصوف، خود داری، رھائی تے اضلاع، ریاست دھولپڑ، سیاست، مشق رسول، قرآن تے توحید وغیرہ دے دی مٹاویں اشارے کیے گئے نیں۔ چھوکی دے حضرت علامہ اقبال آتے لائے گئے الزامات توں اجتنابی جال دوکران دا فرض نبھایا اے۔

[illegible]

والے ۶۳ شاعر شامل ہیں۔ یہ چار حصہ غلیبوں میں سے ہیں۔ ۱۳ طبقہ پنجابی شاعر شامل ہیں۔ ۱۲ طبقہ آزاد قلم کے ہیں۔ چوتھا حصہ پنجاب میں سے ہے جس میں ۱۱۰ شاعر شامل ہیں۔ ۲۰ شاعر ۱۱۰ قبل ہونے کا کام شروع کر رہا تھا۔

جہاں بھی اقبال شناسی واداک ہو، اگر ایہودی اسے کہیں سے اقبال دے سکام سے گھرے
اک ہرے مہر آتے اتر پڑا اے۔ حضرت علامہ اقبال دو قومی نظریے وادوئی کرن والے سن
پاکستان دے مطالعے دے خالق سن۔ ایس لئی مسلم جمہور دے حوالے ہل پاکستان دے قیام تک
بے صبر و قہر جیو پڑیاں تھیاں اوہناں وچ اقبال دے گھرے اک اہم رول ادا کیتا۔ مولانا حالی
دے بعد ایہ اقبال ایسی جن جہاں بے صبر دے مسلماناں توں اپنے شاندار باطن وچ یاد کر کے اپنے
حال توں بہر جانے آؤندی بلکہ توں سارن وی پکڑ کیتی۔ ایہ اقبال ایسی جن جہاں نے مسلمان
قوم توں غم سے عمل و لہر پھیرا۔ اگر جن توں آزادی حاصل کرن دی جدوجہد وچ شامل سارے
لوک مولانا حالی دے بعد حضرت علامہ اقبال توں ای حاشن ایں دور وچ مسلم جمہور دے
حوالے ہل جیو پڑیاں تھیاں اوہناں وچ جہاں شاعرانے وی اپنی قہم راجیاں حصہ پڑیا۔
آخرین تک کہ علامہ اقبال دے ۱۹۳۰ء دے آخر ادا دے شیعے وچ جہاں مسلماناں واسے اک دکھ
آزاد وطن دا تصور پیش کیا تے جہاں دے اکھڑا کھڑیاں نے ایس نظریے توں نیر اپنا سکوں
تحریک پاکستان وچ اک جذبے تے بھرے دلوں نال گھی جہاں کیتا۔ ایہ سب علامہ اقبال دے
پیغام رادای کمال سی کہ مسلماناں نے حضرت قائد اعظم مرحوم جی دی آگوائی وچ اپنا اک انگ وطن
پاکستان حاصل کر لیا۔

پاکستان جن محرموں کی اقبال دے بیٹھم دی لوڑ سے اہمیت ہو، وہی۔ ایہو کارن اے کہ اقبال دے گھر تے اقبال دے کام دے ترستے ایس دور وچ دو جیرے سامنے آئے ایہی فیضی سگس اقبال دے کام دی تخلیق وچ دی دو جیرا کام ہوند وچ آیا۔ فیضی دے گھر وچ اقبال دے گھر وچ پاکستانی جراب آسائی (۵۸) چھائی، خادم نگ مٹائی تے گھر وچ جراب گھوسرا جیئی (۵۹) بھئی۔ فیضی گھر وچ لپے تے گھر وچ جراب گھر (۶۰) دے مولوی سراج دین تے گھر وچ دلہن (۶۱) شائع کئیں۔ سید میرہ خادمہ اقبال دے گھر وچ جراب گھر دی تخلیق وچ لکھیاں کھایاں۔ مطلب ایہ اے کہ پنجابی ادب وچ اقبال دے مقدمہ اے دی حتی بہت زیادہ اے، ایہو کارن اے کہ ایس ویلے پنجابی ادب دا چارہندو مسلمانی اے ایس حوالے بل پاکستانی اے۔

ابن مسلم دیتے خود پاکستان جس آرمیکائی دن چاہتے ہیں اقبال دے غرضی اہمیت سے کوڑ اور وہ بھی اسے، ایسی اہمیت دے کہ اقبال دے غرضیوں عام کیا جاوے۔ اقبال دے شاہین، مرد مسکن سے اقبال دے غرضی دے کٹنے دے کھکا دے بعدو کھتا کھتا جاوے گاں سے مسلم دنیا پٹی غرضی کوں پکچان کے گنپیاں حیاتیاں اسلام دی اصلی روح کے کوپیاں لوڑاں موجب وصال کے بیوڑا، خود سے نصاریٰ دا مقابلہ مزم سے بہت نال کر کے سرخوردو۔

مجلانی عرب داسے ایبریکل جی اے کہنن اقبال دے فکر، اقبالیات سے اقبال شاہی نوں اہمیت دتی جان ویر پٹی اسے۔ ایسی محسن دے طارم اقبال اوہن پندرہویں اسلام آباد نے مجلانی زبان دے اقبال شاہی دے موضوع نوں اہمیت دے دیال ایسی اس کوئیج تا دم کر پایا تے ڈاکٹر تیرے دی آرکائی کسار نوں جاری یکن اسے۔ (۳۱)

☆☆☆

حوالے

- ۱۔ ایڈاس، داؤد، اقبال تیرے جبر ۱۹۷۷ء، طارم اقبال سے ایک ذکاوت، از سہنی تمام مسئلے، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۲۔ اقبال دہان تان، خاکہ نگار، سوئی کتب ۳۳۔
- ۳۔ ایڈاس، داؤد، اقبال تیرے جبر ۱۹۷۷ء، کمرہ کتب۔
- ۴۔ ایڈاس، داؤد، جبر، سلطان خٹک، علی، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۵۔ اقبال کے مضامین، سیمینار، پڑا، کتب، لاہور۔
- ۶۔ ڈاکٹر، داؤد، سیمینار، پڑا، کتب، لاہور۔
- ۷۔ ڈاکٹر، داؤد، سیمینار، پڑا، کتب، لاہور۔
- ۸۔ اقبال دہان تان، خاکہ نگار، سوئی کتب، لاہور۔
- ۹۔ علی، کمرہ کتب۔
- ۱۰۔ علی، کمرہ کتب۔
- ۱۱۔ اقبال، طارم، مجلانی، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۱۲۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۱۳۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۱۴۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۱۵۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۱۶۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۱۷۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۱۸۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔

- ۱۹۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۲۰۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۲۱۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۲۲۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۲۳۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۲۴۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۲۵۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۲۶۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۲۷۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۲۸۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۲۹۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۳۰۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۳۱۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۳۲۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۳۳۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۳۴۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۳۵۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۳۶۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۳۷۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۳۸۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۳۹۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۴۰۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۴۱۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۴۲۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۴۳۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۴۴۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۴۵۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۴۶۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۴۷۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۴۸۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۴۹۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔
- ۵۰۔ اقبال، طارم، کمرہ کتب، لاہور۔

- ۵۱۔ شہزادہ گنگو - ڈاکٹر (میر) کویت، محسن، پنجابی، واقعہ سارہا، جاتی کرتے ہیں، ۱۹۳۳ء۔
- ۵۲۔ دی، ۱۳۳۳ ق ۳۳۔
- ۵۳۔ اقبال، دائری، واقعہ، پیر، پیر، ۱۹۳۳ء (دیباچہ)۔
- ۵۴۔ کوئی سے پہلے کوئی، ڈاکٹر، ۱۹۳۳ء۔
- ۵۵۔ سسٹمی، ڈاکٹر، ۱۹۳۳ء۔
- ۵۶۔ اقبال، دی، ۱۹۳۳ء۔
- ۵۷۔ اقبال، ۱۹۳۳ء۔
- ۵۸۔ ۱۹۳۳ء۔
- ۵۹۔ ۱۹۳۳ء۔
- ۶۰۔ ۱۹۳۳ء۔
- ۶۱۔ ۱۹۳۳ء۔
- ۶۲۔ ۱۹۳۳ء۔

پنجابی ادب و ج کر بلا داد کھانت

یہ آخر زمان سرور کائنات فرمودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے دو ہر سے نبی پاک ﷺ کی لائی دی جنت دی قانون ناصر اثر پڑے علم دے دروازے حضرت علی دے پڑ حضرت امام حسین کی کر بلا واقعہ ۳۲ ساتھیان نال ہوئی شہید کی دیا دی تاریخ واقعہ ایک ایسا واقعہ ہے جو اس وقت دے دانتے بل دے سامنے کچھ بھی کھلو جان پاردن بے مثال قرار دیا گیا ہے۔ نبی پاک ﷺ کی ایک حدیث اسے:

"بہترین جہاد جہاد سلطان دے سامنے کھڑے حق آکھتا ہے۔"

حضرت امام حسین نے اپنے نانا کی ایسی حدیث نوں پئے نال لاکے دیکھ سے عمل کیتا جڑ دے جہاد سلطان دی بیعت نہ کر کے اپنی جان دامت برکاتہا دے اسلام نوں زندہ کر دتا۔

تاریخی لحاظ نال دیکھنے سے کر بلا داد کھانت اوہاں داپہ یا جہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ دی شہادت دے بعد ایہاں دے پڑ حضرت حسن علیہ السلام نے پچھتے ہوئے ایہاں امیر معاویہ نوں خلافت دے دی۔ آپ معاویہ دے ریاست سے لوکاں نوں دین اسلام دل لیاؤن دے کم واقعہ رچ گئے۔ پہلا دکانات ایہہ ہوئی کہ کوہستان نوں زبرد سے شہید کر دیا گیا۔ امیر معاویہ نے اپنی حیاتی واقعہ پڑ یزید نوں حکمران بنات واسطے لوکاں کوں بیعت لیٹی چاہی سے صحابہ کرام نے ایسی عمل نوں چاند نہ فرمایا۔

سال ۶۰ ہجری (مطابق ۶۷۹ء) یسوی) جہاں امیر معاویہ وفات پا گئے سے خلافت یزید کوں آگئی جس نوں لوک پند نہیں بن کر دے۔ اسی نے لوکاں کوں بیعت لیٹی واسطے شروع کیتا۔ دسپتہ واقعہ ولید نوں گورنر بنائے حضرت امام حسین کوں بیعت لیٹی دی کوشش کیتی۔ حضرت امام حسین نے فرمایا میں لک چھپ گئے بیعت نہیں کر سکدا۔ لوکاں دی مرضی دے احترام میرے آئے واجب اسے چھپا چھپ حضرت حسین اپنے اہل و عیال نال گئے کوں دسپتہ چلے گئے جتھے کوئے دے لوکاں نے تنگ دے طعان دے آدھے آپ نوں پیغام گئے کہ اسی دی بیعت نہیں کرنا پاندے کسی کو نہ کھڑیف لیاؤ اسی تہا دی بیعت کرن نوں چار چھپے آں۔

امام عالی مقام حضرت حسین نے کوفہ والیاں دے امر اے اپنے چاہے دے پڑ حضرت مسلم بن عقیلؓ ان اہل حقیقت جان دے واسطے کوفہ گیا اور جہول کوفہ انڈے تے کوفہ دے لوکاں نے اوہاں نوں جی آپس اکھیاں تے چڑھ دی طایفہ خلافت کھن تے حضرت مسلم بن عقیلؓ دی ویست کرنی شروع کر دی جس وچ روز بروز دا دھوا ہو رہیا سی۔ حضرت مسلم بن عقیلؓ نے ایس صورت حال توں حضرت امام حسینؓ نوں آکا کر دتا جس تے حضرت امام عالی مقام اپنے ساتھیان تے اہل و عیال نے کوفہ روانہ ہو گئے۔ کوفہ والیاں دے حضرت مسلم بن عقیلؓ دی ایسی آؤ بھٹ دا پتہ جہول چڑھو لگے تے اس نے عید اللہ بن زبڑ نوں کوفے دا گورنر مقرر کر کے مل دتا جس نے اپنے بھڑیاں دے ڈرے حضرت مسلم بن عقیلؓ نوں لہ کے پہلاں کر دیکھیا تے پھر بھیر کر دتا۔ ایسی صورت حال دی خبر حضرت امام عالی مقام نوں راہ و حق ملی آپ نوں مسرور دتا گیا کہ کوفہ نہ چاؤ۔ آپ نے اپنے ہاں گئے ساتھیان نوں عام الاذن دتا کہ اوہ رک سکدے ہن، کسے ہو، جاسکدے ہن پر کوئی دی حضرت دا ساتھ چھڈن لئی چار نہ ہو ایڈی ایہ قافلہ عراقی آ گیا۔ آپ نوں کوفہ داخل نہ ہون دتا گیا ایس لئی آپ کرپا اچا کے غیر ذلن ہو گئے۔

گھنے دے گورنر نے اپنی فوج دی کمان عربی مسد دے پر دیکھن ہاں دی ایہاں نوں غم دتا کہ حسینؓ نوں چڑھ دی بیست لئی جانے ہاں ای ضرور کھل دتا کہ عرب بن مضر واصل مگر کسے تے اس دی گردن الاذنی جانے۔ حضرت امام حسینؓ نے ایہ حکایت دیکھ کے کوئی نوں اوہاں دے پیچنگڑیاں دی تعداد وچ خط لکھا کے اکھیا کر تیاں خود بخود بھاگے یا اپنے پر کوئیان تے اکھاں جھمے تے دکھ لگایاں۔ امام عالی مقام نے مسلح دی فوج کھن کھن کھن دی گھرا دی گئی۔

عربی بن مسد تے شرابہ ایہ مطالبہ کی کہ امام حسینؓ پہلاں چڑھ دی بیست کرن جس تے حضرت امام حسینؓ نے صاف انکار کر دتا۔ چڑھ دی گھرے آپ تے آپ دے ساتھیان اہل علم دے پہلا توڑنے شروع کر دے۔ انھوں تکر کر پڑے وگدے دی فوجرات داپائی دی ایہاں تے بند کر دتا۔ امام عالی مقام تے ایہاں دے ساتھی حضرت اسماعیل علیہ السلام والدہ مسرتے استقامت اختیار کر دیاں تھکوتے تربہ نال نہ حال، باطل دے سامنے جھکن توں انکار دی بن۔

۹ محرم الحرام ۶۰ھ (۶۸۰ عیسوی) اتھ دویں فوجاں اچھے دھیں آپ نے اک رات دی مہلت کھن تے اپنے ساتھیان نوں چلے جان دا لالچ دتا پر کسے نے ہی آپ دا ساتھ نہ چھڈا۔ حضرت امام عالی مقام نے رات جوارت وچ گزاری سورج نہ اٹھنے تے پہلا تیر چا کے جنگ دا فوج جہاد حضرت امام حسینؓ دے ساتھی اک اک کر کے شہید یا پائے رہے آخر آپ نے ہی غر دے انھوں شہادت دا جام نوش فرمایا تے اہدی جانی حاصل کرنی تے لڑی پڑی لڑے دی جسم خیر بن

گئے۔ نیسے ساز دے گئے، لاشاں دی بے مروتی کھن لئی، سر تیزیاں آتے گئے ساتھیان وچوں صرف امام زین العابدینؓ نے ساتھیان چپے دینے اپنے۔^(۱)

کرپا دے ایس واقعے وچ نیا پاک حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام دے دوتیرے تے اوہاں دے ساتھیان آتے ہوئے ایس علم توں بن کے کوئی دی اصل فہم تے درود رکھن والا انسان انھوں تے دکھ دا اختیار کر نوں نہیں دوسکہ۔ ایہ رنگ باطل دے خلاف حق دی جنگ یں جیویں وفتی عود تے باطل دی بھولی وفتی پٹی پر اصل وفتی حق نوں پیش لئی لازوال کر گئی۔

ایس علم آتے اوے دینے ملے تھک دا اختیار کھچا چا شروع ہو گیا۔ حضرت امام حسینؓ دی زہد رباب (والدہ سکینہ) دے تریہ فہر تاریخ دا حصہ بے حیوے اوہاں ایس واقعے نوں رابعد آ گئے، عربی دے ایہاں فہر اس دا ترجمہ کر لے۔

”اور ہستی جیویں نور، جسیدے توں جان حاصل کھچا جانداسی کرپا وفتی قتل ہو کے ہو گور وکھن پٹی اسے، اے الی اللہ! دے دوتیرے اللہ جہاں ساڈے دلوں چک جڑا دے تے مہاں دی بخاری دا گھاتا جہاں توں اور روہے، جسمی جبرے واسطے اک سخت چھا ساز، جسیدے اوٹھے میں چھا لیدہ کی ساں۔ اسی جہاڑی صحت وفتی ریم تے دینداری دی جانی گزار دے ساں تہن جہاں اکاون دانی اسے ساکاں اکاون پرست اسے۔ تے کون اسے جیوا پرستیکن توں فنی کرے تے مسکین ایس دی پٹا نہیں۔ خدا دی قسم میں جہاں تے جیویں خدائی کسے نہیں لگے گی، انھوں تکر کر میں ریت تے سنی وفتی دل جہاں گی۔“^(۲)

کرپا دے دکھات آتے مرے دی ابتدا ہو گئی گی۔ عربی توں ایہ قدرتی وفتی آپ۔ پیچہ راجا دے ہراں طے دی زبان وچ لکھ گیا جس طے وچ سلطان دے سن۔ پر پھر وفتی ایس دا پھر اکھوت دت تے جائز توں دیاں کتاباں وفتی ملے اسے۔ کتاباں وفتی اورے کہ ایہ لوک اورے میں جہاں حضرت امام حسینؓ دا ساتھ دتے ۱۰۰ آدمی وفتی ایہاں نوں انھوں کڈھ دتا گیا۔ مکان دے علاقے دے آئے والے اسماعیلی پڑ دگان دا چاچا چاچا اسے ایہاں وچوں اک ڈیڑی فرقہ نور بخاری مراداری دی کردار اسے۔ اسماعیلی پڑ دگان دے کلام وفتی امام حسینؓ دے غم نوں سرچے دے اٹار وفتی جان بہن دا امکان اسے۔ ایہ ۱۰۰ بخاری دے موجودہ لسانی جہاد دے توں پہلاں دا دور اسے۔ بخاری وفتی کرپا دے دکھات دی سب توں پہلی کھن شہادت پاؤ پر کھن جیویں کڈھ دیاں وچوں حضرت ابیہام فرے جانی (جنم ۱۳۵ھ) دے لوکاں وچوں ملے لئی اسے اک شہوت اسے۔

۳۔ دو سے اپنی خاطر بنے دونوں ہی
میں کیے کھڑا لب و لہجہ جڑی خاک دلی (۲)

مرثیہ واللہ راقون بنیا اسے شیدا مطلب اسے مرثیہ والے دی حریف اپنے ادبک ہال بخت
جاسے جس وہیں افسوس، غم سے حزن و ایلو اکھرے۔ حضرت ابراہیم فریڈانی دے کر کہتے شوق و
دانا دا بھرا بنے اسے۔ ایہ چند عرصے صدی صولی اسے اپنے دور سے اپنا رنگ دی طاقت فریڈانی ہالی
ہوئی ایہ سلطان صولی بزرگ قون حاشہ ہوئے۔ وحدانیت دے فاکل کن ایوان دے کلام و حق نعت
رسول نے حضرت امام حسین دامرثیہ ملدا اسے، دگل دیکو۔

۴۔ بیٹا تخت ظہیری شیر علی سردار
بھائی کیلے رسول دا ساتھ جواں یار
علی کھا ستر جب دے حسن حسین
دوئی کر کے تخت دا گئے بڑی یمن
حسن حسین مار گئے بڑی بادشاہے
مردان ہويا وزیر جو خاصا یار کھائے (۳)

سولہویں صدی صولی و حق باغی اپب ددیری تختی و حق کھیا بار دیا کی ایہ اکبر بادشاہ و ازمان
اسے۔ حیدر آباد کن دے قلی قلب شاہ دے کلام و حق اپ مرثیہ ملدا اسے شیوا باغی و انگر دا اسے۔

۵۔ آؤں کر مائیں سب اس قفاں تھے بہر و دہیں
دا لالان یا لالان یاد کر کر دل کھویں (۴)

شاہوہیں صدی صولی و حق باغی مرثیہ، داستان نوپ اختیار کرن دی ہر پدا اسے۔ مولانا
میدانی لاہوری نے خطے کھنڈ اسلامی دے عالم کن، اپنی کتاب ۱۳۶۹ قون ۱۶۵۳ء تکتر دے ۱۲
رمالے کھے جس لوں ہاں انوار آکھے ہیں۔ لہذا ان وہیں اک نور حصار لالان، و ایہ رسالہ
دے ذکر و حق ان شعراں و حق کرلا دا دکھتا بیان کھے اسے۔ حضرت حسن قون زہرا جانا اسے کجیر
حضرت حسین قون شہید کرنا جانا اسے فرمانے ہیں۔

۶۔ وٹ حضرت بھ حسین قون فکر کھر لیا
ایہ دی قضا شہید و حق اراکت آ (۵)

حضرت سلطان باہر باغی دے آگے صوفی شاعر ہیں ایہیں دہاں سی حرفاں و حق دے
ایات آق ہرادی صوفیانہ شاعری دامنہ ہیں اک بیت و حق مرثیہ و اصل رنگ نوپ اکھڑا دا دیکو۔

۷۔ بے کر دین علم و حق ہوتا جس سر نیزے کیوں چڑھے ہو
انھاراں ہزار جو عالم آ آگے حسین دے مر دے ہو
بے کھ حاکم ہر در دے تاں غیے تھو کیوں مر دے ہو
بے کس دے بیت رسولی تاں پانی کیوں بند کر دے ہو
پر صادق دین تھاں دا باہر جو سر قربانی کر دے ہو (۱)

دیکھو مرثیہ و حق رانا اک اکھڑا دیا اسے سر مبارک نیزے سے ٹھکانا، نیماں دا سڑ، پانی بند کر
دینا، ایہ کلم بڑیاں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جس لوں باہر سے سرور دا عاکھ اکھیا اسے
دے ۱۱ ہجری سے کھ گیا۔

شاہوہیں صدی و حق اپی باغی مرثیہ داستان نوپ دا کرلا نامہ پاں جنگ نامہ بن جانا اسے
ایہ اہواز باغی شاعر قاسی دے جنگ نامہں قون سامنے لکھے اپنا نامے میں اس حوالے دا باغی دا
پہلا مکمل جنگ نامہ، جنگ نامہ ہرادی کھیا اسے جس دا اکاں چے سے صرف کتاں و حق ذکر انکاراں
رہا اس دے کھ شعر باغی اپب دہاں تاریخاں و حق ملدا ہے۔ پر اصل جنگ نامہ ۱۹۸۲ء و حق مکلی
دار نام (ڈاکٹر شہزاد ملک) نے لکھ کے اس لوں سادھیا سے چھاپے چالہ دتا۔ ہی کھ کھیا اسے اپنے
آکھن موجب اپب ۱۰۰۰ ہجری (۱۶۸۱ء) و حق کھیا گیا۔

۸۔ پانویں دوسے ہزار تک پہنچے پاک رسول
ایہ رسالہ جڑیا کرچ کسی قبول (۲)

ہرادی اکاں آ پادوسے چک اکھڑا دیا سیکھی۔ باپ دہاں شیخ شریف سی جنگ نامہ میں نے
قاری کتاب انجس اکاں کھنڈت اکبر اکبر مرثیہ انقرضوں سامنے دکھ کھیا پر قفاں اختلاف کر کے
اپنے دواں اٹھانے کینے۔ اپی مرثیہ دے اہواز و حق اسے داہد لکری، ہڈ لکری، دھر لکری، و دین،
نوحہ، روزیہ سب لہیدے و حق موجود ہیں سون آکر سے اک من و چار قصہ نام طیف جس دا تاریخاں ہاں
کوئی جڑیں میں نہیں دی شامل کھیا ایہ دے جنگ نامہ لکراں نے اپنا۔ اسں جنگ نامے و حق نوحہ،
دین دا اہواز دیکو۔

۹۔ چا حضرت علی دا ہويا پاک شہید
روان کجی پر جی سکھ نہ سوک بڑی
پان جی نور دی عروں برن بھل
نام کھ کرلا جنگ سارے لی (۳)

حضرت قاسم دے جگ چرمن دیئے زمین العابدین سے بنی ام اکسین داگ پڑھو گئے تھیں۔

- اہا کھے چلیوں کس اسانوں سوپ
اسن لہانے ہو وہاں منے لھے چنپ
چال کھہ کھی آدی کون ہوئی غم خوار
ابن اسافے مال دا کھیوا ہوئی یار
خبر پاک رسول دے کون ہوئی لہام
کون کری تھہ بن غلطان وھو کلام (۱۰)

اگر وہی صدی جیسی وی بھائی سرچے تے کرکے تھے داستانی اندازوں پر کھیرا کھیا اس
حوالے نال دکن الدین، راجا پر خوار، شاہجہاں شلی تے عابد شاہی دے ہاں خاص طور تے جا
سکدے تھیں۔ جہاں دا بھائی جگ تھے وی انا دی سکد پلدا۔ دکن الدین تے جاں قاری جگ
نامہ روح الشہداء نوں مانتے رکھ کے اپنا جگ نامہ ۱۷۳۳ء وی لکھیا اس دی خصوصیت ایہہ اے کہ
ایہہ دے وی شہاداں دا بیان دتاں دی قساں شہیدیاں دے حوالے نال آیا اے:

- اٹھ بیٹا جاں شر چھائی توں شاہ غلام گزراے
بھہے اٹھ اٹوہی مولی سرفوں کٹ اتارے
ساعت اک اٹاں مہر نہ کھیا چدا کرے سرتق جھی
شور بیا سب عالم اٹھ کرپ بلا دے بن جھی (۱۱)

عابد شاہجہاں شلی تے بیرونی داستان کھی جس توں بعد وی آکان والے سید وارث شاہ تے اپنی
بیر بھین لکھاں مانتے رکھیا۔ شلی قور کلام شاعری جگ نامہ لکھیا۔ اٹھارہ سو پچاس دی
مشہوری دی روایت والا اے پر چاند دی ستر دے حوالے جاں حسن ترچہ دا خاص دھیان رکھیا اے، بکیر
والہ لکھاری، چند لکھاری، منظر نگاری، البیہ حلیہ تے راز مے مارے ضرور ایں جگ تھے وی موجود تھیں،
وین تے نوہدی آق پھر دا اے دیکھو:

- نضیب آجیں ماریاں تالے اہم کلام
وہا سانون کرکین لہائیاں تے مقلیم
لیائی چڑا بھلا منڈ منڈ سنے وال
سائیاں کر کر پدی چکلاں مارے حال

مار طامچ قبر دا منہ تے پائے تیل
پال دھپا آیا مولی رگے اسل
کھن تھ اتار کے کھدی کر کر دین
دھرا ڈھرا کر گئیں دولہ شاہ حسین (۱۲)

شاہجہاں شلی نے وی اپنے جگ تھے دے آخر تے جیہہ کہہاں دی تھیدی وی جگ خلیف شال
کھن اے۔

عابد شاہی ہاں ملے پکھوں داستان گو اے، ہاں نے بیوا کرکے نامہ پائے جگ نامہ لکھیا اور
بھائی جگت وی سب توں زیادہ مقبول ہوئے۔ عابد وی لکھیا جان والا ایہہ جگ نامہ انا دی
عابد ہاں دے دتاں وی پڑھاں تے شہراں وی پڑھیا شہیا جاتا اے۔ عابد شاہی نے وی اپنے
جگ تھے دی ستر مشہوری والی رگی اے پر کئی قساں غزل دا اک انتہا کر لیا اے، جیہی بی بی لیلی نضیب دے
اسن سرچے وی:

- ہے ہے میرے والیا میرے شاہ حسین
میرے باجر نہ آؤما انا اسانوں لکھن
ہے ہے ہائی قاطر ہے ہے باپ علی
دیکھو میرے آن کے روئے بکھر تھیں
ہے ہے بھائی حسن بی ہے ہے قاسم شیر
انا بیڑی اسان توں سکھ نہ دھیسے لکھن
کوئی دی آکے اسان تے دم نہ کردا نول
کوئی دی آکے اسان توں انا نہ کرے بھار
میرے پاس نہ چھینا میرا شاہ حسین (۱۳)

دار کا رحمت زور دی دار پادشاہی اور میرا شہید اے پر زور دی دار دے اک ایہی بچن دے اخیر تے
مصلحت ڈوا لہاں دے سر تاویں تال بیٹھوی لی لکھ ملدی اے ایہہ دے وی دارا رنگ دا مرثیہ ملدا اے۔
اچھے کرکے دے میدان وی زلم دا جان اے:

- چان نہ دھچا بھیاں مڑ ول کھہارے
ڈرا فضولی نہ کرے ہر دم اسوارے

چوہی ٹ کھڑ پھرنے سے ہر پارے
شاہ آسن بیٹا مل کے دلوں دب چکارے
نیزہ دست اعلیٰ کو کست نہ ہارے
چھو نیرے نا ناکی چل چڑ کنارے
نیرے دے منہ آدی جیوں دہن ہارے
شاہ ورو میاؤں ڈا لکار جھ سے ہارے (۱۲)

ایسی ہی صدی بھوسی دھ آج کے چالی مرے پھل مرتے، جنگ تار، دارا رک دے تالی تال اک
نویں روپ دھ سامنے آد شروع ہوتا ہے۔ ایہ روپ مرتے دا گلی ایک اسے جیوں ڈاکر گلیں
چھدا اسے، شاہ رخ دیں گلی کتابیں کھوئے دے لیں ایسے رنگ دے مرتے دھ داکھ کر پلا نٹو
دھ بیان ہوتا ہے تے تالی ای دھ دھ قلم آؤدی اسے قلم واسطے عام کر کے ڈپڑے، بیت ویتا
مرق، چھ صر، غس، ڈیچہ دھ سی کرتی، ملی قلم سب شعری مضام استعمال ہو جاساں تیں۔ ایسے اعداد دے
مرے نکار سیکھوے دی کھن دھ تے کتاباں دی سیکھوے دی کھن دھ ایسی صدی دھ چھپ کے سامنے
آجیاں۔ کچھ ادبیات دھ تان میں غلام سکندر، غلام حسن کاسن، سیو مل، ملانی، نور محمد چشتی، مولوی فیروز،
شریف حسین ملانی، غلام علی عادل، نور محمد گدائی، شمشیر علی ڈاکر وغیرہ۔

غلام سکندر نے (۳۸) کتابیں لکھیاں جن میں ادا کشہ ماتی، پاشی غم، عزون نام، راتنی نام،
شیر غم، جہر غم، دود نام، لعلی غم، روضہ نام وغیرہ مشہور تیں غلام سکندر دی نثر دا موند حاضر اسے شیوا
دود نام دھان لیا گیا ہے۔

..... اسے عجمان شیر علیہ السلام جھوئے دے ملنگھور فرزندان امیر مسلم
دیوں کوں قید کوں چھوڑا پس مصلوں کوں گھر قاضی شریع دے پہنچا گیا جو اسے
شیر غم دے لکھن دے قید دے کب قلم دے پئے اور چارے تیاں کوں نال سنگت قلمے دی
رلا چھوڑیساں..... (۱۳)

ایہی انی تقریر چلی رہی اسے تے پھیر شعر شروع ہو جانے میں جو ڈاکر عام کر کے گائے
چھدا اسے، روضہ نام دھان چلی شعر دیکھو:

کر کر میڈا ہمشیر میں
جو چھا میں شمشیر میں
دل دی نال شکر میں

شمیر نہ جھدا آسا
روغلی عمر دھلیا (۱۴)

مولوی فیروز دی ایسے رنگ دا کھار ایسے اوں نے دی ادبیات کتاباں لکھ کے پھیا لیاں
انوار نام ۱۸۹۸ء، صلیہ غم ۱۹۰۰ء، مجلہ نام وغیرہ ادبیات دھان لیاں تیں۔ ڈاکر کئی آخری کتاب دھان چڑا
نور دیکھو:

..... اسے عجمان شیر علیہ السلام راوی روایت کر چھا ہے جو کب رات سین
قلم مفری کوں ماہ دے سے جھوئے آئے کھن دے لکھ دے کوں روکری
سین۔ شیر باؤں، اہم غم چھدا تے تالی ہاں دے لاکے کچھ ایسے اللہ وسائی جیونی
بھائی کیوں دیں روکرائے جین سین قلم مفری آکھیا ہوی اک دھشت ناک خواب
میں دھاپے لیدی شیر علیہ السلام کر..... (۱۵)

مولوی فیروز دی نثر دے نال قلم دی بڑی زور دار ہے:
گلیں رنگ دے مرثیہ نگار دھان نور محمد گدائی دا ہیں سرگزشتوں اسے ایساں نے ایسیں
صدی دے آخر، دے بیویں صدی دے شروع دھان نور محمد کچھ لکھ کے پھیا لیا۔ ایسے نثر دی شامل
اسے قلم دی شامل اسے۔ مجھو گدائی، اخبار کر پلائی، نگار کر پلائی، اسرار کر پلائی، آئینہ کر پلائی وغیرہ
کتاباں تیں، ہاں اہم مرثیاں دا مجھو اسے۔ ایہہ دے دھان نور محمد گدائی دے ایہہ شعر دیکھو جس دھ
ایسے نے قیامت داکھ سکھ کے حضرت علی کوں مدد لکھی ہے۔

عادل دی ہے عدالت قیامت دا ہے میدان
ہر انس و جان ہوئی ایں خوف توں لڑاں
خیر بھی آکھن فریاد واکاں
پس تھو لکھی ہوئی نہ جان نہ بچاں
دھن گئے دی لاف ہے لہال یا علی
لہا سو سنہال بندے دے ہر حال یا علی (۱۶)

ایسے قسم دا چالی مرے نثر (تقریراں) قلم دھان نور محمد لکھیا گیا۔ ایسے لوں کر پلا کھا آکھیا ہاں
اسے۔ دے بیویں صدی دھ مرتے دا اک آگ ادبیات جنگ ناماں دا اسے جھوئے جنگ ناماں دھان
دے واقعات دے بیان دی اصلاح دے جڈے تالی سامنے آئے۔ ایسے ملے دھان سب توں پہلا جنگ
نامہ نگار حسین، اسے جس دے کھاری مولوی محمد حسین احمد آبادی تیں ایہہ دراصل شاہ ولی اللہ دے بیٹے

شاہ عبدالعزیز دی بگ کر بلا دے موضوع اسے کسی جان والی عربی کتاب 'سراشاہ تہذیب' کا مکلا بنجانی ترجمہ اسے۔ لیکن کتاب وق عربی متن دے نال ہال بنجانی ترجمہ شامل کیے اسے، لیکن سلسلے وق اسلامی بگ نامہ میں واسقہ بیان کر دیاں مولوی محمد حسین احمد آبادی نے لکھی اسے:

۱۔ قرض میری جو ذکر معیت اہل الیت نبی دا
ہاشاد بیان شاہاں سن توں پار سعیدا
بہت متعل بگ شہادت طبع ہوئی دلدارا
سب قصہ ہاشاد انکی گھڑا حسین جو پورا
تے سراشاہ دین جو عربی با استاد ایہائی
حامد عقل لفظ رواں بہت شانیاں بھائی (۱۸)

بگ حنیف پارے مولوی محمد حسین احمد آبادی دا اکھلا اسے:

۲۔ کھدے بدلہ قل دی دا حنیف لیا قادی
ہے ایہہ بالکل جھوٹ نہ حنیف کچ بگ گرامی
محمد حنیف مرد غریب سی رہدا وق دینے
تے قاسم نہ شادی کنی ہرگز مول تحیفے (۱۹)

دیسویں صدی وق بنجانی مرے دے پنجابیاں صدیاں وق چل رہے رہا تھانوں قائم رکھیا گیا، داستان بگ نامہ دی لکھی گیا کرل کھا (پنجابی) اور مرے تے تقریریں دی لکھی گئیاں۔ بالکل مرے دی لکھی گیا جس دا انداز سبکی دو پڑے دے روپ وق سامنے آیا۔ مرے محمد آبادی گزری بگ نامہ تے داستان احمد وق لکھی پر اس نے شہری واسنے الگ تے چھری لپی لکھرائی، روزم دا بیان دیکھو:

۳۔ کھا خضر بکیر امام نے جھوٹا چا تھوڑے
چا پھنسا سید کہ اس قوج بے دین کھارے
چا دودھ دودھ لاما دھیریاں اودھ گاڑی شیر خداوا
آسویں بھڑے مذاپ توں پیجی آما روز جزا دا (۲۰)

امام عالی مقام حضرت امام حسینؑ دی شہادت دا بیان:

۴۔ پائی جودن شہادت دی نے سی دلا عمر لہار دا
چا دگا اوپ زمین دے کر بھوہ بھر نیاز دا

پڑ چچ چائی شمر نے اوپ منہ لام دے
چا بچوں تیرہ ہاریا بن اس شان حرام دے
حب کھوڑے آؤں لہ کے اودھ کوئی پت نہ دا
پڑ مخمر پاکٹ دا اس عالی قدر مجید دا
وق بھدے پس کاکے اس حضرت شاہ حسین نے
سر کلن ویلے بات نہ کوئی کنی نور امین نے (۲۱)
اوتھان لکھی اسے کہ شہادت ویلے حضرت امام عالی مقام نے کوئی گل بات نہیں کہتی۔

۵۔ ایہہ حامد جھوٹ ہے شاہ حضرت وقت وقاوت دے
کھن ہے کن کیتیاں تہ نال شمر ہذاوت دے (۲۲)

داستانی رنگ دے بگ نامے دیسویں صدی وق اسکاں دے کھس گئے۔ محمد یوہ گجراتی توں اڑ مرے لکاس وق دائم اقبال دائم قادری دا داستان خاص خود تے لیا جاسکد اے جس دے شاہنامہ کر بلا تے اچ حکمہ ورم پائی ہوئی اسے لیکن بگ نامے وق داستان کوئی دے نال نال دھائی رنگ اکھیڑاں اسے، اسکاں حضرت محمد علی علیہ السلام دی شان، حضرت ابراہیم دی قربانی تے شہادت دے قسے توں شروع کر کے حضرت علیؑ دی شان، امام حسینؑ دا ذکر امام حسینؑ دی شادی دا بیان حضرت محمد علیؑ دے شہرہ نسب دا بیان، اسرار کر بلا دی بنیاد کرکڑن تے پیڑ دی تخت نشینی تے سازا قرار دے کے لڑائی دیاں سارباں شہیدیاں دیکھو کہ اس نے حضرت امام عالی مقام دی شہیدی دی اسے۔ لیکن دے بعد قیدیاں دا وق نامہ ہارام زین العابدین دا غلبہ، مز قیدیاں دا کر بلا دے میدان آکے شہیدیاں توں جان کرنا تے مز دینے دا راگ دی اسے آخر تے کھلاں دا آخر پیڑ دا قوج نال مرنا تے اوچیاں دا قتل ہونا دسیا اسے۔ ایہہ بگ نامہ دی بدوق لکھی گیا اسے۔ قس قس شہادت دے قسے توں اٹھارن دا چارہ کچ لکھی گیا اسے۔ لے تہ دا بھرا دے شہید ہون گزراں اٹھار:

۶۔ مکی رات بھرا حسین جاملے رب قیوں بھین گزار دی اسے
روز جزا جس دودھ اوہ شب فرقت جھوٹاں جس نیت بکیر دی اسے
دیکھن بھائی دی مکی لاش تاہمین طرف میدان سدا دی اسے
ہے سر توں گرد غبار بھڑاے چارہ نور دی سراں اتار دی اسے
سید چھائی تیراں دے نال ہویا سید حامدی اسے پکار دی اسے

دیوان ہلال اک دار میں بچیں صدقے درود انکھیں غلن کر ابروی اے
آپا جس نہ کا کھان کھالوں توں توری شایخ ایہد کس مگر دی اے
نور ایہن ایہد شاہ کوئیں دا اے ایہد تھیکن حیدر ذوالفقار دی اے
ایہد خیر اقصاء واصل سما دولت خاص ایہد رب غفار دی اے
خاص روین دی بکلی قربان ہستی رنگی حب نہ خوش پروار دی اے (۳۲)

دائم اقبال دائم دے جنگ ہاے دی اک ہر خاص گل ایہد اے کہ دائم نے حضرت یوسف دی
بچین نسب سے حضرت امام حسین دی بچین نسب دی فریاد سواز نہ کر کے فریاد کسی اے۔ ایہد گل اور
کے دی کر دے دق کس ملدی۔

۱۔ اوہ یعقوب چائی سے میں ملی چائی ہے اوہ شان والی میں بھی شان والی
میں مسکین دی بچین سدان والی سے اوہ یوسف دی بچین سدان والی
میرا نام نسب کر دے والی اوہا نام نسب کھتان والی
سچی رہی اوہ دے دے کرن دے دلے سے میں جاگدی رہی امدان والی
تے آخر سے

۲۔ روئدی رہی اوہ مگراں دق چنے ہر دے قدم اک نہ ہر دے توں چان والی
میں پردیس مسافر ہے وطن نسب کر دے جنگل غیر لان والی (۳۳)

کرلی کھانیاں بھلی آگھ داسریتے اس دا بکیر ہو گے اوسیا بھنکے شاعر سے بھنکے
کتاباں ایس دور دق چپ کے سامنے آئی اے اک شاعر دیاں در جانا کتاباں بھجیاں جیہیں نظام
حیدر فدا دیاں جس الہاد مگر ارشاد، نجم الہدی، ریاض الشہداء، تقریب الشہداء، صہبان الشہداء (دو حصے)،
امرو الشہداء تے دربار الشہداء کتاباں دے ہاواں نوں دیکھئے شاعر نے اپنے ناں دے ناں رولے
ملے دے گئے میں ساریاں کتاب فدا دے حوالے ناں ہیں۔ فدا نے ترویج کئی کئی اے تے نظم دی
کمال دی، تریو گھو۔

”موتھن! حضرت اپنے چارے بھر سے کوں بھولی دق پا کے چارے بھرے
آہن جو اسٹے تاہی بھر غلوا، بچن کے شریعت بھر بھی آ گیا، جنگ دیکھے اور
لیاں مسکین بن ہاواں دے بار دے دے گزے کن میری تورا دے دے آ
گئے کن ایں ہاں کوں ہے اٹا چھوڑ جریگیں کسان دیکھے، معصوم ایہد کام شرم
شوم دی کن کے بھرا کر دھجی کڑا اقصیا۔“

ایسے مقام سے نظم دا لکھ:

۱۔ حبیب علم دی چٹا کول عالم ہوزہ سواہ نہیں ایلا
بہر رسول بتول دا کوہن غلب کر دیا کیلا
مار نہ ایں پردیسی کول آپے حاضر سر میلا
ہے جن زہرا دا بچے ہرے امدان بچیں میلا
اگے دشی بدن غریب دا ہے نہیں جا بکلی داندی
آپا کوں چور سمیت دے شہید دی جتدی داندی
بھری بھری درہاں توں خوش لھے لھے آمدی

لپا لپکے جو در غیے دے ایہدی بچین کڑی کراہدی (۳۴)

فدا حیدر فدا نے بکریاں کے دور والی اپنا کے بڑی زور داسر دس دی کھلی اے۔ ایس دق
خاص طور سے مذہب سے بے زور داسر دس دیکھو:

۱۔ لکلی چاں چٹا در توں دیش قرقر مکی
دل دق بنا ایہد خوف کہ اوہ چٹا آ مکی
پہنتی حرک دھک تان سک خوف کما مکی
ان چٹا آ کے قرقر حشر دے دھما مکی
دل دل کے دق کے خبر کھدی آسمان دی
ڈیون ملک ملک دے صدا اٹات دی (۳۵)

گھر گھر حقائق دی ایسے آگھ ڈھک دا کرلی کھانیاں بھلی آگھ داسر دھکارے، گل گل حقائق
مٹائی تے کر دے دے دے دے دق حشر دے کر دیاں ہنے اڑا دے ڈھک ناں بیان کیا اے۔ قرآن جے
پڑھ لوں لڑن، مظلوماں آسے غم دا خیال کر کے امام دین نظام دا ہو گیا۔ حضرت نسب دی آہو جسن
کے کر پالیا:

۱۔ دل غر غازی سے عرض کیج میں داگ لقیہاں بن ساں

ایق در سادات تے آپا ہاں جو منہ سکھاں سو گھن ساں (۳۶)

دوبیس صدی سکوں چھن دی آکھیں صدی بھوسی دق کر دے داسر دھانیاں ساریاں سارہ
رواں ناں بھر اہد اعزاز دق کھیا چار دیا اے۔ فرق ایہد بنا اے کہ دہشتی اعزاز کھٹ کے چٹل مرثیہ

زادہ ہو گیا ہے۔ وہ کہ شہید ہوں یا جان، صرف مرے، سلام، نوحہ، دین، تے سبکی دے پڑے دا زور ہے۔ کرلی کھانکھلی اتار داریے اسے دی گھیا تے چھایا چارہیا اسے پر انکھار دا دور اسے ایس کر کے نوے مرے، سلام دا رواج زادہ ہو گیا ہے۔

دیوہی، صدی اکیسویں صدی عیسوی دے تھکن دایاں دے ناں کھیسے جان تے مٹیاں دے ملے بھر جانے لیں۔ بڑے بڑے ناں کرانی شاعری لیدے دے دھن شاہنشاہیں رام بند دی اوس نے ہاں ہاں پانی کھ کے ناں کھیا، ایس توں ادا بخت علی، افکار عالم، شفیق الرحمان، استاد بھرم، محمد امین، بشیر احمد بھٹا، غلام محمد باغبان، امیر الدین، جیون شاہ، صفدر حسین، محمد شاہ بازار، مفتی محمد حسین، سید عباس علی اختر، قاضی محمد عالم، خدا بخش مودوں، جاوید علی شاہ، مظفر علی شاہ، جہان، عبدالرشید غولہ، مشت شاہ، خورشید عالم، جہتہ و گرجہ، غلام حسین شفیق، عباس شیر علی، محمد دین، دودی، مولوی عبدالستار، محمد شفیق نسیم، ربیع افضل خان، حسین بلی کٹر پٹائی، خیر الدین، غلام محمد خان، مرزا عبدالغنی، صفدر احمد، محمد بخش، علم الدین، عبدالعزیز، احمد دین، آغا امداد علی خان، غالب، سلیم کاشمر، اسلم اوسکی، عالم لاہوری، سعید حفیظی، معراج دین اختر، فتح محمد خان ناز بھنگوی، صفدر حسین، عالم بخاری (شیر کا پڑا ۲۰۰۶ء)۔

مریہ کرنا ان دی اسکاں دا کھلیا چارہیا اسے عمریاں دے ناں دھن نوے، نوں سبکی دے پڑے، کرلی کھانکھانے رنگ دھن دھن کرناں، شاعراں دے شاعری دے مجموعیاں دھن محمد لغت، منتخب توں بعد نام حسین داسے سلام لکھیا جاندا ہے۔ لنگھاں تے پڑاں دھن کرنا دے دکھات توں حق تے باطل دے حوالے ناں حق دے نوے نوے دے طور تے اک استعارے پاروں استعمال کھیا جاندا ہے۔ ایہ اتنا شاعر تو زبیر دار کھدا ہے حسین سب دا

حسین سب دا سا کے خوش ہے
حسین سب دی رضا تے خوش ہے
حسین جلوسے خدا تے خوش ہے
حسین چٹاں بھا کے خوش ہے
حسین اپنی وفا تے خوش ہے
حسین ایدی ہا تے خوش ہے
حسین کنبہ کہا کے خوش ہے
حسین کد پچا کے خوش ہے

حسین عاشق ہے ذات سب دا حسین سب دا حسین سب دا (A)

حسین سب انساناں دے بن گئے ایسائی کر اوہاں اپنی ذات دی قساں قہیدے نوں اہیت دتی باطل دے مقابلے دھن حق دا بلبل دا کرناں کی بچہ دی دیت توں انکار کھیا۔ چاہر سلطان دے سامنے کھڑا حق آکھیا۔ **لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ** کرناں داسے لوہاں اپنی جان دا خزانہ پیش کر دتا، جان دا صدق دے دتا تے اسلام نوں پیش کشی زورہ کر دتا۔

☆☆☆

حوالے

1. بنگ نیشنل تے ہائی مرے: ڈاکٹر شہزاد بنگ ۱۹۹۰ء میں ۳۰۳ ص ۱۰۰
2. اردو شمس دہلی اور دہلی مرے گا: تاریخ و تہذیب (انتار لیا ایچ۔ ڈی) ص ۱۰۰
3. ہائی سب دی صفدر بخاری: ڈاکٹر حسین بنگ دہلی میں ۱۰۰
4. ساگی بھائی داس ۳۰۰ ص ۱۰۰
5. کھاتہ سلطان محمد علی شاہ: مرزا محمد سید علی قادری زورہ میں ۱۰۰
6. ہاں اتوار: عبدالغلام علی داس ۱۰۰
7. مجموعہ امداد سلطان: مرزا محمد سید علی قادری داس ۱۰۰
8. بنگ نیشنل: ڈاکٹر شہزاد بنگ ۱۹۹۰ء
9. دلی میں ۳۰۳
10. دلی میں ۲۱
11. روایت: عبدالغلام علی داس ۱۰۰
12. بنگ نیشنل تے ہائی مرے: ڈاکٹر شہزاد بنگ ۱۹۹۰ء میں ۳۰۳
13. شاکر سجاد: ۱۵۰
14. شاہنشاہ: عبدالغلام علی داس ۱۰۰
15. داس نام (۱۰۰ ص ۱۰۰) داس ۱۰۰ (۱۹۹۰ء) داس ۳۳
16. داس نام: داس ۱۰۰ (۱۹۹۰ء)
17. داس نام: داس ۱۰۰ (۱۹۹۰ء)
18. داس نام: داس ۱۰۰ (۱۹۹۰ء)
19. داس نام: داس ۱۰۰ (۱۹۹۰ء)
20. داس نام: داس ۱۰۰ (۱۹۹۰ء)
21. داس نام: داس ۱۰۰ (۱۹۹۰ء)

بچال تے اوس دی چابی

سارے ہی شاعروں نے ایسے کچھ توں مٹھے پنکھوں لیا اے۔ بچال دا ذکر اوہناں لکھاں دے حوالے ہل کتھا اے جیڑے لوکاں اتے اوس دیکھے گزر رہے سن۔ اوس دن۔ اوس گزری تے اوس ہل دا تارا لئی جیڑا اک ہٹا اے۔ چال دھوں ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء دیکھی جیڑے دے حوالے ہل ہونے شاعر اوس دی قلم دا اک ہٹا اے۔ لکھیا سو:

۱۔ تھئی اوسن دیہ سو ہاتھ بکرم قزوات بچال ہلائی
لوکس کھاکے سرگیاں چن نئے اتوں غم اللہ دا آئی سی
سوہتا دیکھ پھلاا ہویا عمارت کتھا ایجی ہے لکھ مٹلائی
کھاس موندے تے کھاس ہی ہونے پھنک کھاس گھر دار کوکھائی
ایم اے آزاد بچالی دے اکتے شاعرین لبناں نے بچال دی چابی دے سرناوین ہل
۲۔ شعراں دی قلم کھسی ایس وق ۱۸ اکتوبر دا ذکر کرا لیا اے تے میں:

۸۔ اکتوبر دن پنج دا آفت گھبرا پلا اے
داکھ جھکھوٹے پاک دیکھ توں جیڑے آن پلا اے
۸۔ وق کے ۵۲ صفحے داھہ خاکہ ہویا اے
مرگہ چور دکھ جتے کھوہ نیچاں دا جیڑا اے

ایس قلم دا پاکستان دے بچال بارے قضاویں دا ذکر اوہوں نگر اعجاز دے مطابق ہلاکساں
تے آخر تے بچال نوں رب دلوں مطلب سچے لوکاں نوں قہر جبر کن تے اپنے مٹھوں نوں درست
کرنا دی پرہیزگاری اے۔

۱۸ اکتوبر نوں ڈاکٹر مصیبت اللہ زہد ہیراں نے دی ای ۱۳ شعراں دی بھروی قلم وق ریکارڈ کتھا
اے مگر رب تعالیٰ دی صلت تہا توں شروع کردے نہیں تے دوندے میں کہ اوہی کرنی دا کسے ہیئت
نہیں پڑا، پاکستانی قوم اتے ہوئی درست مگر اے بھندے میں:

۱۔ اٹھ اکتوبر چنچدا سورج دکھاں دا دھماکا
اٹھ وق کے پلایا مٹھوں پے مٹیا کوک کھاکا
لکھا قلمی دا اک عالم جیڑی قیامت ورتی
سر توں پھٹاں لکھاں تالے جیڑوں جی ورتی

بندے ہڈیاں بھرو بچے موت دے لائے ہونے
بچالں ورتی اُتے چل چنگیائے ہونے
جسم ثنائی ہیراں نے اپنی کھلی قلم دا سرناوین ای ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء دیکھیا اے ایس دا پہلا حصہ ورتی
دیکھیں دیکھیں:

۱۔ غم دا کنڈا چھوہتا اے
سب توں اٹھ اکتوبر
چند دے سورج زہد ہٹا اے
لوہ وق اٹھ اکتوبر

جیڑی پودہ وق عرف دے پانی
تھا کے پاڑا کچھ کتھے
ایجی کھسی اے ورتی
جیڑے صوبہ سرحد تے آزاد شاعر پلا

ایجی بچال اے آلا
باردا ہویا ہڈیاں
پاٹ کھیاں میں سڑکاں
بندے ہونے میں کھے راہ

میر دا رب
ایہ کہہ ہویا
اک گی تھئی قلم معظم نان نے کھسی جس وق بچال دی چابی دا سفر ایجی لکھیا اے۔

۱۔ جیڑے دن دی
موت سرجانی
پھاڑاں اتے جی
ہر پے دھشت
کھلری اے
پلا کاراک جی اے

دوسری پہاڑی داک اکھا شاعر اسے اس کی دیاں میں نیکر جی کتاباں پڑے گئے۔ عرقاں
دے پر چھائی، چھاپے پڑے کے ناموں کٹ چکیاں تیں، روزنامہ "پیکھلا" کے وقت اس نے مارو کچال
پارے تھوڑی ۶۳ مصرعوں دی کی نظم چھاپی اسے اس داکاں نوحد موت دی تھری دا اسے اس وقت کچال
دی چکی داکاں راج کھی اسے۔

۱۔ اٹھ سوہے دنیا اپنی کے کاوے دھجی
اللہ بھر جان دا خودے قدرت لوں کے کھی
قرقر قرقر رہتی لی کج مٹی قرحلی
جین سکوں پھنی ہو گی موت دی کڑکی لی
قسمت ہر گی امیداں دے ڈسے کئے گل منارے
دین نصیب نہ ہو گی گھری دھماں نال آسارے
دق مقرر آباد جو ہو جاوہ نہ لکھیا جاوے
جانی دشمن لوں دی ایہ جہا دین نہ دب دکھاوے
جنت جی کھیر دی گھری قبرستان تئی اے
ہو کے ہاواں چنکاں دا کوئی جب جہاں تئی اے

سلیم کاشانی دینے پتر تریں شاعر اس دیاں تیں ادھی صدی توں دی دود پہاڑی دق شاعری
کرن والے اٹھے شاعر دیاں جن نگر چار کتاباں چھاپے پڑے چکیاں تیں۔ کچال دے گالے نال اوہاں
پڑی گھری نظم کھی اے۔ اک صدی تک۔

۲۔ ریزہ ریزہ پہاڑ کچال کیجے نال گھراں دے مگر بڑا ہو گئے
پئے موت دھجڑے تیں مایاں توں ماپے دم دق جا آباد ہو گئے
چھپے رہ گیاں تئی اے ہو کیاں توں ہو کے ساں دی چا حیران دھڑے
تس آئی نہ ذرا دی ڈر لے توں ایسے دق شہراں قبرستان دھڑے

۱۸ اکوڑ توں بعد جیوں تیں دن کر دے گئے میڈیا راہیں جیوں جیوں کچال دی چوہ کاری سامنے
آوے گی، ایٹھا اک میڈیا راہیں دور پئے مقرر کج دیکھ انکھیں نے تھوہاں دیاں بھڑیاں دق دھوا
کیجے۔ گھراں دیاں دی دور پئے کھر دے گئے۔ غور پور زادی لہم دا پہلا بند ہو گئے۔

۳۔ دھرتی نے اک کروٹ لئی اے
مٹی دق ہر شے مٹی ہو گئی

جیجے سوہے پھل کھلے سن
اوجھے غن دیاں مہکاں
مٹی دے دق مٹی ہو گئے
شمر دیہات تے قہجے سارے
مٹی دی ایس دھیری دے دق
ہر پاسے چنکاں ای چنکاں
ہر پاسے لاشاں ای لاشاں
پئے دھیاں کھوں کھوں
اک پئے دی ماں سر مٹی اے
اک ماں توں کچھ نہیں لکھا
کون اے زعمہ
کون اے مرزا
کوئی کجھ دی کہہ نہیں سکدا

یعقوب پرواز نے دریا سحران لکھیا اے۔

۴۔ دق دق لاشے نظریں آئیں تیں
لہو دق ڈپے سحر رت دھانے تیں
دھرتی کھی مٹی دق پریت پاٹ گئے
دودا ہو قسمت کھوں آہنے تیں

ڈاکٹر عادل صدیقی غزل گوں تھیں، پہاڑی اپ توں بن آڑی چوہری مجھوٹے دے پئے تیں
انہاں نے کچال دے دکھات توں اپنی اک غزل دق اپنے اظہار دق لکھا اے گھسے تیں۔

۵۔ ایہ کہہ رہا ہو گیا اے
کاش دلا ہو گیا اے
سدیاں سدیاں دھیاں سن
سب کجھ طے ہو گیا اے
جہاں کما کے دھرتی دا
فرد خفا ہو گیا اے

اج کھیم دے ہاتھں دا
رنگ ایہہ کیا ہو گیا اے

جہاں تقریباً چھ درجن بھائی شاعراں دا کلمہ پوری تحریر کیا اے اوہاں ساریاں نے اسی اپنے اپنے ڈھنگ نال بھال تے اس دی چائی دے مٹھرا لکے کیں ایہہ کجھ دکھیاں دجائیں۔

بھچال دی جانی تے ہر کجھ دکھالو، نوحہ

گوہ کجھ ہاوس تے بھچال بارے قلم بہن دا اصل مقصد تے ایس بارہ داتے آتے ہر کجھ دا اظہار کرنا سی اپنے دیکھ دل وچوں لکھے جذباتوں اکھراں دا پانا پانی اپنے دے دے روئے گیواں لوں دیکھ کرنا سی ایس لئی جن شاعری اس حوالے نال ہونہ آئی ایہہ اک لاف نال دیناں ہاں نوحہ دی اے۔ ایہجے سب توں پہلاں محمد شریف انجم دی قلم سائے آری اے جہاں تے بھچال اپ لوں کیں ٹکڑ بکری سوہرا دا چان، کجھ دے گل تے سٹے طیبہ درگیاں کسپاں وچاں قلم دے داسر تاواں "ہر پاسے قلم دی ہوک" "وہ اک کراٹھ اے۔ اگلی ویکھو:

- اج کیہ انہونی دھت گئی اج روئے ہے میں دل
اج سرتے چٹس ڈکیاں گئی دھرتی قہقہوں مل
مٹی دے جھلے دب گئے اج کھوئے سول ملک
ہر پاسے دھت چٹکدی ہر پاسے قلم دی ہوک
ہاں توں تاواں روئیاں تاواں توں روہن ہاں
اج کھاس مہر لے گئی انہونی اپنے نال
نہ جڑ جہ بن لہوے نہ لہمن بھینں بھیرا
شہواں دے شر ابھار کے گئی ہونہا بھیر تھا
ہاں دے بخت کھوئے آتے رڑھ پڑھ گئی دھت
دل چڑھا سرتے بھاگئی ایہہ قمر دی کالی رات
تے آخرتے گھسے میں:

- کہ قلم نوں سی ایہہ حوصلہ کرے دھواں نوں قمر
شعراں وچ انجم اصل گئے میرے دھنیاں دے نیر

انجم دی قلم وچ رشتیاں دا ذکر کجھ کے جہوں ہائی کھس شاعری دل بھات پائی تاں ایج کاکر رشتیاں دے حوالے نال دوہے "ہر میرے شاعراں نے ہر کجھ دکھال کجھ اے کھیاں نے دھرتی ماں دے حوالے نال جیہیں مہا لہار اثر دا ایہہ شعر:

- دھرتی مانے چکے دے بھیاں تائیاں ہمارے
گھٹن اپنے اتے ڈیکے اسرے عمل مہارے
شکت مل عادل تے کھال وچ گئی وہاں دلی دکی دے دیناں اگلیے میں:

- لمی جان کے ستا ہاں لیوں کھوا آن بگائے
ایہہ چڑیاں دا چہرہ گر گیا کھر کھر گریاں ڈیسے لائے
میں جھی دھاپاں مار کے اج کیوں نہیں سن دا داج
میں گئے سر پئی روہدی کوئی پاؤ نہیں رسم رواج
کھیدے سینے گک کے پالا میں روہاں میوں دس
حیرے ہاں کھیاں سوہاں نہیں ہاں میرے دس
اتھ ہاں مٹی ستا توں دمی دمی دیکھ جیاس
میرا چاچا بے دیا کھوا چاوسے دل فرات
میوں کھیل کھولنے کھل گئے نہ رہیاں میاں پاؤ
میرے سینے چٹکاں گھٹیاں میں کیہ کراں قراؤ
اتھ مانے میرے دھپے اتھ دمی دے درد دھرا
سب مٹی جھلے دب گئے میرے گئے بھین میرا

تے آخرتے کرمل دا استعارہ دے کہ میں نے توں پھوڑا کر دتا اے کھیم ہاں اے:

- نہ پھوڑی بیٹھے آن کے نہ سن دا کوئی دین
اچھے کرمل وارہ ہو گئی امیں لے دا گک حسین

ایس بھچال دا اک دھک دا ٹک پھلوا ایہہ اے کھچال دے علاقیاں وچ دے سکواں تے کالہاں دیاں بچی ہاں، بچے تے اجہر جہاں دلی بھنی گئی کہ گریہ دے مطابق گھٹ دھت ۱۹ جڑ دے بڑے تجڑے اے، موت دی داوی وچ چلے گئے، سکواں دیاں ناقص قاریاں دے طعناں وچاں بہت گھٹ ہاں زخم کڈھے جا سکے۔ محمد شریف انجم نے اپنی اک دھنی قلم وچ ایس دھک دا ٹک پھلواں اچا کر کجھ اے قلم داسر تاواں کہے نہ پھوڑاں آئی ایہہ کجھ "ہر میرے دے داسر دمی اے۔ ویکھو:

کھول فی اکھاں کھول فی مائے
اک واری تے ہل فی مائے
کوئی نہ میرے کول فی مائے
میں بھڑی دا دل گھبرایا
اسے نہ وہ سکوں آیا
مائے فی دیکھ قیامت جہوں مٹی
بچی داگوں دھرتی جہوں مٹی
توں کیوں لی جان کے سوں مٹی
لوکاں چٹیکے روک پاپا
اسے نہ وہ سکوں آیا
اب دھڑکے نہ پرتے
میں لٹائے گئے روتے
دیکھ فی مائے حال کیہ روتے
ہوئی بھڑا آ کھڑا
اسے نہ وہ سکوں آیا

اک دشت مائے دا ہوندا ہے، اچھا ہے، حوالے مائے ہال ہما بیاں ہال گئے پورا دشت، اک اعداوی
کارکن تے جہوں بچے مصلیٰ ماں دی دیاں گھڑکی بیاں لاشاں نوں گڑھیاں اوہے اپنے اندر دس
اک کراٹ خانی دئی۔ شاعر گل جیسن سید نے ایسے چٹکے۔ ایسے کراٹ دا تاں دا سدا حڑا کہ کے اس
دے درد بچے اکھڑا ہے۔ اک حصہ دیکھو۔

میں جیہے ہال سوتا ہے ما
رو رو کے اکھیاں اس مٹی کلی نے
بڑی دی دور سی اکھیاں توں خیر
فر کھ سوچ کے اوہ سون گئی
کچے ہال لالیا اس مٹی کلی توں
اوہ مٹی آخری سی ماں تے دی دی
اوہ خیر آخری سی زندگی دی
چڑھاں من دے اس بچے دے مصلیٰ

اعداوی کارکن توں انج لا
کے مٹی کلی دی آہ بھری
میں جیہے ہال ہی سوتا ہے ما
میں جیہے ہال ہی سوتا ہے ما

رمضان دے سینے وچ بچال آیا ایسے گروں بیوی میہ آئی اوہ سارے دس وچ دکھاں بھری
میہ دی، کسے دی دس داسی تے میہ، رونا کی میہ کر کے نہیں سنا، میہ نوں عام کر کے لوک اک دوہے
توں گئے وعدے میں، اوہا دس اپنے باپاں کولوں میہ لیہ پاں میں۔ ساڈے اک شاعر اخلاقی اوہ
نے اک سہ کتن دتے جان والے ہال دلوں کتن دی میہی، راترا پا کے جیہیں چمن والے توں دھیر
دیکھ کر دتا ہے:

میں آئی اے ہال توں کتن بھیجے دے

بچال ماریاں لٹی ہمدردی، مدد، حوصلہ تے جیون دی آس

دی پریرنا

بچال دی چاد کاری اپنی کر دس وچ کتن بدلیں وچ دی جس جس انسان توں ایس ہارے
جانکاری لائی اوہی اکہ نے اقرار دئی تھی کیہے دل نے ایس گئے تے پریرنا کہ ایہ اک پاکستانی نہیں
انسان دا دکھا ہے دس دے بچے بچے تے گئے دوہ کے بچال ہال تاں واسے ہر ہو سکیا کچا۔ دس
دے اچھے ڈاکٹر بیچوے صرف جین مسد مریں توں دیکھ کے ہزار دوہے لینے تے سب کچھ بھٹ
کے بچال ہارے عاتقان وچ ڈالے لائے دنیا دے ہر خطوں ہر رنگ ہر نسل تے ہر مذہب دے
انسان تم تہا کے بچال ماریاں دی دوتی اپڑے پاکستانی قوم وچ ایہ جذبہ تے موجود اے کہ ایہ
مصیبت دیکھ کے تویں ہنڈے اک تویں دلوے ہال جاگ اعداوی اے۔ ایہ جذبہ پاکستان دے تمام
دیکھ، پاکستان تے مسلط کچیاں چکان دیکھ، ابھرا دے کیوں ہے ایہ اک اعداوی من والے نہیں تے
ایساں دا ایمان اے کہ:

رو رو کے واسے پیا کیا انسان کو
روہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرو عیاں

ڈاکٹر پرنس اختر نے پاکستانی قوم وچ ابھرے ایس ہنڈے نوں دیکھ دے انصار دے ہنڈے
ہال بڑا سوہتا کر کے جان کچیا اے:

۱۔ اچانک آئی آفت، بھانوس کادی وار کر گئی اے
قیامت ایہ اساتوں غفلتوں بیدار کر گئی اے
ہے اک پاسے ہمارے کیا اے ایس لفظ سالوں
تے دوسے پاسے آخر سالوں ایہ انصار کر گئی اے

ڈاکٹر حضرت اللہ زاب نے پاکستانی قوم دے ایس ہنرے دی لکھن دی کردیاں ایس نوں دب دی
رحمت قرار دتا:

۲۔ قربانی ایہ رحمت والی حد مکائی
پاکستانی قوم نے آج توں نویں تریخ پائی
ہر دی مشکل دلا آئی دنیا نے الزام
دب دی رحمت پاکستانی قوم تے کھیا سالا

دوسرے شاعراں کھال دی چلی، پرکہ کھانا، اوہین تے نوے دے ہل نال نوکائی نوں کھال پڑ
جان لئی عدا، ادا دی تریب دی دتی، لے لے دے انساناں دل توجہ دلائی شاعر قیس مرزا جھڑے
آکھیا:

۳۔ ہاڑے پاؤں دے پاواں بھر دے سب افراد میں ایسے مگر دے
جو کچھ دے سکنا میں دے دے جو کچھ کر سکنا میں کر دے
ایہ راہ چاندی جنت دے، کئی مصمص میں لے جتے
ہر اکی آدمیاں کھلے نوکھاں نوں دی پاکستان دے آگم بھجے میں جہاں نے کھال پڑاں نوں
دے لے سر ادا اپنا لئی کھجے میں۔

۴۔ اٹھ اکتوبر صبح کھال دے پاروں آڈی آئیاں
اکھیاں تم دے بوسے لہو لے پچاں سینے لگائیاں
پاکستان دے آگم اوہ میں ہر اکی دے
سرحد صوبے دق جہاں نے اداواں اپنا لیاں

کھال دی آفت نوں سلیم کاشمیراں اپنے ادا انداز دق بیان کرے، جس دھولے دی توکھیں رب
دولوں مٹل اے تے دیا اے کہ جیڑا اے دے دکھ دے اوچے دکھ پر مکا دینا اے:

۵۔ کل ڈوڑے دی جھوں آڈی لین
ہنرے موت دے گھبرے دق دلایاں میں
مدق ہاٹاں دا لیدیاں ایہ لچیاں
کدوں انتہی مچیاں، لہایاں میں
ہر یک آپ نہ سراں تے حوصلے دی
چھاں رب سوہنا مہیاں دھے
اوپے اپنے دکھ دی کھ جاکے
ہے کر کے دا دکھ انسان دھے

مکیو جے عقیق زاب دا کھیا دھے جہاں تم دے مارے لوکاں لئی آس سہاراں دی پرہیزاں دتی
اے، بہت کر کے کھ سوہنا چاں دھن دا سہیر دتا اے، مگر کے غیر ومان دق تریب دتی اے،
کھجے میں۔

۶۔ چارچ فیڑے لاشیں لاشیں
ہے ہل ڈھی

ہے کر لکھن ہو کے ہاواں جی کلاں
دھت دھت دل اساتوں مچن
آوے کوئی بچا دے
آکھیں حالانا اہم
تم دے مارے لوکاں دے لئی

آس سہاراں لینے

دکھاں مارے لوکاں تانیاں

کھ سوہنا چاں دھے

اگے دھینے بہت کرے

اڑے دھینے لوکاں تانیاں

مڑے کھ فیڑے

مندی گل

مندی گل ایسے کہ بھائی ادب اک چیتا جاگا ادب اسے، ایسے بھٹا دلے تال ہی یکہ
اگے نور الے ایسے سے حق بھٹا ہی روح صبر (سے دی روح) موجود ہوئی اسے، خاص طور سے اس
دا شاعر بھٹا ہی موجود کیا توں اپنے ہر سے دا آگ بھٹا تے ایسے سے حوالے تال اپنیاں آلیاں توں
اکھراں داروب وچدا آ رہیا اسے۔ مثال وجوں بھٹے شاہ تے وارث شاہ تے اپنیاں کافیاں تے داستان
کھدیاں ایسے فرض بھٹا کسوں اچھ پارے "انجمن زبان" کھدے کہ روح صبر (سے دی روح)
توں اکھراں داروب وچ دی ہت پائی جس دے کھل سر پہ انگریزی دی روح جتا دی لگا کھدے کیا گیا
ایسے سے حق ایسے بھٹے دھما اسے۔

پاکستان وچ ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء توں آئے مارہ بھٹا توں سالہ بھائی شاعر نے اپنی ایسے کچی
پڑی ریت توں بھٹا پیاں دکھاتے دے کھاس تے پاکستانی قوم دیاں اپنیاں توں اکھراں داروب دا
اسے۔ اس دے حق لکھ دکھاتے داروب رنگ دی اسے، اس تے کوجہ دی اسے، ہر کہ دکھلا دی اسے، تے
قوم اپنی حوصلہ سے مزین دی پریرا دی اسے۔

مواعظِ نوشہ گنج بخش رحمہ اللہ - اک جائزہ

مواعظِ نوشہ حضرت نوشہ گنج بخش علی دے شیخ وصال دا مجموعہ ایسے بھٹے سے حق حضرت نوشہ نے
دین اسلام دے عطیہ دیں واپس دکھایاں کھن بڑے اختصار سے سن چھوڑی ڈھنگ وچ بیان کر دیاں
نیں فتویٰ اصطلاح وچ ایہناں توں حقوق اللہ پاں فراموش آکھیا جائدا اسے پاں اس توں ای ایمانیات
دے وقت دی لکھنے آں۔

حاجی محمد نور دا جنم ۱۲۰۲ء و ولادت ۱۲۹۱ء مغل بادشاہاں شاہ جہاں تے اورنگ زیب دارا شاہ اسے
گجرات دے علاقے کھٹکہ نوبلی دے جلم میں شاہ سلیمان نوری بھٹائی دے جتھ سے بیعت کیتی۔
کھابری باغی طبع توں فراغت توں بعد گجرات دے علاقے نوشہ ہاراس توں تبلیغ اسلام لئی چلیا۔ اودا
علاقاں دی سیاحت کیتی۔ برصغیر توں باہر مصر تے سعودی عرب کھٹے کئی جگہ دی کیتے اپنے تبلیغ مرکز وچ
درس تدریس تے آل و آل دے علاقیاں وچ تبلیغ دین اسلام دا فرض اسن طریقے نال انجام دتا۔^(۱)
مشہور مشرقی گارہاں دتا ہی نے اپنے مشہور خطاں وچ انہی گل دی دی پائی اسے کہ حضرت نوشہ گنج
بخش دی تبلیغ نال دو کھ غیر مسلم اسلام دے ملتے وچ آئے^(۲)۔ آؤ اسے دی کیوں نہ دھتیاں دیاں
وصال چا جس کے آپ ہمارے اوہناں دیاں کھن دل وچ اثر چاندیاں میں تے دل آپ ہمارے
اوہناں دے آکھنے گن تے آمادہ ہوا جائدا۔

نوشہ گنج بخش دیاں زبان وصال دا عجب خطاب والا اسے۔ رنج گھدا کوئی ٹپک
پاک بھٹا لوک بندہ بڑے سنہ شرمک تے شش بھٹے وچ بھٹائی دیاں کھن کر دیا اسے۔ اوہناں اپنے
خطاب توں پتا آکھیا اسے۔ کیتیاں جان دیاں کھن توں سائیں دالیاں دے فرما لے دے حوالے جال
جوان کتا اسے۔ ایسہ سائیں دالے بے ٹپک پاک بندے نبی، رسول ص، اولیائیں میں جہاں اوچل گئی
سائیں دالے دی لے کے آئے، وصال وچ عام کر کے قرآنی قصیدات توں قبلا پتا آکھیا اسے جس وچ
رب تعالیٰ توں سائیں یعنی پاک آکھیا گیا اسے۔ قرآنی قصیدات توں بھٹا کئی اوچریاں قصاں تے
حدیث نبی پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توں دی کہ دکھیا اسے۔ ایمان دے ضروری رکناں توضیح
درساں، آخرت توں اثرات پاک دیاں کئی قصیلاں تے بھٹیاں دا ذکر کے اپنی گل توں بھٹا آکھیا

نکل طور سے اپنا، اسلام کو عمل طور سے داخل ہوا ہذا بکیر غیر اللہ کی کل جتنا ہے منہیں بھل بھیجے دی نہیں تھی چاہی۔ (۸)

ایہ اسے حضرت نوشیح علیہ السلام دیاں باخانی وحقان داخانی جہاز جس وحق ابھان اسلام دے بنیادی عقیدہ یاں دا دنا کر کے اسلام دے سچے سچے دین وحق داہل ہون دی دعوت دی اسے انہیں بھی چاری پادیں کھان غیر مسلم اسلام دے سچے وحق آئے آج دی سچے کوئی مسلمان ایہناں وحقان نوں پڑھدا اسے سے اوچا ایمان پاتہ ہوندا اسے۔ حق کی اسے کہ نوشیحی دا مقصد ایہی جس وحق اہو اوہوں دی کامیاب ہونے سے ایہہ سلسلہ قیامت تک چلدا رہے گا۔ جد ایہہ اسے کہ اوہاں ایہہ گھان لوکاں دی کہ جسے جوہر علم سے پہلی پھر نوں سامنے رکھ کے ہوندا وحق اپنا پناں ایہہ سدیاں گھان قرآن پاک توں اول فقہ دیتے سے دین اسلام دیاں علم حکمت داہان کتاباں وحق موجود ہیں۔ نوشیحی دا کامل ایہہ اسے کہ اوہاں ایہناں گھان نوں لوکاں دی دے پھر اسے آکے سوکے دھبک تال آسان طرحے تال بیان کیا اسے ایہی کہ جیہی کوئی ہوندا ہر مذہب سے ٹوک کجے وحق مت دیاں گھان کھیا دیا ہوندا۔ اس دے قاصد کرن دا انداز دی پناں اوہاں دے اسے اوہ اپنے قاصد نوں پایا آکھ دیا اسے پایا قاصد دین وحق بزرگ نوں آکھیا چاند اسے پادرسے کہ اوہاں دے قاصد سارے دھبک داہرے دے دیں ہون گے اوہاں دے گے دوسرے جوان پڑے، مروت جھوٹی سن ہر اک نوں اوہ عزت تال چاہے میں۔ رہ تھالی نوں اوہ سامی آکھ رہے میں یعنی، اک ایس لفظ وحق دی اک مطاس اسے آکھن واسے دی داہرگی اسے سے اللہ دے ٹپک پاک بندیاں نوں سامی واسے آکھ کے اوہ معنی لفظ تال مالک دے بندے قرار دے وپے میں۔ دینی وحقان وحق عام کر کے دیر دے سے تھیلوں ہونیاں میں ایس لئی کہ قاصد نوں اپنی کل اپنا لئی داہک مطہم دے تھرار دے ہم سبق لفظان دے تھرار تال تھوہر کہے میں۔ ہمیں داہک وحق دے تھرار دا سہارا لیندے کہ میں پر نوشیحی دیاں وحقان وحق ساروں ایس دے کلہ مطہم دی تھرار ملدی اسے تھم سبق لفظان دی تھرار سے ملدی تھرم وحق دے دے آکے کجے داہک لفظان نوں دیتا چیتا اسے، بلکہ نوں تھرم تھرم تھرم کر کے تھران دا چارہ کھیا چیتا اسے۔ جوہر داس سو بندہ کس آکھ کہ دھکی ساری کل کھیا دتی گئی اسے کہ بندہ اوہ اسے جھوٹا پ تھالی سامی مالک نوں سن لے۔ اگوں ایس اٹی پٹے دی تھیر بیان کیتی گئی اسے۔ اک ہور قاصد نوشیحی دا فرمان اسے پایا ہے توں پناں دھکی سدھی تالی سوگی سامی داہان دی سیں تال کدی نہ تھرمی سے کدی نہ تھرمی۔ آکھ نوں ایہہ کہ جملہ ای اسے۔ پر کجی سدھی تالی سوگی آکھ کے دے دے دیاں ساریاں صفیاں بیان کرچاں میں سے بکیر صرف اوہ لفظ نوشیحی۔

جیہی آکھ کے ایہہ اسے اپناں وحق سارے قانوناں دا معاملہ کر دیا گیا اسے۔ جہاں کسے نوں ایہہ کہہ دیا جائے کہ چاروں کدی نہ جیہی سے ایہہ دے وحق جیہی دیاں ساریاں لوڈاں دے پڑے ہون دے سنے آجاتے میں سے لفظ نوشیحی توں کہ دے معنی والا اسے مطلب اسے آکے توں آکے حالات وحق قدم ڈوگا نہ جان۔ ایہناں لفظان نوں جیہو سے کوئی کجے ہارکس، آکے نہیں، ترکیب تال بنائے نہیں گئے، معنی طور سے گڑھے نہیں گئے، عام وحق دے موجودہ لفظ میں ایہناں نوں کجیاں دا رنگ بڑ کے معنیان دے سمندر نوں کے وحق بند کر دیا گیا اسے۔

ایہناں وحقان دی اک خوبی ایس دی جیہو خطا اسے کل اہل اسلام دے ہونیاں ہونیاں قرآن پاک وحق جیہو لفظ، ساروں ملدی اسے اوہو خطا ایہناں وحقان وحق اسے ایہہ لفظ انسان نوں قاصد کرن لئی روئی گئی۔ قرآن کجیہ انسان نوں قاصد کر داسے کہے سونے سونے سے سونات نوں کہے میں پاک نوں، نوشیحی پایا آکھ کے اوہو لفظ پیا کر دے میں۔ قرآن وحق انسان اسے چھپتاں بیان کیتیاں صفیاں میں وحقان وحق دی چھپتاں دا بیان اسے، ایس نوں نوشیحی نے کجی دا لفظ دتا اسے۔ قرآن وحق چھپتاں سرکش توں دیاں چھپتاں بیان کر دے کہ جبرمت حاصل کرن دا درس اسے۔ وحقان وحق قرآنی چھپتاں بیان ہونیاں میں قرآن وحق بندے نوں رہ دیاں وحقاں صفیاں دا تھارا پنا وحقان وحق ایہناں وحقان وحق دی ایہناں صفیاں دا مختصر بیان موجود اسے۔ قرآن وحق توحید تحصیل تال ملدا اسے۔ ایہناں وحقان وحق دی ایہناں صفیاں دا مختصر بیان موجود اسے۔ قرآن وحق توحید (رہ تھالی دا خالق ہونا، مالک ہونا، جگہ ہونا، غور، غور، ہونا، بندے نوں، انکات نوں پیا کرن والا موت دین والا ہونا، بندے دی موت، ذاتی قیامت دانی، اسے مر دانا، مالک ہونا، مزا سے جہاں، رہیم سے کریم ہونا وغیرہ) ایہہ ساریاں گھان وحقان وحق موجود ہیں۔ تھیر تھیرے، جیہو سے آخرے دین دی تھیلی دا کلہ طیب اچھوں تھکر قرآن دے ایس تھم نوں دی آخری وحق وحق سو دنا تھکر سے آخرے دین دی تھیلی دا کلہ طیب دے اندر داخل ہونے سے ایس تھم دھم دھم داخل ہونے، زبان تال اقرار کرے سے دل تال تصدیق کرے سے تھم دا مسلمان اسے ایس حوالے تال ایہہ تھکر وحق وحق ہون دے باوجود اپنے موضوع دے لحاظ تال بھر پور معنیان واسے میں۔

ایہہ ویہہ نکلاں ہے ان توں تھ سوال پناں باخانی وحق میں ایس لئی کجی لفظاں چھپتاں جیہو سے اچ وحقاں وحق نہیں پر جہاں ایہناں دے معنیان دا پچہ گ چاند اسے سے ایہہ اپنے مطہم تال وحقان نوں کجھن وحق دھیری مدد دیندے میں۔

دے پال اوہناں نوں ستے جس توں اوہ بہت اہی جاڑ ہوئے، کتاباں وچ فریہ جانی تے گورو نانک دی طاقت دی مخلوق ہوئے مکائے دی خلق وچ ساڑے تکر اپنی۔ پاپا فریہ دا کام لکس ڈریسے تال مخلوق ہو کے دی آگے فریہ تے سکھان دے پچرین گورو راجن دی (۱۵۵۳ء۔ ۱۶۰۶ء) نے جدوں ۱۶۰۳ء وچ آدی گرتھ مرتب کیتے ایہہ بول شوکھان دی صورت وچ مخلوق ہو کے ساڑے تکر اپنی (۱۶) آدی گرتھ سکھان دی جبرک کتاب جس توں اوہ بھوے کر دے نیما تے اوہناں دے مذہب دی بنیاد اوہ دے وچ وچ کلام اے جس وچ جہاں گوروں توں آلا فریہ تے سوہی کی بھکت شامل نیں۔ (۳) ایہی جگہ جات ہوئی اے کہ آدی گرتھ وچ وچ شامل شوک پاپا فریہ پنج شکر دے اہی میں (۴) آدی گرتھ توں پاپا فریہ شوک دستیاب نیں (۵)

پاپا فریہ پنج شکر دی سوچنی حیاتی توں دیر دے تال بیان کرن دا مقصد ایہہ اے کہ اوہناں دے کلام توں اوہناں دی حیاتی دے حوالے تال بکھا جاوے، کیوں جے ایہہ کام اوہناں دی حیاتی دی تعبیر اے، اوہ اسلام دے مبلغ سن، لوکاں توں واحد رب ول لیاؤن دا فرض اوہناں نے اپنے سر لیا ہو یا کی ایس راہیں اوہ دین اسلام دے پیغام توں لوکاں دی زبان وچ چلیں کر دے سن، شیوا پیغام لوکاں دے دالاں وچ بھلی اثر جاتا سی۔ پاپا فریہ توں اہی صوفی شاعر آکھے آں، اوہ واقعی بھلی صوفی دی سن تے بھلی شاعر دی سن۔ شبیل کہہ کر جاپانی زبان اہی ویلے اپنے بالکل ابتدائی دور وچ ہی، جے پاپا فریہ کیوں جے مرلی، فارسی دے عالم دی سن لوکاں تال اوہناں دا گورخا راہی لکس کر کے اوہناں جھ لکھیا اوہ تصوف دے تال تال زبان توں وئی پختہ کر گیا، آپ دا تصوف یاں آپ دی طریقت دا انداز شریعت دے پھلے رہن والا اے، ایہی لئی آپ دے بھلاں وچ سب توں پہلا تے اکھڑا رنگ رب دے نوکر والا اے تے رب دا ذکر سب توں اہم طریقے تال فرماؤں چمن وچ وچا اے، ایس لئی کہ قیامت دالے دن سب توں پہلا سوال فرماواں اہی ہووے گا ایس لئی پاپا فریہ فرماتے نیں۔

~ اٹھ فریہ رتھو ساج، صبح نماز گزار

جو سر سائیں نہ توں سو سرکپ اپہر (۶)

ایس سلسلے وچ اوہناں دا رہہ پڑا تختہ اے کہ شیوا بندہ نماز نہیں پڑھا اوہا سر وچن دے لائق اے، اوہ اک قصہ بے نماز بندے توں آکھتے نیں۔

~ فریہ بے نماز کھیا، اپہر نہ بھلی ریت

بکسی میل نہ آیا پچے وقت سمیت (۷)

نماز دے سلسلے وچ ایہی لکھن کرن والی اے کہ پاپا فریہ توں اوہناں دی والدہ نے بچپن توں اہی نماز دی عادت پائی سی۔ والدہ کہہ یاں سن شیوا بچے نماز پڑھا اے سب اوں نوں شکر دیدا اے، نماز توں پہلاں والدہ اوہناں دے سسے شکر کرکھ دیاں سن آپ نماز پڑھا دے تے شکر کھاتے۔ اک دن دوستان تال کھڈ دے جنگل وچ نماز دا وقت آگیا۔ پاپا فریہ نے دوستان توں آکھیا آؤ نماز پڑھتے ہاں شکر کھاوے، پکڑے وچا کہ اوہناں نماز پڑھی۔ مگر وچ بانی صلہ شکر ہو یاں اوہناں دا راز فاش نہ ہو جائے اوہناں رب اکے دا بھلی کر رب عزت رکھے، اوہ نماز چمن توں بعد فریہ تے اوہناں دے دوستان نے شکر کھا دی مگر اپ کے لکس دا ذکر والدہ اکے کھیا، ایہی توں آپ دا لقب فریہ توں پنج شکر پے گیا۔

پاپا فریہ دے نزدیک اللہ تعالیٰ (جس توں پاپا فریہ سائیں آکھتے ہیں) دے حضور نہ جھن والے انسان دے سرفروں پاؤں دی جیسے ہاں دی قصہ تال پال جاوے۔

~ چو سر سائیں نہ تیری سو سر بچے کاہیں
جئے وٹھ جاپاے ہاں سخی قائمیں (۸)

عبادت تے راضیت دے سلسلے وچ پاپا فریہ بکھیل رات توں ترنج دے جیسے فرماتے ہیں:

~ فریہ بکھیل رات نہ جاگیں جیڑو موہیاں
جے تیں رب وماریاں تال رب نہ وماریاں (۹)

[جے توں رب توں وماریاں اے رب پے تیں حیاتی، صحت، مال، اسباب دے تے تیں نہیں وماریاں توں بھل گیا ایں]

بکھیل رات دی جگہ نہیں پاپا فریہ دا شبیل اے کہ ہر رات رب تعالیٰ توں یاد کرنا اوہا ذکر کرنا، اوہی عبادت کرنا بندے دا فرض اے، رات دی عبادت پارے فرماتے نیں۔

~ پہلے پھرے بھلاوا بھل بھی پچھا رات
جو جاگیں لہن سے سائیں کنوں رات (۱۰)

پھر رات دا تار کار دیں اک توں بھلا توں بھلاوے لیاؤ تے میں کہ

~ راتیں صاحب سداں کیا چلے تیں تال
اک جاگے نہ لہن آکھیاں دے افعال (۱۱)

مطلب ایسا ہے کہ چاکن تال دی گئی نہیں، میں دی رب سے دی خاص کرم نوازی دی ضروری
اسے کیوں ہے کئی چیز سے جاگ کے دل تال رب سے توں یاد نہیں کر دے اوہاں توں کچھ نہیں ملدا
تے جہاں آتے رب سے وا کرم ہوتا ہے اوہاں توں ستیاں توں اٹھا کے عبادت والے پاسے لاتا
اسے تے اوہاں شفاں تال ہاں کر دیتا ہے۔

ایہہ کیڑے لوگ میں مسوئی تے درویش، جہاں دا دل رب سے دل لگا ہوتا ہے، ایہاں
لوکاں دا دنیا اتے دل نہیں گھدا اودہ دنیا تے آؤکے میں اوہی جاتی گزرا دے میں کیونکہ
فرمانے میں:

~ فریدا دل دتا ایس وئی سیوں وئی نہ کتے کم

محل فقیراں کا کڑی س پاسے پد کرم

ایہاں فقیراں توں ہاں فرید جس دے استعارے تال اپنی شاعری وچ لیاؤکے میں فرمانے
میں

~ کلر کیوی بھاری آؤ لھے جھ

نچھ یڑ نہ بھین اڈن سدی ڈھ (۶۳)

مطلب اسے ڈاناک بھاری وچ اک بھلے ہوئی پانی دا گک اسے فقیرے تے درویش بنیاں
دا گک اتے میں اسے سیر ہوئے پانی نہیں چڑے کر ایہاں توں داہیں اپنے اصل مقام دل اڑ جان
دی پاس لگ جاتی ہے۔ مطلب اسے کہ اوہیں ڈاناک تال دی نہیں لاتے، چنانچہ ہاں فرید بہت تعالیٰ
دی بھگتی رنج تے کرن تے درویشی اختیار کرن دی جی کر دیاں فرمانے میں:

~ فریدا صاحب دی کر چاکری دل دی لاہ بھراو

درویشاں توں لوڑے رکھاں دی جھراو (۶۴)

[درویش لوکاں دے جگرے والے ہوئے میں]

درویشی اینویں تے نہیں لھدی، ایس واسطے بندے توں مرشدیاں آگہیز کے پہناں اوہدے
وچ اپنے آپ توں اک ساک دا گک تکرنا پندے اسے اوہدے آکھے گک کے سوک دیں عزلاں تے
کراں چہہ پائی میں۔

~ بولے ج ورم جھوڑ نہ بولے

جو ٹوڑے دات مرعیاں جھلے (۶۵)

حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی کاک، حضرت ہاں فرید دے مرشدیں، آپ نے اک ساک
دا گک اوہاں تال اپنا تعلق جوڑا، اپنے مرشد ہاں گن والے شیوے شوق آپ دے ملے میں
اوہاں وچ ہڈیاں دی شدت اپنی اچھا توں چکی ہوئی ہے:

~ فریدا گھیں پکڑ دو مھر تال پیارے میر

چلاں میں بچے کھلی رہاں میں تے میر (۶۶)

بھر آپ اپنی فرمانے میں

~ بھو جو کھلی اللہ دسو میر

جائے طاس تھیاں بھاک ٹو تھیاں میر (۶۷)

ہڈیاں دی شدت ایہاں شفاں وچ دی اسکاں دی اسے

~ کاکا رنگ ڈھولیا، سگلا کھایا ہاں

ایہہ دو خیال مت چھوڑ، پر دیکھیں کی اس

ایہہ تھو فی الرشدا دیتا ہے ایس توں بعد ساک تھو فی ارسل دے دے تے اپن دا اسے
تے فیر ایس رستے توں اپنی تھو فی اللہ دا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ ایہہ اوہو منزل اسے جس توں حضرت
علامہ اقبال نے خودی دے معاملے تال اک مومن توں بلند ترین مقام آتے اپن دی تکان دی بکن
اسے۔ ایس مرتبے اتے اپن داسے شیطان توں توں مانے تے اپنے اندر دھاتی قوت اٹا کر کرن دا
آہر کرنا پیندا ہے جہاں توں شیطان دے پنے راہ لا دتا ہوتا ہے اودہ سدی راہ تے چلن دی مت توں
نہیں کن دے۔

~ فریدا کو کینداں پاکینداں جیسی دھڑاں بھ

جو شیطان دھالیا سے کت بھیریں چت

رب دی راہ تے چلن واسطے دینا دیاں مائی مٹاں توں ساک توں مدد پیندا اسے ہاں
اپنے جسم توں کن قرار دے کے اوہاں لذتیاں توں کتے دے بھونک دی آواز قرار دیتے میں تے
فرمانے میں کہ میں اپنے کتاں وچ تے لے میں تے زہدی آواز نہیں کن دیتا۔

~ فریدا ایہہ تن بھونکتا نت دیکھے کن

تسیں بیجے دے رہاں کی دے چلن

ہا فریہ را آنگھا ایہ اسے کہ انسان جس لوں اللہ تعالیٰ نے انیس دینا اتے کھلیا اسے ایسی کئی نہیں کہ
اود دینا دا جو کے رہ جانے بلکہ ایسی کئی کہ اود ہر آن رب لوں یاد کر کے انیس دینا لوں عارضی کیجے تے
آخرت دا دھیان رکھے انیس شے دق اود رب دے نزدیک اپنن واسطے اپنے من لوں مارن دی کئی کر
دے نیں۔

۱۔ فریہ من میوان کر فوسے بے لاد

اگے مول نہ آوی دوزخ سندی بھاء (۷۲)

۲۔ فریہ میں نوں جج کرگی کر کرکت

بھرے خزانے رب دے جو بھادے سولٹ (۳۱۳)

۳۔ فریہ قیہ پانی دیکھ ہے سائیں لوڑیں بھ

اک جیجے یا دل لے جے تان سائیں دے دروازے (۱۱)

مہر دی صف دی مثال دیتے نیں کہ رب دے گمراہ اودوں داخل جتی جانی اسے جہوں
رستے دی دیکھوں دل دے نیں۔ نتیجہ ہے نیں جیکر نرم ہوئی اسے تے صف جاتے نیں انسان لوں
دی اپنے من لوں مارنا چھدا اسے۔ دینا دیں دلان شیطان دے پکاوے توں دور رہنا چھدا اسے، تان
رب ملد اسے۔

حضرت ہا فریہ پنج شکر پائل صوفی سن، انسان لوں اپنے آپ لوں پچھان دا درس دیتے نیں۔
مطلب ایہ اسے کہ دنیا دی بے منتی، انسان دی موت، موت توں بعدی حیاتی، دنیا دی حیاتی دق ٹیک
محل کمان دی کئی تے آخرت کئی زاوارہ خان دا چارہ کرن کئی پریدے نیں، اودھان دی شاعری دق
رب تال پیار کرن دی کئی کئی۔

۴۔ فریہ شکر کھٹ لوات گڑ باکیوں باہما دھ

کھے دستو قضاں، رب نہ جین تھو (۷۷)

۵۔ پر ایہ بزار بڑے دیے نکس گھن جوائی دق ہون چاہیہ اسے فرماتے نیں:

۶۔ کالیں جنہیں نہ راولا دھمیں رادے کوئے

کر سائیں سیوں پر بڑی رنگ ٹولیا ہوئے (۱۲)

دنیا دے پارے دنیاوی اودھان دے نزدیک جیوی حیثیت اسے لوں دا متار کر دے نظر
آکھتے نیں۔ فرماتے نیں:

۷۔ فریہ ایہ دی گندلاں ہریاں کھٹ لواز

اک را چندے رہ گئے اک رادھی گئے اہاز (۳۷)

دی گندلاں دا مطلب اے کہ دنیا دیں دلان تے نصواں مال، دولت، شہرت، دنیائی ایہ اک
لواز تال زبردیاں گندلاں نیں جیویاں کھٹ دق دلایاں نیں، کھٹ لوک ایہ لوں کارہ کئی اختیار کر
دے نیں۔

۸۔ فریہ کوٹے منڈپ باڑیاں اسار دے بھی گئے

کھڑا سورا کر گئے گھریں آوے ہے (۳۹)

۹۔ ہے جہاں مر جائے غم نہ آئے

بھوگی دنیا گک نہ آپ دہائے (۳۷)

مطلب اے کہ ہے یہ پد اسے کہ جانا اسے بھیر دیکھیں آکھتے تے پیرای ایسی بھڑکی دنیا
دے کچھ گک کے اپنا آپ کیں بھل جائے یعنی اپنا فرض کیں بھل جائے جس واسطے رب نے آجھے
کھلیا اسے ٹیک محل کرن واسطے، ایس لوں ای کیں انکھوں لکھ دیتے؟

۱۰۔ فریہ اکھاں آوے اگ اکھاں ناہیں لون

اگے گئے پھلپس چھن کماں کون (۳۸)

مطلب اے کہ انسان کوں سکھاتا ہے، اوجیراں دے اوجیراں دیاں دواں، شکا تے اک اود
نیں جہاں کوں لون دی نہیں، دنیا دی دولت کھلی کرن دایاں لوں آخرت دا جے پد گئے گا کہ سزا
کس لوں ملدی اسے ایہے واسطے فرماتے نیں:

۱۱۔ دگی سخی کماہ کے، خطا پانی بچ

فریہ دیکھ پرانی چرندی نہ ترسا میں جیہ (۳۹)

دنیا کیوں ہے انسان دا عارضی گناہ اسے، جیو گڑا سوچنا اسے، ایسی کئی ۱۱ فریہ نے اپنی شاعری
دق موت دے مضمون لوں بھرتوں دھ لیتا اسے، اودھان دے خیال دق جہوں بندے لوں موت یاد
ہو دے تے اود گناہ نہیں کردا، کیوں ہے اودھان پد ہوندا اسے کہ ایہ بھ کچھ آجھے اکی رہ جاتا اسے،
فرماتے نیں:

۱۲۔ جہ لانی کڈھئے، ہڈاں کوں کڑکام

ساجے کھے نہ چلی، جھوکاں بھاء (۱۳)

ۛ فریڈا میں بھلاوا چک دا مت میلی ہو جائے
کھلا روح نہ جان دیں سر بھی منی کھائے (۲۷)

۴۔ کدھی اے دکڑا ہلکے جیسے دھیر
فریاد کے بخاڑے رکھے ہلکے تانیں نہ (۱۳)

فریادِ غلِ نکلنے نہ مجھے، داسا آیا دل
گدوں سے لڑائیوں میں روحاں مل
آج بھی شہید ہوئی، چلن اب کر کل (۱۷)

۱۔ ملک الموت جہاں آدمی سبھ دروازے بھن
جہاں عیادوں بھانپاں اگے ۵۰ تھ (مر)

دیکھو بندہ چلیا چڑھ جانیاں دے کھ
فرعاً عمل جو کھا لئی وق درگاہ آئے کم (س ۱۳۹)

قرعاً موتے واپس ایسے جنہیں دیا وے دی ارحام
اسے روزِ قیامت سنبھلے، ہول پڑے کہایا (۹۸)

آج اسے سب سے اہم ٹھکانوں میں سے ایک کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

فریاد منہ پ مال نہ لے، مرگستانی چت دھر
ساکی جائے سنبھال جتے ی توں ولجھتا (۵۸)

فرما جیہیں میں نہ کن تے کوئے ہمار
مت شرمندہ قیو چیں سائیں دے دربار (۵۹)

کھنڈا رب مکینیا قوں آئیں سکھوے کم (۳۸)

اے نے! ایں توں ارادہ نہیں چاہیو۔

۱۔ فریاد گور لہائی سڑک، گھریا گھر ۵۲

سر پہ میں تے آؤں مڑوں نہ ڈریاؤ (۹۳)

اک پستہ موت کھوں زار دہا ہوں، اک پستہ موت نوں اک اہل حقیقت قرار دے کے
 اوہ پستہ موت دے زار دہا دی سچائی توں تار دہا ہوں جس مطلب ایہ دے کہ اوہ ایہہ کہہ رہے ہیں کہ بندہ موت
 توں زار دہا دی سچائی کوئی کم نہی توں دے کہ اوہ دنیا توں جہاں انہیں رہا ہے اوہا انہیں حوالے نال رہے کہ جس
 کہم سب سچے ہے انہیں توں چھاپے اودہ کہم کرے۔

ۛ فرما ہے توں عقل لطیف، کالے کلمہ نہ لکھ

آپہڑے گرجاں میں سرنگاں کر دیکھ (۶)

(۱۱) قرینے نے اپنی ساری شاعری اپنے آپ نوں کا طب کر کے لکھتی ہے۔)

مطلب اے کہ جے کچل عقل والا ایسے نہ کہو نہ کرتے، بجھڑے عقل نہ کرتے ہر گھڑی اپنا حساب کرنا دے، ان بندہ اپنے آپ نوں سوار لے گا۔

• آپ سواریں میں ملیں، میں ملیاں سکھ ہوئے

فریڈا ہے توں میرا ہر ہویں سہ جگ قیڑا ہوئے (۹۵)

[illegible]

آؤ، شاہ مسین لاہوری دینی حیاتی کے کلام سے ذکر کیجے ملے سے ذریعہاں لوں کو رکھ کے یہاں دینی حیاتی کے صوفیانہ شاعری دا جائزہ لیئے آں:

شاہ مسین دینی پیشکش ۹۳۵ھ مطابق ۱۵۲۸ء (۱) سے وفات ۱۰۰۸ھ مطابق ۱۵۹۹ء (۲) اے ایس حساب تال اوہتاں دی عمر ۶۹ برسے دینی اے (جہوں کہ دھیریاں کتاباں حق ۶۳ برسے نکس ملدی اے) اور لاہور بھائی دروازے دے افسر تھے۔ ساری عمر لاہور آئی رہے، وقت مگر وہاں دے کتارے شاہدہ دق دق ہوئے۔ جہوں راوی نے اپنا رخ بدلایا تے یہاں دے جسد غاکو نوں بھوکوں کدھ کے کاٹھیاں پورو (پاپو پورو) تھکڑے شادا مار باغ قوں بارہاں پارسے دق کیجیا۔ حقیقت انقراء دا کھساری یہاں دے دو پارہ دق کیجے جان دا سال ۱۰۶۱ھ مطابق ۱۶۵۲ء دق کر دالے (۸) اچھے بہار دے موسم دق مریں ہوندا اے جس نوں میل چٹا جان دق اکھیا چٹا اے۔

شاہ مسین دے والد دا ناں شیخ عثمان سی جہوں کا سپرد دق جس نے اسلام قبول کیجا اوس دا ناں کھس رائے (پاس گھس رائے) سی۔ جس دا قبیلہ ڈوھا (پاڈاڈا، ڈوھاڈا) دا راجپوت سی۔ شاہ مسین دے جی دا پیشہ پارچہ بائی (جلا ہے) دا سی۔ (۹) اوہتاں نے ایسے آل دالے دق اکھوکی۔ پائین دق ایہتاں نوں ٹیکائی دروازے قوں باہر والی مسیت دق مولوی ابوبکر دق عظیم واسطے چننے دا پامیا کیجے اوہتاں نے قرآن کریم باہر مگر وہاں حفظ کر شروع کیجا۔ یہاں دق مریں برسے دق دق کر اوس دور دے افق پھر دے دینی بزرگ حضرت شیخ بہلول درہانی اسی مسیت دے کتب دق آئے ایہتاں دق نظر باگک شاہ مسین اے پئی دق علم دق شاہ مسین دے افسان دے مہمان نوں دیکھ کے حضرت بہلول درہانی نے یہاں دے حق دق دیکھ کر باگکیں قوں باگکیں افسان دق نوں غافل غافلہ کر دے۔ کتب دق ایسے قیام درہان حضرت شیخ بہلول درہانی نے شاہ مسین نوں دینی علماں تال مرزا زکیہ جاعریاں آپ شیخ شاہ مہیوں درگاہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری اے مہذب گئے تاں ہے اور تصوف تے تھردیاں خزلاں کے کرکس۔

شاہ مسین، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری دق درگاہ دق آئی دق علم شریعت اسلامی قوں حاصل کرن، عبادت تے راجت دے رہے رہے (۱۰) رہایت اے کہ اوہ کی کئی مائتاں راوی دریا دے کتارے کھلوے قرآن پاک چن دے رہتے تھن۔ ایسے حالات دق آپ نے اپنی مریداں ۳۳ بہاریں دیکھیاں پ دینی علم حاصل کرن دا کاشق برقرار دریا۔ کتاباں دق دق اے کہ اوہ کاف دق والے کوک بزرگ شیخ سدا افسانہ کوں تھیر داک داوری لے رہے تھن کہ آگ آتھ توجہ دے مضمون دق آئی، جس دا مطلب ایہ تھرے کا یہ حیاتی ہے اقبادی تے بود وعب اے۔ شاہ مسین اے جن جیت اک وید غاری ہو گیا۔ تھو ہی اے راز، تے تھیر آکھیا کہ ہے کا دینا بود وعب اے۔ ایس کنج پڑی تال سانوں کہ

سازئی اے۔ حیاتی تے جہاں نوں جہوں پھونکرا لے لہو وعب آکھیا اے ایہ لہو کی بھل یاں لکھی تے جس سگن ساری حقوق لہو وعب اے۔ ایس کنج مینوں لازم اے کہ بود وعب کراں تاں ہے حقوق بغیر مقصد (عبث) نہ ہووے۔ جہوں علم دے تال مل نہ ہووے تے ایس علم نوں چٹا کدھ بھر اے (۱۱) ایس دے بعد اوہتاں نے راجی مشاوتی تے جام کیجے مارلیا تے طاقی طریقہ اپنے آپ اے طاری کرلیا۔ حقیت چٹائی دے کھساری دے اپنے دق کیجے اک قصد دق ایس دقے دا سال ۹۸۱ھ مطابق ۱۵۷۳ء کدھ لکھا اے تے عمر ۶۶ برسے دق کیجے (۱۲) شاہ مسین دق تاریخ پیدائش ۹۸۰ھ مطابق ۱۵۲۸ء اے ایس حساب تال تے ایس دیکھ اوہتاں دی عمر ۶۳ برسے دق اے۔ اوہتاں دق وفات ۱۰۰۸ھ دے مریں مرقع ہوئی تے باقی ۶۹ برسے اوہتاں نے ایسے حالات دق کھسائے۔

حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری نے اپنی مشہور کتاب "کشف المحجوب" دق صوفیہ دے طاقی طبقے پارے دا قاعدہ اک باب رکھ کیجا اے۔ ایس باب دے شروع دق آپ کھسے تھیں:

مشائخ طریقہ دق اک جماعت تے طاعت دا وحیک پنہ کیجا کیوں ہے طاعت دق خلوص تے محبت دق بہت دق تا تھیرے مکمل تھک اے تے افسان حقوق دق طاعت دے خصوص تھیں (تھیرے) (۱۳)

حضرت داتا گنج بخش نے طاعت دیاں تن قسمیں دق یکتیاں تھیں آپ کھسے تھیں:

"طاعت دیاں تن قسمیں تھیں اک ایہ کہ سدا چلے، دوسرے ایہ کہ اوہ قصد کرے، تھیرا ایہ کہ اوہ ترک کرے، تھلی قسم دق صورت ایہ اے کہ غصص کم کر دالے تے دینی امور دق پوری اقبالیہ ورتا اے تے معاملات دق مراعات قوں کم کیجے اے تے حقوق بھیری ایس تے طاعت کر دے کیوں ہے لوکاں دق ایہ عام عبادت اے پر اوہ کسے دق پرانیں کر دے دوسرے ایہ کہ کوئی غصص لوکاں دق باعزت ہون دے تال تال ایہتاں دق مشہور ہووے تے ایس راول مرتب تال یس دق ہووے۔ ایس دے باہر اوہ ایہ چاہے کہ ایہتاں قوں دیکھو کہ رب دیاں دق رہمار ہے تے اپنی مرضی تال ایس راہ اختیار کرے جس تال حقوق ایس تے طاعت کرے تے مکمل تال شریعت دق مکمل نہ آئے تے کوک ایس تال ثمرت کرن گھن تے ثمرت پاروں دیکھو جان تے تھیرا قسم ایہ اے کہ دل دق تے نعرے لکھی (پڑھائی) تال دلوں ثمرت ہووے شریعت تے طاعت دق دق دق کرے تے طیل کرے کہ طاقی طریقے پاروں دق کر دیاں آں تے ایہ طاعت دا طریقہ ایس دق عبادت بن جائے ایس دے باہر اوہ دین دق

مطبوعہ سے سامنے رستے سے چلے گئے وہاں سے۔ پر ظاہر طور سے علامت واسطے
ریکارڈی نے اسے اسٹک ہال دین دین کی خلاف ورزی کر کے سے تھوڑی دینی علامت
توں سے خوف ہوا ہے اور ہر حال وہ اپنے کم کم رکھے بھائیوں کوک جس
ہاں ہال چاکن جانے (ترجمہ ۲۷)

اور ایک اہم ان اپنے ان معنوں وہ شاہ حسین توں کشف الکجب وہ درج حاشی طبعی دی
تقریب سے حوالے ہال دوسری حق راغاتی محمد سے میں سے دیکھ دیکھ سے میں کہ شاہ حسین را کلام ایہ
وسالے کہ وہ دہانت نہیں سن۔ (۱۵) شاہ حسین دی حیاتی سے شاعری دل دیکھتے سے بلاشبہ اوہاں دی
حیاتی سے آخری ۴۷ دوسے حاشی اسٹک وہ لکھے پر مستجاب کلام وہ صرف ایک کافی وہ حاشی رنگ
ملدے ہے:

کافی

مختی مکتی دیا رام ہی میرے کولوں مکتی
کوڑا دیکھ، سوا دیکھ کوشی دیکھ بھگ دی
صافی دیکھ، مرہاں دیکھ، بے مکتی رنگ دی
پست دیکھ، ہائی دیکھ، چائی دیکھ کھڑ دی
گیان دیکھ، دھیان دیکھ، مہاسا دھونگ دی
شاہ حسین فقیر سامی دا، ایہ دعا بھگ دی (۶۱)

ایسی کافی توں شاہ حسین دا سارا کلام حاشی حوالے تو پاک نظر آؤ آؤ اے ایہ دے وہ سے
سکوں چھوڑ گئے، چوکھلی سے میں تہیں سب توں، اوسے معنوں ملدے میں۔ پر سارے ذرا دھیاں توں
شاہ حسین دے جیوے حیاتی دے حالات سارے سامنے آؤ آؤ سے میں لہاں وہ وہ شاہ حسین دی حیاتی
دے آخری ۴۷ دوسے حاشی طبقہ دوسری نہیں سکوں تیری قسم ہی بنے چا پے میں۔ حاشی طریقے
توں اوہو ہاں تھانہ دی سے پیکھ پائی اوہاں دا قول اسے ساقی توں سارہ لکھی داں علامت اے۔ (۱۶)

مستی سے جذب دی ایسی حالت پاروں شاہ حسین اہل کی کہ اس دی منسوب میں۔ پہلی
کرامت سے اوہو ای اسے کہ جہوں کھیر ہارک پند پاروں اوہاں اسے جذب سے مستی دی حالت بنی
سے کتب توں پاروں اسے اوہاں سے کتاب کھوڑ وہ ساقی دتی چھیاہ اوہاں دی ایسی حرکت اسے
تاراش ہونے سے اوہاں محمد سے ای کتاب کھوڑ وچلی کی کڑھ کی ایسی توں اوہاں دا چا شیر لاہور
وہ کھڑ کیا (۱۸)۔ ایہ چا چا شادی دہارنگہ اپنا پاک کرامت مشہور دیکر سے حوالے ہال دی کتاباں

وہ درج اسے جسے ہال اکبر سے شاہ حسین ہال سے توں ترک کر کے محبت دا اظہار کچ۔ (۱۹) فقیر لہاں
وچاں جاکھیرے اپنے ایک اظہار لکھی ہمارا خان توں شاہ حسین دی خدمت اسے لایا ہو یا ہی ہال ای اوہ
شاہ حسین دیاں روز مرہ دیاں سرگرمیاں دا روز پچھ گچھا دی جس دا تاں بھاریہ لکھیا گیا (۲۰) ایہ کتاب
اک دیکھتے نظر مستجاب ہی بن چکے اے۔

جیوہی کہ پھلاں مکتی آگئی اسے کہ کھرم دیاں چرتی کتاباں وہ شاہ حسین سے اوہاں دی
شاعری دا ذکر ملدے اسے ایس دا دوپ رنگ دوپ دا اے۔ اک ایہ کہ تیسرے گورو، امر داس
(۱۵۳۳ء۔ ۱۵۸۱ء) گورو نگر کھوڑ دل واسطے اک کھڑ دھانوتے پریت اپنے پڑوں کوٹلی (نن سنگھ
دور) دچیا لایا کر دی۔ اوہ اک کھڑ توں نظر آسے سے وسائیاں ورتا کی، اک دن جہوں اوہ
پڑوں چلیا سے پڑ دیکھائے اس توں وسائیاں کھوڑ لیاں سے آکھیا سے میرا گورو کرنی دا اے سے
تیری لت کیوں نہیں لکھ کر دیا؟ کچہ چر گھروں جہوں اس توں وسائیاں واپس ملیاں سے دچیاں سے
کے گورو نگر اپنا سے اپنی بڈ جی گورو امر داس توں سنائی، گورو نے اس توں آکھیا توں لاہور آ
اک فقیر حسین توں شاہ حسین دے اوہ اسے لت لکھ کر دے گا۔ اوہ فقیر ذرا کوڑا سے، شردھا لونٹ پریت لاہور آ
کے شاہ حسین توں غلام گورو امر داس دانسیر سے اپنی چٹا سنائی، شاہ حسین روز دا گھوں جذب سے مستی
دی حالت وہی، اڈا لے کے لت پریت دل دیا، شردھا لونٹ اوہ سے غضب توں ڈر کے اگے اگے
گچھ لکھا، مجھ پاں دیکھ اکیے اے اوہ دواں توں جال بچھ دیا اے، وسائیاں توں ہاں، اس دی لت
دوست ہو گئی۔ (۲۱)

دینی کج جیوہی سائوں لہاں کھرم دے گھر اٹھ توں ملدی اسے ایہ بہت اہم اسے۔ مہما
پکاش (مرہپ داس بھلا) سے گورو کیرت پکاش (دھرم گیل) دے دیکھے پتہ لکھا اے کہ جہوں
جیوہی گورو، اورجن دیو (۱۵۹۳ء۔ ۱۶۰۶ء) آدی گرو توں سواہر داس سے لاہور دے رہائی شاہ حسین
دے مسکاں کا کھانہ بھلا، بھلا بھلا سے بھلا بھلا شاہ حسین دے ہال، اپنا کلام آدی گرو توں وہ شاہ
کہاں واسطے امر سرگے، پر لہاں توں کامیابی نہ ہوئی شاہ حسین سے جو کافی گورو اورجن توں سنائی ایہ
دی لہاں کہ تھان وہ وہ درج اسے لہاں میں:

چپ دے اڑیا، چپ دے اڑیا
پلین دی نہیں چاہ دے اڑیا (۲۲)

ایہ کافی شاہ حسین دے کلام دے مطبوعہ ایہ دیشاں وہ معمولی لکھی توں ہال موجود اے۔ شاہ
حسین دی حیاتی دے لہاں آخری (۴۷) مرہاں وہ لہاں دی حیاتی وہ لاہور دے پیرے دے
طاسے شاہ پندہ دا کھس دھس دھس داں ماحول ای۔ ایہ بعد شادی شدہ نورجن کی،

چار دیوانے گول واسا کیا جانتے قطعی پاسا
 پاک من پر جانتا
 چہرہ جیساں مجھ جیساں کہنے اٹھا ڈھڑکی
 جھل جا سوات
 کہے حسین شہر دہانہ، کڑا کڑا کر دانا
 خانو وہی سوات (۱۶)

ایسی کافی وہی پہلے مصرعے آتے گو کہ ضروری ہے۔ دنیا تو سر جانا، دت نہ آنا، خاص طور
 سے آخری مصرعے آتے دت نہ آنا، ایہہ خاص اسلامی نظریے کے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو ایسی دنیا آتے
 گھلا اے موت دے کے دلائیں بلائیہ۔ اے۔ ایں لوں قیامت والے دیوانے زعمہ کرتا ہے
 تے ایں لوں اوس دے دنیا آتے کیتے گھلاں دے لکھ تے سرا پاں جڑا دیتی ہے۔ ایں دے الٹ
 بندہ ایں دا نظریہ کہم دے والے تال بار کہے دے کہ جہاں وہی دنیا تے آنا پھیر آتا توں کئی
 جی ہے۔

شاہ حسین دے تھلے انسان توں ایسی دی اصل حقیقت توں جانو کرناں واسطے تھو دا پار
 کرنا، موت دا احساس دانا ضروری ہے، سارے صوفی کرام دا ایہی ہی طریقہ ہے، بتاتی دے
 پہلے صوفی شاعر حضرت بابا فرید جی شکر گول دی ایہہ مضمون اک توں زبردہ ظلوکان وہی ملدا اے
 قربانے میں:

بہر لہائی کٹھے پٹاں کو کھلائے
 ساچے کھے نہ پٹلی جھو کو سمجھائے (۱۷)

حضرت بابا فرید نے ایسی دنیا وہی دل کے رکن دالیاں، بڑے آسے چھل انسان دالیاں توں
 دی غلطی کر کے ایہہ احساس دوان دی کاوش کیتی ہے کہ ایسی دنیا نال اوہناں دا سمجھنا جھوٹا ہے
 مطلب ایہہ ہے کہ ایسی دنیا توں ای کیتے کچھ سمجھن والے انسان توں ایہہ احساس دوا کیا گیا ہے کہ:

کوٹھے منظر ماڑیاں اسار دے بھی گئے
 کڑا سوا کر گئے گوری جا پئے (۱۸)

شاہ حسین نے وی صوفی دی ایسی روایت توں بے طبقہ تال دیتا ہے تے ایہی کافیوں دے
 راجیاں انسان توں تھو دا احساس دایا ہے۔ موت یاد کر کے ایسی دنیا ہی بے ثباتی دا تذکرہ کر کے آذان
 دی بخش دی جاتی واسطے کوئی سناں کرن دی کئی کتنی ہے۔ اے قربانے میں:

بہر رہتا تاجیں کوئی بات چلی دی کرد
 دڑے اسے گل اسارے، گھر لہائی جڑا گھر
 جس دیکھا توں مان کرنا کئی جیساں پرچھاویں دھرو
 چھوڑ رکھائی کچا مٹکی مے صاحب قہیں دھرو
 کہے حسین جیانی کوڑی، مران توں پہلاں مرد (۱۹)

ایسی کافی وہی شاہ حسین نے بنائی ہے ثباتی دے نا کچھ ایسی دنیا وہی کپے ڈیرے نہ لائے دی
 کئی کتنی اے لکھتے دور ہستی دی دے تے ایک ایک غریب خدا (کے صاحب توں دھرو) تے ایہہ اسلامی
 تعلیم دی بنیادی قدر ہے جس انسان توں خدا دا خوف ہووے گا وہ گناہ کرے ہوئے ڈرے گا، مطلب
 اے گناہ توں پاسا نہ لگے گا۔ اچھ وہ اسلامی جاہت اے گل کرے گاتے سواہرے وہی علم تے نہایتی
 نہیں پہچانے گا ایساں دا طریقہ دی شاہ حسین نے ایسی کافی وہی بیان کر دتا ہے کہ گھر توں بھڑے مٹکی
 اختیار کرے، کیتے مسواری گاڑی کئی گل کے کبیدے واسطے توں مارا پھڑا اے۔ مطلب ایہہ ہے کہ
 ایساں پہلاں کر موت آجائے اپنے غصے توں دیاں دیاں لٹاں جیواں کہ چاڑھ توں اوہناں توں پاس
 دنا، مٹو کو قتل تے تھو کو قتل تے صوفیاء دے خیال وہی ایہہ ضروری ہے کہ انسان ایہہ مرتبہ حاصل کرے۔
 حضرت سلطان باہو نے وی اک توں دھو دایا وہی ایسی پاسے اشارے کیتے میں قربانے میں:

مرن قہیں اے مر رہے باہو جہاں حق دی رحر بچاتی ہو

حضرت سلطان باہو اپنی ذاتی کتاب تکلف المقراء وہی ایسی موضوع اے باقاعدہ اک سرے توں
 لے کے قرآن پاک دے حوالے تال غالب توں ایسی پاسے رجس کران دی کئی کر دیاں ہو پیاں جھیکو تے
 کھدے میں۔

..... تے عارف توں ہر اک حرف ایسی توں اللہ تعالیٰ دی رحمت دے دیا
 وہی دھو جاتے شیطان توں چھ اے مٹو کو قتل تے تھو کو قتل تے حتم وہی
 اپنا اے۔ مطلب اے مرن توں پہلاں آپ مر جانا (تھو) (۲۰)

شاہ حسین نے وی ایہی کافیوں دیاں ایسی پاسے اشارے کیتے میں اک کافی دا آخری مصرعہ ہے
 کہے حسین فقیر سامی دا، جیہی پیاں مر رہے

طبی موت اک ایسی حقیقت ہے جس توں خدا توں دشمن دانا دی سن دا ہے، ایں وہی تے خدا
 توں دشمن دالے وہی فرق ایہہ ہے کہ خدا توں دشمن دانا اک ایسی دنیا تے ایمان رکھدا ہے جیہی کہ خدا
 توں دشمن دانا ایسی دنیا دے اصل دنیا توں ایسی حکیم کر دے۔ کسوں ایسی توں ایہی دینا ہے۔

صوفیاء دا پوچھا زور دیا اے ہوتا اے کہ رب توں اک فن والا ایس دانی زندگی نوں عارضی دی جاتے زندگی دین والے زندگی لین والے تے مڑ زندگی دین والے نوں تسلیم کرے۔ شاہ حسین دی اک کافی اے:

کدی کجھ عبادا! مگر کجھے ای کجھ عبادا

آپ کینہ تیری مٹل کینیں کون کچے توں دا

بے بسی ماہیں چاندے ڈھے میر ملک سلطان

آپے مارے تے آپ جھالے عزا رائل بہا

کچے حسین فقیر سائیں دا بن مصلحت اٹھ جانا (۳۲)

شاہ حسین نے اپنی صوفیانہ شاعری دے ایس جے دق انسان توں ایہ احساس دہان دی کہ اسباب کوشش کینں اے کہ دنیا دی ایہ زندگی عارضی اے چند روز دے انسان توں جہوں اللہ تعالیٰ نے ایس دنیا دق عطا کیتے تے اس توں ایہ زندگی اللہ تعالیٰ دی پابند دے مطابق گزارنی چاہیدی اے۔ اپنی طبیعت موت دا انتظار کرن توں پہلاں اپنے اندر دے جس انداز توں جس پلاس تال مارے کس طمع حاصل کرنا چاہیدا اے ایہ سوچن توں پہلاں مرنا اے۔

شاہ حسین دی صوفیانہ شاعری دا دو چار حصہ اک لحاظ تال پیلے جے ہال جڑیا اے پر ایس دق اوہاں نے دنیا دی زندگی نوں اللہ تعالیٰ دی پابند صوبہ گزارن اتے پوچھا زور دتا اے۔ یعنی اعمال توں ابھرت دتی اے فرمانے جی:

معملاں دے اپر ہوگ فیروز کیا صوفی کیا بجلی

جو رب کھادے سو ای تھیں، سو ای بات ہے چکی

آپے لیک لیک کھادے صاحب جے جو رنگی

کچے حسین سہاگن سو ای، جو خواہ دے رنگ رنگی (۳۳)

ایس کافی دق شاہ حسین نے نکات دے رب توں وحدت الوجود دے حوالے تال بیان کرے جی تے خاندہ دی علامت توں دتے ہوئے انسان نوں اللہ تعالیٰ دی پابند دے مطابق اپنے آپ توں اوصاف دی کجی کچن، اسے تال ال ایس حقیقت توں دی جان کجے کہ کس دے دن انسان دی نجات انسان دی ظاہر حیثیت تال نہیں سکوں تک تے صانع اعمال دے حوالے تال ہوا دے گی۔

اپنی شاعری دے ایس جے دق شاہ حسین نے آخرت تے اعمال تے بہت زور دتا اے زندگی جہوں گھر چاندی اے تے پھر توبہ دا زور دی بندہ ہوا چاندی اے ایس ای دی م توں نصیحت جان کے اچھے ای (ایس دق دق) تک اعمال کرتے چاہیے جی۔ کجی کر دیاں گھدے جی:

آخر دا دم کجھ دے اڑیا

ساری عمر دھانی آیتیں، پانی رہیا نہ کجھ دے اڑیا

دے آئے لھو دھاری، جھ توں جی دست اوحاری

جان زخمیاں ہی کجھ، دے اڑیا

کچے حسین فقیر سائیں دا، لھ لھ کجھ نہ لھ دے اڑیا (۳۴)

ایس دق دق بندے نوں زندگی گزارن دا صوبہ ملدا اے تے او ایس نوں ہا کے عقیدہ دے ہا پتہ عمل دے گزاردا اے تے شاہ حسین ایسے بندیاں بارے فکر مند نیں۔ ڈاکٹر کجی کافی دق شاہ حسین، ساری عمر دھانی آیتیں کہ کجھ بندیاں نوں ہوشیار کر دے جی تے اک ہور کافی دق آیتیں دا لفظ دست دے ایس امر اتے افسوس دا اظہار کر دے دے جی کہ انسان نوں موقع دی لیا پر ایس نے اوہ دے قول کجھ نہیں چکیا:

آیتیں جی دہائے، کوئی دم پار نہ کیا

رہی دتے کجھے، کوئی مڑ پاڑ نہ لیتا

گورا گئی ہڈائے، کوئی نگہدار نہ کیا

بھڑا سر لٹائے، کوئی بک بھول نہ چیتا

کچے حسین گمداے، چلداں دوار نہ کیا (۳۵)

اپنی صوفیانہ شاعری دے ایس جے دق شاہ حسین نے ایس دق دق نیک عمل کرے آخرت دق عزت آبداد تے کامیاب ہون دے مضمون توں کجھان واسطے اک شکل تے اڑ دلا عاطفی کلام اپناوا اے۔ کیوں جے ایس واقعہ تعلق والد دے حوالے تال جولا جے دے کم تال سی، شیوا پکڑا پکڑا اے ایس ایس ایس نے ایس کلام دے حوالے تال چرے، پنی دایمیان کھدی، تانا، پانا، جیجی، چرے دے جے ہاتھ، کھلا، وغیرہ نوں ملدیاں ہا کے قلم کجے اے۔ شاہ حسین انسان نوں کواری کزی، ایس دنیا توں بیکھر، آخرت توں سوہرا کر محمد اے۔ شاہ حسین جس داخل دق دھاریاں ایس داخل دق کواری کزی دایکے گھر پیڑ سکھ، اپنا پیڑ چار کرنا ضروری سی۔ شیوا کواری کزی ایہ سب کجھ کر دی اے، دیا کھوں سوہرے گھر لای دی عزت آد ہوئی اے، جہوں کراچی نہ کرن والی نوں سوہرے گھر چا کے مشکلاں وچوں گزرا پچھا اے (عظیم نہ لیا نہ لایاں کزیاں توں تے اچ دے دور دق دی آکھیا پاں آکھیاں سکوں کجیاں نوں تے ساڑ کے ماردا چاندی اے۔ جھوٹا ڈالے معاشرے دق ایہ گک موجود اے۔)

شاہ حسین نے انسان دے جسم کو چھوڑا کیا اسے سوز توں کھن، پکڑے چار کر کے تھوڑے جان
نوں لیک اعلیٰ قرار دتا اسے مطلب اسے کہ چھوڑا کہ لاف زار راہ اسے جس نے آخرت و حق انسان
دی عزت کر دینی یعنی بکلیت کوں لیا لیا ت و دار پر بنادے۔ چنے سے پائی وہاں ملا جان تال کجاں بہت
ساریاں کالیاں شاہ حسین دی شاعری و حق سوز ہو گئی۔ لہذا وہاں اک دیکھو:

۱۔ کیا کچھ آجے آئے کے کیا کہیں آجے جانے کے
نہ لکھائی سوت سکتے کے
نہ تھیں چنا پھیرا، نہ تھیں سوت ابھرا
نہ لکھتاں تھانے کے
نہ تھیں دلی دھنڈا، نہ تھیں بھی پلا
نہ لکھ داج، داج، داج کے
شاہ حسین میں داج دھنڈا، باہر ملاں گلاں کوڑوں
نہ لکھ شوہر دھانے کے (۳۵)

اگر دی اک ہو کافی و حق شاہ حسین نے بے گناہ انسان کوں کت دلی، داناں دتا اسے

۲۔ توں آہ کت دلی فی کڑیے، آہ کت دلی
ساری عمر کوئی آہ کت بھی نہ کھتی آجی
کھیں و حق پھر بھی قصیدی ایہ کج تاپوں بلی
کے حسین فقیر سائیں داہ داج دھنڈا بلی (۳۶)

شاہ حسین دی صوفیانہ شاعری دا ایہ صہرہ برچہ ڈھنگ تال انسان کوں ایس دینا و حق رہنمائی
اپنی زندگی کوں اللہ تعالیٰ جس کوں اوہ سائیں پاں شہر آکھدے تھیں، دی جاہت موجب نقصان دی پکی
کردے تھیں۔

ایس شیطانی و حق اوہناں نے چنے سے پائی وہاں ملا جان و حق تھیں اوہ اوہناں دے
و حق کوں سوئے ڈھنگ تال چمن، سن داسے تھک اپنا تال و حق مدد دیاں تھیں، ایہ ملا جان اوہناں
کوں کھڑا آکاں داسے دھنڈائی صوفی شاعراں بلکہ شاہ تے خوب ظلم فریاد دی دیاں تھیں۔

شاہ حسین دی صوفیانہ شاعری دا نیچا صہرہ و حق شعور تال برچہ اسے، ایس دھے و حق شاہ
حسین اک سانگ دے روپ و حق دوسرے تھیں، انہی اعلیٰ جہاں تے وحدت الوجود دے فلسفے کوں
دیکل والا رنگ دتا اوہ اپنی کتاب ترجمان الاشراف و حق کھدے تھیں:

”میں عشق دے تھپ ناخن والا آں تے ایسے پاستے پنا آں جس پاستے
ایس دا قافلہ میاں لے ہاوندے ایسے لکھی ایہو میرا دینا اسے تے ایہو میرا ایمان
اسے۔“ (ترجمہ) (۳۷)

خوب ظلم فریاد تال اپنی صوفیانہ شاعری دا نیچا اپنے آکھے صرف چار مصرعیاں و حق بیان کرتا اسے

۱۔ ہر آن احد ڈوں دھیان ہرو
ہے بے شک دین ایمان لکھو
دلی تال فریاد دا دھنڈو
سو بات دی ہے کج بات جھب (۳۸)

شاہ حسین نے دی اپنی اک کافی و حق اپنی شاعری دے نظام کوں سوکے رکھ دتا اسے۔ ایہ
اوہناں دا نظام دی اسے تے اللہ تعالیٰ تال اوہناں دے عشق دی بنیاد دی اسے فرماتے تھیں:

۲۔ فی تھیں رب نہ بھلی، دعا فقیراں دی ایہا
رب نہ بھلی ہر سہ کجھ بھلی، رب نہ بھلی جہا
سوت دیا سہ چھل وکی عشق نہ گدا لیا
ہور تال ہندی کھڑی شہر تال کھکھٹ کیا
چارے تھیں گدا ڈا ہوئے، و حق دھلا کیا
عشق چارے پاہ بھائی، تھیں تھیں تم کیا
آئے دی سوبہ، بائیل دی سوبہ کج چیکر ڈی ایہا
جس جہنم دا مان کریدی جلی تل جھکی کھیا
عشق فقیراں دا قائم دائم کھو نہ قصیدے جہا
اجمل دھنڈاں تازو ہوئیاں، و حق برتا کیا
کے حسین فقیر سائیں داہ مرنا تال بنا کیا (۳۹)

جیہیں ہندی شاعری و حق و حق راہکار سوائی دواں ہوئے اسے، شاہ حسین نے دی ایہو ڈھنگ اپنا
اسے اوہ اللہ تعالیٰ کوں شہر (خانہ) تے اپنے آپ کوں پناہ دی (گولی) دی (پتی) دے روپ و حق چن کر
دے تھیں۔ عشق چارے شاہ حسین دا خیال اسے کہ ایہا کج شکل رستا اسے، ایس داسے انسان کوں
آؤ کھانیاں و حق نقصان پہنچا اسے فرماتے تھیں:

عاشق - ہوسری تاج مشتق کماویں

راہ مشتق دا سوئی دا تار دھاکا ہوسری تاج کماویں

باہر پاک اندر آلودہ کیا توں شیخ کماویں

کے حسین ہے قاری حویں تاج غاص مراتب پارویں (۸۶)

مطلب ایہہ اے کہ مشتق اک مشکل دیکھتا ہے جس دے واسطے انسان توں دوسرا کچھ خطا پیندا
اسے دوسریاں آقا پائیاں دیکھاں پیندے ہاں تیں، شاہ حسین دے لفظاں دچ:

جس تن گئے سواہی تن جاتے، ہور گھاں کرن سکھایاں (۸۷)

شاہ حسین دی شاعری دچ قاض قاض کھیر توں جھڑن دے تیں توں پھڑن دا بیظام ملدا اے۔
ایس لئی مشتق متقی دچ اوہ اندھ ٹوٹی توں صاحب دا وجہ دے کے گھاس دی ذات دچ اپنے آپ توں قسم کر
دین دا ارادہ رکھدے تیں۔ اوہ محبوب ازلی دا سنے عاجزی دے اکھاری دے آفری دے سنے اپن دیاں
محبوب دے درد کا بچاؤی قبول کر دے تیں، اک کافی دیکھو:

بھرے صاحب! میں تیری ہو گئی آں

متوں دوسریاں نہ میںوں ہر گھول میں گئی آں

لوگوں پاری توں کوکھن چاہیں، بھل کریں جں بھئی آں

جیوں بھاموے تیں راکھ چارپا، دامن تیرے میں گی آں

ہے توں نظر بر دی بھائیں، چڑھ چہرے میں سخی آں

کے حسین فقیر سائیں داہ تیرے دی میں گئی آں (۸۸)

شاہ حسین نے ایس دنیا دچ ایک اعمال دے حوالے تال پڑنے تے پئی دیاں متاقی ملاحتاں دا
سہارا لیا، اچ ای اپنے آپ توں شہ (دب ثانی) دی پختی (محبوبی) تھک دے متاقی روحانی
دستاویں چوں اپنے واسطے بھر (محبوب) تے رانجا (سائیں، خاندانہ، اللہ ثانی) دیاں ملاحتاں اپنا پائیاں
تیں۔ ایہہ ملاحتاں اوہناں ساریاں کافیاں دچ موجود تیں، جہاں دچ شاہ حسین دے مشتق دے مضمون
توں لیا تھارے اک کافی دیکھو:

بیڑی دل راہیں راول دے

جنگل خیلے پھراں دھوڑدی، راہیں بھرے تے

گھن آگیاں، میرا اصول نہ آیا، میر کو کے دچ بھگے

راہیں دیکھیں پھراں دچ جمل دے، چن بگلاں دے کڑے

کے حسین فقیر تھارے راہیں لے کت وکے (۸۹)

شاہ حسین نے دیکھوئے دیاں دی دوسریاں کافیاں لکھیاں تیں۔ ایس کافی دچ شاہ حسین نے
اشارہ دتا اے کہ اوں دا محبوب ہر دے کوں اسے کھیر دی اوں جگل دے دچ وضو دے
آں ایہہ اوہ مقام اے جتھے ساک ٹوٹی اندھ دے روپے لے اپن جاتا اے، ایس لئی شاہ حسین اپنی
اک کافی دچ ایس کیفیت دا بیان دے ای اثر والے دھک دچ کر دے، تیں دیکھو:

بہا ہی کلاہی میں آپے راہیں ہوئی

راہیں راہیں میںوں سہ کوئی اکھو، میر نہ اکھو کوئی

جس شوہ توں دھوڑدی، وضو لہما سواہی

کے حسین سا دھال دے ملیاں، نکل بھل گئی اہی (۹۰)

ایہہ اصل دچ ٹوٹی اندھ دا مقام اے جتھے محبت تے محبوب دا فرق یک جاتا اے، دوسریاں اک ہو
جاتے تیں ایہہ سرشاری دا وجہ اے جتھے ساک توں اپنے لڑی محبوب، دپ ڈا لکھال دے سوا کچھ نہیں
دردا، وحدت دے دریا جی مار کے ساک اک لکھال تال اوں وحدت دا حصہ بن جاتا اے۔ اوہ
سرشاری دی ایس کیفیت دچ اپنی ذات دی گئی کر داتے، سن تے ٹو دا فرق مٹ جاتا اے، بس توں
ای توں رہ جاتا اے، ایس لئی شاہ حسین ایس کیفیت دا اپنی اک کافی دچ بڑے ای اثر والے دھک دچ
اظہار کیتا اے:

بہا میرے حال دا عزم توں

اندھ توں چہ، باہر توں ہیں دم دم دچ توں

توں ہیں تارے توں ہیں تارے، کچھ کچھ میرا توں

کے حسین فقیر تھارے، میں چاہیں سہ توں (۹۱)

کھدی گئی ایہہ اے کہ شاہ حسین دا ہوسری دوسریاں عذری پائیاں ہوسری عذری دے اک
نقہ پھر دے دھاپائی صوفی ہونے میں جہاں دی حیاتی دا اک دوا حصہ دین اسلام دی تعلیم، تربیت،
اسلامی شریعت دی پابندی، زہد و عبادت دچ گزار پڑے آخری حصر طریقت دے حوالے تال جذب تے
مستی دچ گھیرا۔ اوہاں حیاتی دے پہلے حصے دچ ظاہر تے باہل دے حوالے تال دینی علم، شریعت
اسلامی، زہد و عبادت تے ریاضت تے قرآن توں کچھن تے حدیث دی تعلیم دچ گزار پڑے آخری
دوسرے مشائخ طریقت دے خلافت طبع تال رل کے گزار پڑا۔ ایس دور دچ اوہناں دا جسم طاقی تے
اوہناں دی روح قادری مسلک دے سن لکھن دچ اوہناں دچ اوہناں دیاں کچھ کرامتاں دی اوہناں تال منسوب
تیں ایہہ دور دچ اوہناں نے دھاپائی دچ نقہ پھر دا عموماً نہ کام (کافی) لکھن کیتا۔ اوہناں دی ایہہ
شاعری دھاپائی دے صوفیانہ ادب دچ راہ دے پھر دا کھک اے۔ مسلک دے حوالے تال ایہہ شاعری

وعدت الوجودی گزروں آج کر دی اسے، اس کے حوالے ہال اوپر اترتے بندے دے صلیق نوں جوڑ دے
 وندے نہیں۔ اور دیا دی حیاتی نوں عارضی سمے کے ایسے ذائقہ وچ تک اعمال تال آخرت دی گھاٹ دا
 راست بنے اتر دالے (حکمت دا وندے نہیں۔ اوہاں دے دور وچ کجی گزری جوڑی دے ایسے دا ایس
 دور دے کجے بھگن (جھگڑا، کٹاف، جلی) تال بنا پٹا دی، ایس تلی شعری لفظی دے کجے ترکیاں دے
 حوالے ہال شاہ مسین دی شاعری دا شعری روپ رنگ کجے بھگن ہون والا محسوس ہوتا ہے۔ جیویں سران،
 رام بھگن، شام بدلائن، رام، شاکر، چاپ، چاپ، آدھان وغیرہ شاہ ایس حوالے ہال ڈاکٹر رحم سنگھ
 ایس تال بارے ایہ لکھیا اسے کہ شاہ مسین جاپانی دا کیر ہے، (۳۶) حالانکہ گل ایہ نہیں اسے شاہ مسین دی
 شاعری وچ دا صرف لفظاں دا روپ رنگ اوہاں نوں کجی گزری تال نہیں جوڑ سکدا۔ ساڈی چاہے شاہ
 مسین اصلوں اسلامی گز دے صوفی سن، کجی گزریاں بندہ قلعے دے گزری حوالے ہال اوہاں دا اکا کوئی جوڑ
 کیلی نہیں اسے۔ وجہ انت پاس آدھان تال اوہاں دا کوئی نہیں، جہوں اوکھکے نہیں:

دینا توں مر جانا، ویت نہ آؤا

تے پھیر بندہ قلعے آدھان دی کھل گئی تے اسلامی قلعے دا کچھ پڑے نہیں کہ اسلام وچ ایس
 دینا تے بندے دا پھیرا آگواسے۔ انسان دی حیاتی دی کجی مشر دینا تے نوں گزروں اسے جیسے دینا دے
 اعمال دی سزا پڑا اویں نوں تے گی، شاہ مسین دیں کاپیاں دے ایہہ سارا قلعہ موجود اسے۔ پھیر
 جاپادہ، ریاضت، تسلیم تے رضا توکل تے عشق عشق شامین دی حیاتی دے ضروری اکہ سن۔ انھوں
 تھکر کہ جذب تے سستی دے دور وچ، اور ادا توں عبادت تے ریاضت وچ رستے دے جانے نہیں۔
 ارچی ائی آکھ سکے کہ شاہ مسین دی شاعری دا چچا پھر دا تصوف، جاپانی ادب وچ شامل ہو۔ شعری
 صنف کافی اپنی پڑے تک کھنڈے تے ہمارے ہال سامنے آئی، ایہہ قیادت کجے بعد وچ بہت متبادل
 ہوئی۔ شاہ مسین نے بعدی شاعری دی دایات (سوانی دلیں مشق دا اظہار) نوں اپناں دے ہال تال
 جاپانی داخل دے انھیں تال دی اپنی شاعری نوں سہا۔ جاپانی دے لفظی تال ڈاکٹر، چکراں دا ڈاکٹر، علامتیں
 وچ تک اعمال دا سنے جسم نوں چھوڑ کر دتا تے کھڑی کر دی، سہہ جیویں ایس تال نوں پیکہ آخرت نوں سوہرا
 پھیر ایہہ کہ محبوب تے محبت کی بھرتے رانجیاں دایات علامتیں ایہاں ساراں گھاں تے شاہ مسین دی
 شاعری نوں چار چھ دے پھیر ایہہ کہ کافی جیویں اک قیادت گیت اسے ایس دے ہال مضمون دے
 حراج دے حوالے ہال راگ راگیاں نوں جوڑ داکھیں نوں سوہرا اور ادا جان دا کارن غیاظ کیلی شاہ مسین
 دی شاعری، جاپانی ادب دے احسان دا اک پھلدار ایہہ سترہ ہی گئی۔

حوالے

- ۱۔ قحطیات پنجی نور سوامی، ۲۰۰۱ء میں ۳۳۳۔
- ۲۔ روزنامہ سرگودھا پبلی کٹر (گواہت)، ۱۶ مئی ۱۹۹۳ء، (مضمون) ڈاکٹر رحم سنگھ (گومٹی)
- ۳۔ جاپانی لکچریت (پبلشر)، ڈاکٹر شیشا سنگھ، ۱۹۵۵ء
- ۴۔ ادبی، ۱۹۸۶ء میں ۱۸۶۔
- ۵۔ قحطیات پنجی نور سوامی، ۲۰۰۱ء میں ۳۶۸۔
- ۶۔ ادبی، ۲۰۰۱ء میں ۳۳۳۔
- ۷۔ ادبی، ۲۰۰۱ء میں ۳۳۶۔
- ۸۔ ادبی، ۲۰۰۱ء میں ۳۶۸۔
- ۹۔ ادبی، ۲۰۰۱ء میں ۳۳۶۔
- ۱۰۔ ادبی، ۲۰۰۱ء میں ۳۶۸۔
- ۱۱۔ ادبی، ۲۰۰۱ء میں ۳۶۸۔
- ۱۲۔ کتب گجپ، حضرت راجا کجھ کھلی کی شان انجری، زیر سرسہ نظام مہینہ گجپ، ۲۰۰۳ء (ادبی) ۱۰۸۔
- ۱۳۔ ادبی، ۲۰۰۳ء میں ۱۸۱۔
- ۱۴۔ روزنامہ سرگودھا، ڈاکٹر (کھاری)، مضمون، انور، یک، ۲۰۰۱ء۔
- ۱۵۔ کام مہینہ (ساروا تھیر)، ڈاکٹر نظام اپنی جاپا اچھی کھلی، ۲۰۰۵ء، ۸۰۔
- ۱۶۔ کتب گجپ، حضرت راجا کجھ کھلی کی شان انجری، زیر سرسہ نظام مہینہ گجپ، ۲۰۰۳ء (ادبی) ۱۰۸۔
- ۱۷۔ قحطیات پنجی نور سوامی، ۲۰۰۱ء میں ۳۶۸۔
- ۱۸۔ ادبی، ۲۰۰۱ء میں ۳۶۸۔
- ۱۹۔ ادبی، ۲۰۰۱ء میں ۳۳۱۔
- ۲۰۔ روزنامہ سرگودھا پبلی کٹر (گواہت)، ۱۶ مئی ۱۹۹۳ء، (مضمون) ڈاکٹر رحم سنگھ (گومٹی)
- ۲۱۔ روزنامہ سرگودھا پبلی کٹر (گواہت)، ۱۶ مئی ۱۹۹۳ء، (مضمون) ڈاکٹر رحم سنگھ (گومٹی)
- ۲۲۔ قحطیات پنجی نور سوامی، ۲۰۰۱ء میں ۳۳۳۔
- ۲۳۔ ادبی، ۲۰۰۱ء میں ۳۳۳۔
- ۲۴۔ کام مہینہ (ساروا تھیر)، ڈاکٹر نظام اپنی جاپا اچھی کھلی، ۲۰۰۵ء، ۸۰۔
- ۲۵۔ ادبی، ۲۰۰۵ء میں ۵۵۔
- ۲۶۔ پبلشری سرت، ڈاکٹر تھیرو تھیر، ۱۹۹۵ء میں ۵۔
- ۲۷۔ ادبی، ۱۹۹۵ء میں ۵۔
- ۲۸۔ کام مہینہ (ساروا تھیر)، ڈاکٹر نظام اپنی جاپا اچھی کھلی، ۲۰۰۵ء، ۸۰۔
- ۲۹۔ کتب انجری (کساں)، سلطان باہو تھیر (ادبی)، شری راج، عالم، نوں، ۲۰۰۳ء۔
- ۳۰۔ کام مہینہ (ساروا تھیر)، ڈاکٹر نظام اپنی جاپا اچھی کھلی، ۲۰۰۵ء، ۸۰۔

۳۲۔ اوی، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲

۳۳۔ اوی، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲

۳۴۔ اوی، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲

۳۵۔ اوی، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲

۳۶۔ اوی، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲

۳۷۔ اوی، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲

۳۸۔ اوی، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲

۳۹۔ اوی، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲

۴۰۔ اوی، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲

۴۱۔ اوی، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲

۴۲۔ اوی، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲

۴۳۔ اوی، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲

۴۴۔ اوی، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲

۴۵۔ اوی، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲

۴۶۔ اوی، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲

سلطان باہو رحمہ اللہ

اوہناں دے امیات

حضرت سلطان باہو باجپلی صوفی شاعری دے اسان دے چنگدے سترہ سہ کن، آپ خاہر تے
ہلن دے سلطان کن۔ آپ دا وچ بادشاہ شاہ جہاں (۱۵۹۲-۱۶۲۶ء) تے اورنگ زیب عالمگیر
(تخت نشینی ۱۶۵۸ء)، سلطان باہو باجپلی پٹنہ ۱۰۳۹ھ مطابق ۱۶۲۹ء تے وفات ۱۰۴۲ھ مطابق
۱۶۹۰ء دی اے۔ آپ دا حوزہ شریعت (مطالعہ جہک) دا ہی اے۔ آپ دے والد دا ناں سلطان باہو
تے والدہ دا ناں بی بی راقیہ سی۔ دہلی دے مکتی تے پرہیزگار کن۔ آپ دے وڈے بھائی حضرت امام حسین
دی شہادت دے بعد عرب توں ہجرت کر کے برصغیر آئے پھلاں چند دین خان مغل جہلم ڈیرے لائے
جنھوں دے غیر مسلم نوں اسلام دے داکرے دی گناہاں مگروں شریعت مغل جہلم پکڑ دیاں اختیار
کرتی۔ ناقد سلطان موصی بادشاہ شاہ جہاں، حضرت سلطان باہو دے قائدانہ دی دور چری عزت کر
دایں۔ انھں نے حضرت سلطان باہو دے والد نوں وڈی جاگیر دی ہوئی سی۔ حضرت سلطان باہو دیاں
چار بی بی یاں کن جہاں توں اچھ بچرن۔

حضرت سلطان باہو نے تعلیمی اچھے گھروں دی حاصل کیتی۔ پیر حضرت صاحب قادری کول
ہور تعلیم تے اپنی تربیت واسطے اپنے، اوہناں دے آکھن تے دی جا کے پیر محمد ابراہیم دہلوی کول اچ
کے اوہناں دے جھ آتے بیعت کیتی (۱)۔ روحانی فیض حاصل کیتے تے تصوف دیاں منزلوں تے
کیتیاں۔ آپ قادری سمرودی سلسلے دے بزرگ کن۔ شریعت (فہرستان) اپنے کے آپ نے اپنی زندگی
تخلیف اسلام واسطے وقف کر دی آپ نے گزیر سرباطے کا شکر دی دا پیشہ اختیار کیتا ہو یا۔ (۲)

حضرت سلطان باہو نے قادری تے عربی دی آکھ سو پالی (۱۳۰) کتاباں تصنیف کیتیاں (۳) پر
باجپلی دی اوہناں دی اک کتاب ایہات (کئی حرفی) دستیاب اے۔ سلطان باہو دیاں قادری عربی تے
باجپلی کتاباں نوں کھدکھ کے ایہہ شراہدا اے کہ آپ صوفیاں دے انھں گروہ نال جو سبیل سکھ دے سن
شیوا اپنے عقیدیاں دی قرآن تے سبب دسول ملحقہ نوں اولیت دیدا اے۔ آپ شرع محمدی دے

محقق دے تال ڈاکٹر قمر غلام نے کمر کیا جان چار چار اسی نوں سلطان باہو رب دے غفرانی ضروری خیال کر دے تھی۔ دنیاویاں تہ تال نوں پھڑن دا ذکر کرنی راہانی دنیا ملک دے ساتوں، دھن آکھیا اے۔ پر ترک دنیا دا او قصور سلطان باہو دھن نہیں شیوا رہیا نہایت دھن ہوتا اے۔ ایہہ گل محقق اے کہ حضرت سلطان باہو خود اپنی روزی دانی نیکی توں حاصل کر دے سن۔ باقاعدہ دواہ کیتے تے اولاد دی وراثت توں مال مال ہوئے۔

ایس حوالے تال دیکھیا جانے تے اوہ تے مرشدی ایہہ سیکون دی پئی کر دے تھیں شیوا رب داراہو توں پسند انسان نوں روزی روئی دے تم نوں فتح کرن دی پر پناہ ہے۔

- مرشد اوہ سیکڑے شیوا دو جنگ خوشی دکھائے ہو
- اول تم تھکے دا بیٹے دت رب دا راہ کھائے ہو
- اس کھ دانی کندی نوں چا چاندی خاص بنائے ہو
- جس مرشد اچھے کچھ نہ کچھ باہو اوتوں وراثتی عہدی روڑائے ہو (۲۰)

ڈکرتے گھر

رب رب کر رب۔ رب والا اسی ام پکارا ایس نوں ام اعظم کہنا تے وحدت دے دریا دھن نہا رب دے مشق اپنا چھوٹا سا ملک دی خاص کار ہوئی اے، مرشد دے حوالے تال اسی سلطان باہو کر تے گھر دل توجہ دلائے تھیں۔

- دل دینا مستعدوں دیکھا غوطہ مار غومی ہو
- بھس دینا دھن توں تے کچھ دسی چان پکای ہو
- ہر دم تال اللہ دے رکھن۔ ڈاکٹر قمر دے آسی ہو
- اس مرشد تھیں دن بھر باہو جو پھند قریب لپاسی ہو (۲۱)

تکھرو فی واقعہ (ذات پاری تعالیٰ بے فکر) فقیر راگن ہوتا اے سلطان باہو ہواں ڈکرتے تال چل گری پر پناہ پارس کھیا اے:

- ڈاکٹر کون کر کر پیش ایہہ لفظ کھا کھواں ہو
- کلاہن آجیے تے چان جلاون گھر کرن اسروں ہو
- گھر دا پھل کئی جیسے، پنے ٹھہ پھاڑوں ہو
- حق دا کھل اچھیں باہو رب دے غفر دی پھاڑوں ہو (۲۲)

فخر اے زور دین توں بعد اوہ ڈاکٹر نوں پھڑن لئی نہیں کہہ دے اوہ ڈکرتے وی اوتی اسی زور دینے نہیں جیسا گھر تے اصل دھن اوتیاں دا اکھا ایہہ اے کہ ڈکرتے گھر عاشقاں دا شیعہ اے:

- فخر کون کر ڈکری پیش ایہہ لفظ کھا کھواں ہو
- ڈاکٹر سوئی جیسے فخر کھاون اک پک نہ قادرے پھاڑوں ہو
- محقق دا پھل کئی نہ پھلنا پک ٹھہ پھاڑوں ہو
- حق دا کھل باہو عاشق پھندے رہا بھیں فخر دے پھاڑوں ہو (۲۳)
- ڈاکٹر گھر تے فخر ایہہ علم دے باہر کچھ نہیں دینے:

- علموں باہوں فخر کھائے کا فر مرے دیوانہ ہو
- سے درمیان دی کسے عبادت دے اللہ کنوں پکارت ہو
- غفلت کنوں نہ طعنت پھدے دل چاہل بت خاند ہو
- میں قربان تھال توں باہو جیساں ملیا یار پکارت ہو (۲۴)

کلمہ

آخر تے کلمے دی اہمیت دا ڈاکٹر سلطان باہو دے کلام دے حوالے تال کرنا مناسب اے کہ کلمے دا ڈکرای انسان نوں اندر دل صاف کر دے تے غیر غلط توں دور کر کے اللہ پائی دکی صورت پیکر کر دے ایس حالت دھن انسان نوں رب تعالیٰ جنت دل آپ پناہ اے:

- کلمے تال میں نہائی دھوتی کلمے تال دھانی ہو
- کلمے میرا پڑھیا جتاہ کلمے گھر سہائی ہو
- کلمے تال پچھیں چاتا کلمے کرے مقابل ہو
- مڑن حال تھال نوں باہو جیساں صاحب آپ پکارتی ہو (۲۵)

کدی گل ایہہ اے کہ حضرت سلطان باہو دے آیات دھن تصوف دے حوالے تال رب سچے دل دلوں جھاووں رجوع کرن، غیر غلط توں دور ہون اوہا ڈکرتے اوہا گھر کرن، اوہے اسرے اوہے نجی آتے پکائی تال عمل کرن تے آخرت توں پچھن واسطے اے۔ ظاہری دنیا نوں چنگ نہیں سمجھو، ظاہر عبادت تے ظاہر علم دے وی حق دھن نہیں۔ اللہ تعالیٰ نوں دھروا لوں یا ڈکرن، فخر تال اوہا ڈکرن تے توجہ دا کھل اپنا اوڑھنا دیکھنا بھالیں دی پئی کر دے تھیں۔ ایہہ سوچ کچھ چنگے تے حقیقت پند مرشد دی بدولت مل ہو سکدا اے تے ایہو سلطان باہو اپنا پناہ اے۔

کہا۔ (۱۵) جہاں اوہیں قرآن، تحفہ، نقد وغیرہ دے مہم و حق مہارت حاصل کرتی تے بکیر اوہیں نوں سکے کمال مرشد دی صحبت اختیار کرن دی طلب ہوئی۔ سید بیٹھے شاہ نے ایسی نئی دکان دوسرے لوں دینے دے قادری شکاری بزرگ شاہ حیات قادری نوں اپنا مرشد پکار لیا۔ اپنے مرشد دے بارے وچ سید بیٹھے شاہ اپنے کام وچ قضا قضا اوہیں دے مرشد تے اپنے مرید ہون دا اقرار کر دے مینا۔

۔ مرثیہ منور ہاگن ملیاں شیاں تخت لاہور

شاہ حیات کنڈیاں پائیاں لک چپ کچھا ڈور (۱۶)

سید بیٹھے شاہ اپنے مرشد شاہ حیات قادری نال عشق دلی حد تک وابستہ کن۔ کتاباں وچ آؤمدا اے کہ اک وار مرشد شاہ حیات قادری سید بیٹھے شاہ نال ناراض ہو گئے۔ ناراض ہون دا کارن ایہہ دیا جاتا اے کہ سید بیٹھے شاہ نے پاؤں کھ کے چڑھ مارا دے ویسکاں نوں دیا دانی جس پادری ایہہ وحشیانہ چیز کیاں، خدا دی حقوق دی چاقی پادری مرشد آزدہ ہونے تے اوہیں نے بیٹھے شاہ کوں ولایت سب کرنی مطلب اے کہ کوئی، بیٹھے شاہ درپردہ توہمناں کمان لگ چکے۔ مرشد نوں مچان واسطے آخر اوں ہرگز ان دایاں نال رابطہ کر کے اوہیں دے جس جی پر محض دھوکہ دے آکھیا۔

۔ حیرے عشق چھاپیاں کر قضا حیا (۱۷)

مرشد راضی ہو گیا، اوں ولایت دیاں کر دلی نال لایا، بیٹھے شاہ، حضور آگے لوکاں نوں دھوکہ نصیحت تے دین اسلام دی تبلیغ وچ آمجھ گئے (۱۸) ولایت دی سبلی دے ہور کارن دی کئی کتاباں وچ درج نہیں۔ پر دایاں گج کے مچان نال ای ہوئی، ایسی قوں واضح ہوندا اے کہ شاہ حیات قادری راگ رنگ تے سماع و چاکل کن بیٹھے شاہ کوں ایسی دے چاکل کن۔

سید بیٹھے شاہ اتفاقاً کھانا نال حیات تے غرض دے بیکر کن، چلی، اکساری، جو کوئی ملکہ اوہیں دے اعلیٰ اعلیٰ و اگر دیا ہو چکا سی اپنے مرشد دے نقش قدم تے چلے پیاں غیبی، انسانی یاں عداقتی تعصب قوں پاک کن۔ دوسرے دے یہاں دے لوکاں دا راداری و ملامتہ کر دے۔ ہندو، سکھ، سیانی سب سید بیٹھے شاہ دے دے دے اُنے عاشق دے کن۔ (بیٹھے شاہ وچ کام وچ دی ایسی دا اشارہ ملدا اے) غریباں، مسکیناں تے مسافراں دی مدد کر دے کن۔ مسافراں تے مسکیناں نوں کھانا کھا کے خوش ہونے کن، اک دوڑاں لکھی دا شاہی دے۔

۔ اٹ کڑکے دکر دے تیا ہووے چلا

آکھن فقیر تے کھا کھا جہاں راضی ہووے چلا

سید بیٹھے شاہ دی وفات بعد عدا وچ ہوئی، حضور وچ دے ہونے جتنے عقیدت مند اوں دی پیروی رہی اے۔ (۱۹)

سید بیٹھے شاہ بنیادی طور تے صوفی کن، اوہاں اپنی شاعری ایسے جذبہ دے تحت نکلی۔ حکام وچ کافی، افسر، واپار، باہری کرنی، گنڈھیاں تے دوڑے شامل نہیں۔ کافی اوہاں قوں پہلاں گورو تک تے شاہ مسکن لاہوری لکھ چکے کن۔ کافی تفسیر ان گیت ہوندا اے، افسر دے تحت دہاں دے صاحب نال شعر آکھے چانکے نہیں، باہار باہر دیکھی یہاں دے حوالے نال دے جذبیاں دا اظہار ہوندا اے جہاں کر کسی حرفی وچ الف، ب پ تھی دے حوالے نال چھ مصرعے لکھ ہونے نہیں۔ دو بڑیاں وچ دی مصرعے عام کر کے چار دی ہونے نہیں پر دو مصرعے مصرعیاں دالے دو بڑے دی ملدے نہیں۔ سید بیٹھے شاہ دے کام وچ دی موجود نہیں۔ گنڈھیاں، پانے دے زمانے وچ راقی سی کہ جہاں کسے اہم کم یا تقریب دا دن مقرر کیتا جاتا، پڑے وچ اوہوں پہلاں آکھن دالے دہاں دے حساب نال گنڈھیاں مار لیاں چاندیاں کن آخری گنڈھ مقرر شدہ دن کوئی چاندی سی۔ اُنی کام کر کے شادی ویاہ دے دن مقرر کرن تے کیتا چاندی سی۔ سید بیٹھے شاہ نے گنڈھیاں دے حوالے نال شاعری عداقتی حوالے نال لکھی اے۔ بیٹھے شاہ ویاں گنڈھیاں جیڑیاں لکھی وچ چالی نہیں، صوفیاں عام کر کے چلے چلی دالے چالی دا ہندسہ استعمال کر دے نہیں۔ چالی دا حوالہ موت دے بعد چلے پیاں دن دی ہو سکدا اے۔ موت دے حوالے نال لکھی گئی چاندی تے صوفی ایسا جیسا قوں انسان دے اک کوئی کڑی دے دیکھاں دا گھر آکھ دے نہیں جیسا تے سوچیاں دے گھر ویاہ گھراں چاتا اے تے ایہہ کہ کھانا نال دو چھان یعنی حیاتی انداز موت اے، ظاہر اے ایہہ صاحب کتاب دا چھان دی اے۔ سید بیٹھے شاہ ویاں کھیاں گنڈھیاں دی ساماں ایہہ کچھ کھیاں کھیاں نہیں کہ انسان چلیاں موت دے حوالے نال لکھے جہاں دل دھندا اے اوں نوں اوں جہاں دے حساب کتاب دل دھندا دینا چاہیدا اے کوئی کڑی یا تک پیلیہ مسکن (دین) علم دے حصول تے چمکتے کہ راقی، بھان (بھان لکھ کن)، دل دھندا دینا چاہیدا اے۔ دینی گنڈھ کھان تے لکھدے نہیں۔

۔ دینی کھوں کیا کھوں دن قہوڑے دھندے

سول کھے دل آؤمے چنے وچ بھدے

جمل دانی میں ہوئی، نہ کت نہ چاہاں

جج ایویں دل آؤی، جیوں چھدا قضا (۲۰)

جی کڑھ کھول دیں فرمائے ہیں

- تجھی کھولیں دکھ کے رونے سے جین نہ ہوئے
کس نون پچیاں جا کے دن چاہئے کھوئے
گن والیاں سمجھ پیاں، میں کو گن نہ ہیں
سہ لے مل سر دھری، میں روں ڈھاپیں (۱)

ہن نکر دی گل بات توں ایہہ گیترے سائے آگے اسے کہہ بیٹھے شاہ اک سوئی بن۔ خانہ غلی
جوالے تال اوہ دین اسلام دے سنگ بن پر اوہیں تلخی دا پتہ اک دکر اماد پلڑا شریعت دے اوہ مسلون
سلون پاندن۔ غریقت دار اوہیں قادری شطری بزرگ شاہ صفت قادری داک پلڑا۔ اوہیں واسجا
کام تے عظام وق کلا ڈھاکا۔ اوہ اپنی حیاتی تے کام دے حوالے تال اک ساک ہو تر دے نہیں
تھوڑا پیناں اپنے آپ نوں اپنے مرشد وق کلا کر دالے تے بھجری آخر ایمان، سرور کائنات حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی ذات اقدس وق کر کے داخل ہاتھ ہو چاہئے ہیں۔ اپنے مرشد شاہ صفت
(لاہور) ہارے کھوئے ہیں۔

- ہر حقان ہمداد اسارا مرشد تخت لاہور

ہاں:

- مکی پڑی پریم دی طحراے ڈہا
حاتی کے ج کرت میں کھ دیکھاں تیرا
آئیں صفت قادری جھ پکڑیں میرا

ایں منزل توں آگے ساک دی منزل رسول پاک تال اپنے مشق دا اظہار ہوتا اے ایں وق دی
سید بیٹھے شاہ اک ساک ہاں پرے تر دے میں کام دچن کھہر صدر بکھ:

- مشق تیرا دیکار اسانوں ہر دپے ہر شے
پاک رسول محمد صاحب میرے خاص دپے (۲)

- چارہ بکھن پشاکاں آلا
آدم اپنا تم دھرا
احد اے بن احمد آلا
نچیاں تا سردار

ہن میں گھسیا سوہتا یار
جس دے من دا گرم پاڑا (۳)
- اک رانھا بیوں کوڑی دا
کن لکھنوں آگے دیاں گلیاں
بیوں نہ گھڑا چندی دا
احد اہر وق فرق نہ کوئی
اک رتی بھیت مروڑی دا
اک رانھا بیوں کوڑی دا (۴)

سید بیٹھے شاہ وحدت الوجود ہاں برادوستے قائل کن ایں کر کے ہوئی اوہ محبوب حق
(دب تھالی) دل رجوع کر دے نکر آؤئے ہیں، دیکھو ایہ منزل:

- اک لازم بات ادب دی اے
سانوں بات معلوی سمجھ دی اے
ہر ہر وق صحت دپ دی اے
کے ظاہر ہے کتے مجھوئی اے
منہ آئی بات نہ رہندی اے (۵)

ہدوں ساک نوں ایہہ منزل حاصل ہونے اے ایہہ مرتبہ حاصل ہو چکا اے تے اوہ بیٹھے شاہ
داک کوب آٹھا اے:

- رانھا رانھا کردی ہن میں آپے رانھا ہوئی
سدوئی بیوں دھندو رانھا بیر نہ آکھ کوئی
رانھا میں وق، میں رانجے وق غیر شیل نہ کوئی
میں نہیں اوہ آپ ہے اپنی آپ کرے دیکھئی
رانھا رانھا کر دی ہن میں آپے رانھا ہوئی (۶)

ایں منزل تک پہنچ دے سید بیٹھے شاہ ہاں آؤکیاں منزلاں دچن گھسے، اوہ عرفان ذات
دے حوالے تال

- کیہ جاہاں میں کون بھلا، کیہ جاہاں میں کون

اللہ سے میں نے جگر آکھدے ہیں:

۱۔ میری نکل دے وہ چہرہ، فی میری نکل دے وہ چہرہ (۱۴)

داؤد کہہ کر کے اوڑک اوہ عرفان ربانی دی منزل سے اونچ چاندے ہیں۔ کتن اوہ کہہ دے ہیں
سارے ہوئے بند ہو جان۔ دیکھوں لگام دانی چاندے ایہہ ساگنی سرشاری دی منزل اسے۔ غلاب
دے وہ مال دی منزل، سرشاری نوں قائم رکھن کئی اوہ کو کہدے ہیں:

۲۔ گھڑیاں دج کلاں فی

اج لہی مگر آکا مال فی

گھڑی گھڑی گھڑیاں بجاوے

رین وصل دی عیا گھٹوے

بھرے من دی بات ہے پاوے

اتھوں چا نئے گھڑیاں فی

۲۔

۳۔ بھیا شوہ دی سج بیاری

فی میں تارن ہارے تارنی

کوہیں کوہیں میری آئی واری

کتن وچھرن ہويا حال فی

گھڑیاں دج کلاں فی

دج چا مگر آکا مال فی (۱۵)

کلام دے حوالے تال ایہہ سیدھے شاہ دے ذاتی تجرباں دے اکھری زہد پن، ساگنک دے
تواہ فی الفیخ، حق فی ارسول سے تواہ فی اللہ دے وہب، ساگنک ایس دا اظہار ایس کئی کردا اسے کہ اوہ خالق
سے تعلق دج دی دوری نوں ختم کرن دا چاہیوان اسے۔ اوچے صوبت جہوں بندہ رب دے ایجا
نیزے ہو چاندا اسے سے جیگر اوچے کولوں کے قسم دے پھیلے کم دی امید نہیں رہندی، اوہ خالق دے
تعلق ہو کے مکمل طور سے اوچی جاہت آئے کار بند ہو چاندا اسے۔ دوسرے لفظاں دج اوہ اللہ دیاں اکھاس
تال دکھدا اسے۔ اللہ دے نکاس تال سن دا اسے، اللہ دے مھاس تال کم کر دا اسے اتھوں جگر کہ وحدت
الوجود دے حوالے تال اللہ اللہ رہ چاندا اسے۔

سید پیسے شاہ نوکائی نوں اللہ تعالیٰ خالق کائنات دل لے جان لئی اوہ ذاتی تجرباں دی مکی
دے تال تال نوکائی نوں اوچی کار کرتے توں آگاہی کر دے ہیں۔ انسان دے ذاتی ہون دا ہونکا
دی دیکھ دے ہیں سب غفلت دج چاندے انسان نوں جگان دا چار دی کر دے ہیں۔ بنے اثر والے
اوتھنک تال:

۱۔ اللہ جاگ گھراوے بار نہیں

اک روز جہاںوں چاندا اسے

چا قبرے دج سنا اسے

تیرا گوشت کیزیاں کھاتا اسے

کر پچا مرگ ومار نہیں (۱۶)

سید پیسے شاہ ظاہریں باطن آتے زیادہ زور دیکھ دے ہیں، ایس حوالے تال اوہ دوسری بے باکی
دا مظاہرہ کر دے ہیں:

۲۔ پیسے نوں لوکس تھیں چا دیکھدے بھیا چا بہر سستی

دج مستیاں دے کہ کچھ ہوندا جو اندرون مکی نہ بھیتی

باہر پاک کچھ کہیے ہوندا جو اندرون مکی نہ بھیتی

بن مرشد کلاں بھیا ابویں مکی عبادت کیتی

۳۔ بھٹھ لڑاں پکڑ رنڈے کئے بھر مکی سیاہی

پیسے شاہ شوہ احمدوں ملیا مکلی بھرے نوکائی

مطلب ایہہ اسے کہ توبہ دانی ذات دا عرفان حاصل کرن واسطے انسان نوں اپنی ذات دا
عرفان ضروری اسے، ایہہ منزل سید بھیا شاہ

۴۔ کیہ جاناں میں کون بھلیا کیہ جاناں میں کون

راجیں کئے کر دے میں سے علم دے حوالے تال اوہناں دا آکھتا اسے کہ

۵۔ طوں جس کریں او یار

اکو الف تیرے دھار

مطلب ایہہ اسے کہ دنیاوی علم ہی حق الف کیتی اللہ، جیوا اللہ تعالیٰ دا ذاتی تال اسے ایس
حوالے تال ام واطم اسے ایس دا عرفان ضروری اسے۔ اپنی ایس کائی دج کتاباں پڑھ کے اندر دے
انہیں نوں نشان کئی پرچہ دے میں، شیخ طاعن نوں بے علم نوں لٹ کے کھان توں منع کر دے ہیں۔

طمان سے قابضیاں لوں حرص، ہوں توں بھڑن لئی آکھوے میں سے لکھ بھیجے دا کھانا کھان توں ہوڑ
دے میں۔ آخرتے اپنے ہارے کہہ دے میں کہ بھینے علم لدنی پڑھیا، الف تے سم، اللہ تے
اوپرے رسول آخر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درکارا تے دے اوہ بھے شاہ نے پڑھیا اے کسی دی
ابہم پڑھو۔ (۸)

شاہ حسین دا بھری دا تک سید بھینے شاہ نے دی چھ تے پائی دے حوالے تال لوکاں توں ایس
دیا دا دھچ چھ تھکن جی لکھ مل کمان تے زاوراوا جان دی کئی کئی اے۔ جسے سچ اگلی دینا دا دھچ دا دھچ جی
زاوراوا لے جان والے دی عزت آور ہووے۔ ہاگل اوس سوانی دا تک بھری مایاں دے مگر
سلطنت سکھ دی۔ چھ تھکن دی دا دھچ اے تے سوہریاں دے مگر ادوی عزت ہوئی اے۔ بنی
مشہور کافی دے کھ بیل دیکھو۔

ۛ کر کتن دل دھیان کڑے

نت شیں دھری ما دھیا

کیں پھرتی لہا ایتھیں آ دھیا

تی شرم حیا نہ مگر دھیا

توں کدی تال کھ عیان کڑے

چھ بنیا خاطر جیری

کھین دی کر جس پھولیری

ہوئا مہوں ہوڑ دا دھری

مت کر کوئی ایمان کڑے

کر کتن دل دھیان کڑے (۹)

سید بھینے شاہ دی ساری شاعری دا احوال کرنا دورِ حاضر تک کم اے، تصوف دے اوکھے راز ایں توں
اے بھینے شاہ اپنے ویلے دے حالات دے کہانی دی نہیں، اوس ویلے دے سیاسی، سماجی تے مذہبی حالات
دا نقش اپنے دھچ کی قصاں اک صورت دا کھ کھچے تھ نظر آؤ تے نہیں۔

ۛ در کھلا حشر طراب دا

نرا حال ہویا پنجاب دا

دھچ حاشیے دوزخ ساڈیا

کدی آ مل پار پکارا

ۛ مٹاں زہر خالے پیچے

بھوریاں والے راسے کچھ

یاں:

ۛ سب اشرف بھران چپ کچھ

کدی لگی ابہر اے کسید بھینے شاہ باہریں صدی بھری تے اٹھارہ صدی بھری دے اوہ
بھائی صوفی شاعر نہیں جہاں بھائی دی صوفی شاعری دی کجلی تے لوں انگ لاکے اوس توں مگر تے لیں
دی نہیں آتے اپنا۔ اوہ آپ صوفی سن، سولک دیاں مٹاں دا ذائقہ تجربہ دھکے سن وحدت الوجودی
مسک دے قائل سن۔ اللہ تے بندے دے باہمی رشتے توں کچیاں کرن لگی مرقاں ذات دے حوالے
تال اللہ دے عرفان توں عام کرن لگی اوہناں اپنی ذات تے اپنے کام توں وقف کر دتا اوہوں بھانوں
بندے دے بعد دین ایسے سلطے دا دھچ اے کئی کئی یاس علاقائی حال آپ کے بندے توں ادوی حقیقت
دین تے اپنے مقام توں بچان دا دھچ دھچ دے نہیں، اوہ دینا دی بے پناہی تے آخرت لئی زاوراوا جان لئی
نیک عمل کمان دی کئی کر دے نہیں اپنے لئی اوہناں ہارے میاں کھ مٹاں لے آکھیاں

ۛ بھینے شاہ دی کافی سن کے ترہا کھر اٹھ دا (۱۰)

☆☆☆

حوالے

- ۱۔ کھن بھیرا دی، شبہ، بھائی، پنجاب بھرتی ۱۹۹۰ء، ص ۵۰۔
- ۲۔ بھینے شاہ مگر تے لیں، مٹاں لیا کج لائی (بھائی) انز محمد رضا شیب، ۱۹۹۰ء، ص ۶۰۔
- ۳۔ لہری، ۱۹۹۱ء، ص ۵۰۔
- ۴۔ لہری، ۱۹۹۱ء، ص ۲۴۔
- ۵۔ لہری، ۱۹۹۱ء، ص ۶۰۔
- ۶۔ کلام بھینے شاہ، حیرم، ڈاکٹر احسان الحق، اچھ لکھی، ۲۰۰۳ء، ص ۳۳۰۔
- ۷۔ لہری، ص ۱۳۰۔
- ۸۔ بھینے شاہ مگر تے لیں، مٹاں لیا کج لائی (بھائی) انز محمد رضا شیب، ۱۹۹۰ء، ص ۶۰۔
- ۹۔ لہری، ۱۹۹۱ء، ص ۱۰۹۔
- ۱۰۔ کلام بھینے شاہ، حیرم، ڈاکٹر احسان الحق، اچھ لکھی، ۲۰۰۳ء، ص ۳۳۰۔
- ۱۱۔ لہری، ص ۵۰۔
- ۱۲۔ لہری، ص ۵۰۔

- ۱۴۔ اویس ۳۳۰
- ۱۵۔ اویس ۳۴۰
- ۱۶۔ اویس ۳۵۰
- ۱۷۔ اویس ۳۶۰
- ۱۸۔ اویس ۳۷۰
- ۱۹۔ اویس ۳۸۰
- ۲۰۔ اویس ۳۹۰
- ۲۱۔ اویس ۴۰۰
- ۲۲۔ سید الشہداء علی مرتضیٰ علیہ السلام ۱۲۸۰ھ

سید وارث شاہ تے اوبدی داستان 'ہیر'

سید وارث شاہ جس دی کسی ہیر رانچا دی داستان عالی پھر تے ادب عالیہ دا حصہ بن چکی
اے۔ دھانی ادب دی ہیر ماری قسمت اے کہ اوبیاں دے زندگی دے حالات بارے اپنے لڑکی
تکلی چالکاری دستپ نہیں، اوبیاں نے اپنی کت 'ہیر' تے اوچیاں کھتاں دھ اپنے بارے
اپیاں کھتاں بارے کوئی دیر دے بھری چالکاری نہیں دی سوائے ایس دے کہ

۱۔ وارث شاہ ویتیک پھلڑا لے دے اسے شکر دھندم قصور دا لے (۱)

پاس:

۲۔ سن پراس سے اپیاں جی بھری لے دیں دے دھ چار ہوئی (۲)

پاس:

۳۔ کمرل پاس دا ملک مشہور لنگا تھے شہر کچا پاس دا سنے میں (۳)

اوبہ اپنی اک ہور کت ترہہ قصیدہ، بڑا شریف دھ ترہہ کاری دا سال ۱۱۵۲ھ مطابق
۱۷۴۰ء دھ لکھو کر دا لے (۴) ایہناں افریدی شہان قوس اوجا مہد حسین ہو چاندا اے کہ اوبہ بارہویں
صدی بھری پاس اٹھارویں صدی ہجری دا بندہ سی۔ اوں نے قصور دے خدوم کوں قصیم حاصل کیتے۔
ایہاں دھ دور اوچے اپنے دواں کوئی چالکاری نہیں ملدی۔ اتھوں تکر کر کھج یں صدی دھ ایس
کھلے دھ چھاپا خانہ آؤن دے دی ہیر دا کوئی ایسا کھی لٹو دستپ نہیں کی شیدا اوچے اپنے جھ دا
کھیا ہو پ ہوندا، اتھو جہ لے کہ جواں ہیر برکت جیاری ہو کے چھاپے چھنی تے لہندے دھ راکا
پیا گیا جس لوں کلاسن دا عمل دہیروں صدی ہجری جیاری تے اپنے دی جاری اے۔ وارث دے
کے ہمعصر تے دی اوچے بارے کوئی پختہ چالکاری نہیں دی سوائے داستان ہیر رانچا لوں سلاہن

بارے بھیر دی وارث بارے جانگاری دیں کوشھان ہونڈیاں ریہاں حارڑاں کنگھس دی کن گیا
اسے ایہہ کوشھان اسے نگر جاری نیں ریہاں ساریاں کوشھان لوں کھ رکھ کے اوچی ذات
بارے تے گھٹان بارے جو فٹہ اکھڑاں اسے اوچے مطابق اوچا اصل تال سید وارث شاہ
سجاد گھنیں کل موجود جہڑ دے مطابق اوچے والد دا تال سید کل شیر شاہ وارث دے ۱۱۰۰
بھرا سید کام شاہ دے سید بھار شاہ کن موجود گولی گھنیں سید کام شاہ دی اولاد وچوں اسے
کیوں ہے سجاد گھنیں دے قول موجب سید وارث شاہ لاہوری جن دے ۱۱۳۳ مطابق ۱۷۵۰ء
اسے (۱)۔ مغل تعلیم ہنڈیاں شیر خان (مغل شیخوہ) وچ پڑی ہوئی میرا کھڑا غلام مرتضیٰ قصوری
دے شاگرد ہونے جھوٹے سید بلے شاہ دے استاد کن۔ تعلیم کرن لوں بعد ہنڈیال شیر خان
واپس پرے اتھے اوہناں دے ۱۱۳۹ء وچ عربی قصیدہ بدوہ شریف دا ترجمہ کیتا۔ اہو شاہ لہائی نے
جہوں صاحب تے ملے کھنڈیاں اوچے وارث شاہ لاہور وچ سی ایس حوالے تال سید وارث شاہ
دی اک سی عربی ملدی اسے جس وچ اہن دے مغل بارشاہ وچ دی تریف کئی گئی
اسے (۲)۔ (۳)۔ کچھ لوک ایس لوں وارث دی تصنیف نہیں مندے۔)۔ اہن محروں اوہ پاک چن
اپنے کے لوں دے دے دیوان مہ پارے جھوٹے بیست کھن۔ دو سال اتھے صوفی عالم حاصل
کرن توں بعد واپس ہنڈیالے جان لڑیاں راہ وچ نگر واپس دے ملے صاحب کے (یاں محمد صاحب)
غیرے اوچے جہوں لوک نیم دے کے اوہناں کل آئے تے اوہ مغل آباد دی سید دے تال
زین دوز جہڑا کے چٹے گئے۔ اتھے اوہناں کافی قعد بیر رانجھا کھنڈیاں وچ آئے مصرے

~ وارث شاہ لوں بارہ بھاگ بھریجے اتی منس دے پیرا پیرے واسطی ائی

توں لوک بکھرے نیں کہ اوہناں لوں کسے بھاگ بھری تال منشی جس دے انجھار واسطے
اوہناں قعد کھنڈیاں ایہرگ بہت سارے دانش وراں تے نہیں ملے (۴)۔ سید وارث شاہ نگر واپس توں
ہنڈیال شیر خان اپنے اتھے درس قوریش دا کم کرے رہے تے ۱۱۹۸ء وچ وفات پائی۔ ہنڈیال
شیر خان مدائن میں جتھے کن عایشان کنگھس بنایا گیا اسے۔ اوہناں دیں گھٹاں وچ بیر قصیدہ بدوہ
دے ترجمہ توں (۵)۔ صراف نامہ پیر لڑی نامہ واپس ماہے تے سی عربی شامل نیں (۶)۔ جو عربی دوجہ
بیر رانجھا ملدا اوہ دوجیاں گھٹاں تے حاصل کر سکیاں۔

سالے مطابق دا مرکز دی ایس دے بیر اتی اسے کھنڈیاں دی کوہن موجب بیر
رانجھا دا روایہ سلطان بہلول کوئی دے دے نا اسے۔ ایہہ وارث واپس توں بعد لوک پھر تے
لوکاں دیں زباناں آئے اتھیں انجھان نگر کوہن ادب وچ آئی گئی۔ ہانڈیال وچ ایس دی مثال شاہ

میں دیں کاویں وچوں دی جانگاری اسے کہ اوہناں دے کام وچ ایہہ طاقت دا روپ دکھایا۔

~ ہائی مائی کوکھی میں آپے رانجھن ہوئے

رانجھن رانجھن میںوں کھوئی اکھ بیر نہ اکھ کوئی

شاہ حسین بادشاہ اکبر دے دور دا ایسے دور دے شاعر دوسروں نے سب توں پہلاں
ہانڈیال وچ بیر دا قعد کھنڈیاں ایہوں محروں اہو گئی تے ۱۱۹۳ء وچ فرخ چاں امان، بھیر پٹلی تے
۱۱۹۷ء دے پیرے پیرے جتھے تے بھیر سید وارث شاہ دے ۱۱۹۰ء وچ ۱۱۹۶ء وچ مطلب ایہہ اسے
کہ سید وارث توں پہلاں بیر رانجھا دے گھٹ وگھٹ پاتے کھسے جا چکے کن، جہوں وچوں دوجن
کھسے دوسروں اہو تے متلی دے تے ایہ دی متولی نیں۔ ساریاں وچ غیازی کہانی اکو اسے کہ واپس
تے اہام وچ ہر اک تے اپنی مرضی کھن اسے، وارث دے سامنے لوک پھر دا قعد تے ایہہ سارے
کھسے کن لایں تے خود کھنڈیاں۔

~ چارہاں اساراں لوں کن سوال کھنڈیاں حشر دا توں ہائیجے گی۔

مطلب اسے حشر دا قعد پڑیاں موجود اسے ایس لوں فرماں ایہہ اسے کہ نویں رنگ وچنگ
وچ چن کھنڈیاں جاسے چنانچہ وارث تے کھنڈیاں

~ عزم من کے بھان چارویاں دا قعد جب بھار دا جڑیا اسے

فخر جڑے کے خوب درست کھنڈیاں پھل گلاب دا جڑیا اسے (۷)

مطلب ایہہ ہے کہ قعد دی ایس نے توں تہیب دتا اسے۔ تے ایس دی چنڈی کاری
زبان تے بیان دے حوالے تال دی ایس لوں پھلاں وچ سردار پھل گلاب دا نگر ہائی اسے تے
حق جی اچ دی ہوئی، لوک پھلے کھسے ملے اتھوں نگر ہے ایہہ اکھیا جاسے کہ ایہ نگر
جھوٹے بنکھوے کھسے کھسے جا چکے نیں۔ وارث دی بیر دی ایہہ وارث وچپ قائم اسے تے ایہرگ جی
ہووی گئی۔

کہانی ایہہ اسے کہ جتھہ ہزارے دے رانجھیاں وچوں وجہ دوسرے چوہی دا لاڈلا ہڑی۔
جی دے من محروں بھراواں تے زین دے دھن دتی وجہ دھوہا دی واپی تالی دا کم نہ کر سکیا۔ بھانیاں
تال لڑیاں جہاں تے مہا رانجھا کہ ہے ای جیوں پندے کھنڈیاں تے جا پھلاں دی بیر دیوہ لیا۔ ایہہ ضد پلڑ
رانجھا جنگ سپاہیاں جا پھلاں۔ بیر تال طاقت ہوئی تے جہوں رانجھے نے اکھیا داہن تے، بیر

- اک تخت ہزاروں گل کچھتے تھے رانجھاں رنگ چلایا اسے
چمیل گھبرست اربطے میں سندر اک تھیں اک سولیا اسے
والے کوکے صندے چھٹی، کواں غلطہ طے غلطہ چڑھایا اسے
کیہ صفت ہزارے دی آکھ سلاں گیا بہشت زمین سے آیا اسے^(۱۰۰)
پھر حشر ان چوہیاں کر کے اپنے ہیروئے لکان دی توہ مرکز کر دھایا اسے

- موج چوہری پنڈ دی پاؤ والا چنگا بھائیوں دا سردار آیا
اٹھ پڑ دو دیشیاں تھ دیں سن دوا مہر آتے پردار آیا
بھلی بھائیوں وچ چیت اس دی مٹا چترے سے سرکار آیا
دارت شاہ ایہ قدرتیاں دپ دیاں تھیں وجہ دال اس بہت بھار آیا^(۱۰۱)

بقول دارت شاہ جگر جی زہد سی وجہ دال بیکار کر دای پر ہزاروں دھندے سن بچ توں
ڈرویاں لیس دا اٹھار تھیں کر دے بے اوہاں دا دھن چلدا تے اوہ اویں توں گھروں دی کڈھ
دیندے، جہاں بچ مر گیا بھراتے بھایاں دا ویر تر آیا اوہاں نورافش تے چٹے سدا کے زمین وچ
دتی رشت دے کے چلی آپ تے خبر رانجھے نوں دے دی، شریاں انہں گل توں غوب لٹھریا۔
بھراں نے رانجھے نوں بے مارے کراچی شوقین طبیعت تے مکمل دھان پاروں اوہاں دای داکم تھیں
کر سکے گا۔ رانجھے نے دای بلی داکم شرمایا۔ لالو سی کم کدی کچھ تھیں سی مھماں وچ
چھالے پے گئے، رانجھے نے بھایاں نوں آکھیا تہاں میںوں بھراں کوں دھونڈیا اسے بھایاں تال
ووہری تھار ہوئی اسے، آخر اک بھائی آکھئی اسے۔

- ساوا حسن پنہن نہ لیاو تھیں جاہ بیہ سیریل دواہ لیاوہی
واہ وچھلی پریم دی گھت جانی کائی طرخی سیالاں دی چھاہ لیاوہی^(۱۰۲)
رانجھا ستریا بلیا جواب دھایا اسے

- غریبی سیالاں دی دیکھ کے لیاواں میں کرہی بلیاں اسے غصوایاں فی
کچھ گھت متوا داکھ بھریاں دے ہون تہاں جہاں آگے گلیاں فی^(۱۰۳)

اویں سے بھریاں ہو گئی، اپنے بچ چوہک کول بھان پاروں تے کالیاں لواندے، لیس بھالے عشق پردان
چڑھا رہیا بزدلی دے اک وڈے کیدو نوں پد لگے اوہ انگو دا ماریا پ اٹھیا تے دھوں دے
تال تال چوہک نوں پھٹان تے لکھ لیا۔ اک کے چوہک نے بھر دا ویاہ زہدتی بھروئی
مرضی دے خلاف رنگ پور دے کھیلے نال کر دتا۔ رنگ پور اچ کے بھر، رانجھے نوں بیٹام نکھیا
کہ جی بکھن رنگ پور آ، رانجھا عشق وچ چلدا ہو یا لالہ کولوں جگ لے کے رنگ پور اچیا، جتے
بھروئی تھان کتھی نال اویں داکرہ ہو یا جس صفت حراست کتھی پر رانجھا کرنی والا بن چکیا سی اویں
کتھی نوں اوہ بچے عاشق مراد بلوچ تال خان دا آکھیا تے کتھی نرم پے کے بھریاں ہو گئی اویں اسی
بھیرے رانجھے دا میل کر لیا، بھجھی موچی داسپ لڑا کے رانجھے کول طاق دے بھانے بھیر کول بلیا
تے دھوواں نوں نہا دتا۔ کھیریاں نوں پد لگے اوہاں داہر توری تے راہ وچ آن پھڑیا،
معاذہ دھیر دھلی ٹکڑا چڑا جس بھیر کھیریاں تال توری دتی، رانجھا کرنی والا ہو چکیا سی اویں جہا دتی
شخروں اک لک گئی شاہی داہراں نے کھیریاں نوں بھیرے واپس لیا دتا تے بھیر رانجھے تال توری
دتی کہ اوہا عشق صادق اسے، بھیرے رانجھا تخت ہزارے جا رہے سن کہ سیالاں نے راہ وچ
دک لیا تے تھاکہ کچھ رانجھا جی جا کے لیا دے تے اوہ بھیر نوں آکھیاں توری دے، رانجھا تخت
ہزارے جی تھان گیا، بھجھوں سیالاں نے بھیر نوں زہر دے کے مار دتا رانجھا ایہ خبر سن کے آوہ مار
کے مر گیا۔

سید دارت شاہ نے بھیر رانجھا دی انہں کہانی نوں کھیا تے داستان پیاں قصہ کر کے اویں اسے،
فی حوالے تال اویں نے کلیاں وچ کھیا اسے (موتوں دے تخت آکر دلیف قاتلے دے مسرے)
مطلب ایہ اسے کہ ایہی اعجاز بخاری دی مثنوی دا اعجاز تھیں کہ جس وچ بحرے اک بھوئی اسے پر
پر شعر را در دلیف قاتلے دیکھ بھولا اسے۔

سید دارت شاہ دی گھت داستان دے بھوئیوں بھایاں اک ڈراے داکھ گھڑی اسے کہ
ایہ دے وچ کردار قصا قصا مکالے بولدے نظر آکھدے میں جتے داستان نوں آگے دھاکا دھاکا
اسے اوتھے دارت شاہ آپ اک کردار مثنوی داستان گمین کے وچ آ جھاندا اسے مقلد شاہ دے
موتوں تال داستان نوں آگے تورا اسے۔

راجھا جنگ سیالانوں فریبا

روح جھڑھمت جیوں دوارح ہوتا قرین ایہہ درویش سدھارائی

ان پائی پڑا سے داحسم کر کے قہم جنگ سیالان دے دھارائی (۳۲)

بھرا نہ جان دا ترلا کر دے نیس، بھاریاں متاں کر دیاں نیس پر راجھا لڑچٹا اسے راہ و حق
سمجھ دے ملے خاں تا کرہ ہوتا اسے جھٹ دے بعد اوہ مات گزراں دی اجازت دے دھرا اسے۔
جن سے طراح خاں تا کرہ ہوتا اسے اوہ لاٹھی اسے بھیر کر قوں بڑی ٹکس چاڑھا پر جھوں وکھ دا
اسے کہ اوہ پیاں رتاں راتجے تے اوہی دھمکی و حق لکھی لے دیاں نیس تے بڑی چاڑھ کے پار
اتار دھرا اسے کہ بیر اسے، راتجے دی منزل، راتجے دے دل و حق اوں نی بھوی ترپ اسے وارث
شاہ چمن والے نوں بیر دی قریب کر کے ڈنوں سواپا کر دھرا اسے۔

نکی بیر دی کرے قریب شاعر جسے چنھا حسن مہتاب داسی

عربی چڑھیاں مات جیوں جن دے سرب سرنگ جیوں رنگ جیوں رنگ شاپ داسی

نیں ترکی مس مٹ موڑے دے گھاں گھاں پھل گھاں داسی

بھواں داگ مکان لاہور دس کوئی حسن نہ انت حلیب داسی (۳۳)

راجھا قن تے بیر دی بڑی و حق پے ہاتھ تے سول چاندا اسے۔ بیر اپیاں سھان
سہیلیاں خاں آؤندی اسے تے قردان ہو جی اسے۔ ماحاں نوں بھراں خاں نیل قوں اڈا ہاتھ
دے کول آئے سنے راتجے نوں دی کھریاں کھریاں خاندی اسے تے کھریاں اسے اٹھ سسری
داگ سول گیا ایس۔ جھوں راجھا اٹھ اے وارث شاہ مشق دے پینڈے نوں جھہرے ائی طے
کر دھرا اسے۔

ن راتجے اٹھ کے آکھیا واہ جہن بیر مس کے تے مہربان ہوئی

ایس لے قوں بعد وارث شاہ دی ایہہ داستان راتجے دی قس پر دی داستان بن چاندی
اسے۔ بیر مس کے تے مہربان ہوئی دے ٹولے و حق بیر دی مکھ پر دی لکھی ہوئی اسے۔ بیر سوال
جواب و حق ایہہ ضرور لکھی کر لکھی اسے کہ راجھا پچھے کوئی خبر دانی تے نہیں آؤا، جھوں اوہوں
ایہہ پتہ گد چاندا اسے کہ اوہ آئے اسے لئی اسے تے اوہ بنی ائی اوئے لئی اسے تے بھیر ایس
ملپ نوں بھگتی دین دامل شراہ ہو چاندا اسے۔ بیر دا پتہ پاپ کول راتجے نوں بھاس دا پائی کواہ۔

اوہسے لئی چھری لے کے ہاتھ کیدہ دا لوچاں لان تے اوں قوں کتا، پاپ دا سیدے کھیرے نال
وہا کرن دا چار کرنا تے بیر دا ہاتھہ حراست کرنا، قاضی خاں ایس دی تھار کرنا، ایہوں پیلاں
جھوں وپاہ دی گل لڑی تے راتجے نوں کتا کہ

ن بیر آکھدی راجھیا قہر ہویا انتھوں اٹھ کے چل بے چٹائی

دوڑی اٹھ کے لوہے راہ پے کوئی اسماں تے دس نہ ملٹائی (۳۴)

تے راجھا کتا اسے

ن بیرے مشق نہ نولی سواد دھیا نال چھریاں آئے اوجھیاں دے

کڑاں پھنڈیاں مھیاں دس دھن تھے سنے کھوٹیاں گالیاں دے (۳۵)

آخر زہدتی بیر قوں اولی و حق پاؤا کیا۔ اوہ رنگ پر اپڑی تے راتجے نے سہاں نال
بھگڑائی تے نکلی پر اپنی حراست نہیں مکھ، جی بیر نے مکھ سہرے اڈ کے دی اوں سیدے
نوں بھیرے نہیں آؤن دتا۔ راجھا آپ اوئے نہیں اپڑا، بیر دے پیام تے ہاتھ کولوں جگ
لے کے اپڑا۔ اوئے جھوں راتجے نال سنی دا بھگڑا ہویا اوئے ائی ترلا بیر لے ائی کیا کہ کرنی
والے جگیاں نال بدسلوکی بری اسے جھوں سنی رام ہوگی تے جھوٹا سب کڑاں جگئی نوں مگر
ہان تے نہان و حق اوہی دھمکی تے راتجے نال نیس لڑی۔ راجھا اک قس تے مکمل طور تے بیر
دی طلب دا خواہنگار ہوتا اسے جتھے جگئی اوہوں نصبت کر دا اسے کہ بے جگ لئی اوئے شرط
ایہہ اسے کہ

ن وڈی ماڈں برابر جانی بے آئے جین برابر چھڑی نوں

جی سنی لہاں ہو دے رکھ جیت ایس گھوڑی نوں (۳۶)

راجھا کتا اسے

ن جیت ہو گھوڑی سنی قاتا کاہے بھڑا چاہ اجاز دا میں

چپ مشق قوں رہے بے جھہ میری کاہے ایڑے پانے پاڑ دا میں

جیو ماں کے رکن بے ہوئے میرا ایڑے سھائے کانوں پار دا میں

جییاں مست اجاز و حق چھیدا انکھن سیالان دیاں کانوں چار دا میں (۳۷)

مطلب ایہہ اسے کہ اوہ اپنے مشق و حق جیت قدم اسے جگئی دے آئیں تے اوہ کتا
اسے کہ بیر دے مشق داملے میں جگ لئی اسے کن پداوے میں سواد فی اسے چٹاچہ اوں دے

مشرق و حق ثابت قدم پاروں ادبوں جنگ دے دتی جھانڈی اسے۔ ادوی ثابت قدمی نے صدق نے ہیر حاصل کر لئی۔ سیاہی دی چالاکي نال بھانویں دونوں جسمانی طور سے نہل گئے ہر روحانی طور سے ادوی کے امر ہو گئے۔ وارث شاہ نے ایسے ئی ایس تھے توں روح سے تجلیات دا حصہ قرار دتا اسے۔

۱۔ ہیر روح سے چاک قلمت جانوں نال چھ ایہ ہیر چا پلائی (۲۰)

سید وارث شاہ دی ہیر نے اٹھارویں صدی دے باغیاب دا سماکی، معاشی، معاشرتی تے سیاسی منظر اکھراں و حق محفوظ کر دتا اسے۔ اوں دیا اسے کہ کیوں سماکی سچے تے لوک رشت لے کے زباناں دی لفظ ذکر دے کن۔ سبیت دے خان ظہری اسلام دل باکں کن، تے خاص رشت لے لفظ قساں نکاح چھ دیندے کن۔ چھری لوک کامیاں نوں کیوں دھر بنا تے کن۔ اوں دینے دے باغیاب دی سور دا ایک منظر دیکھو:

۲۔ چڑی چوکیدہ نال جاں لےسے ہانڈی پیاں دوقساں دے و حق دعائیاں تے (۲۱)

وہاں دے سبطے و حق چھو پیاں دھان کن ادبناں دا جان تجھ دتا جو کجھ دتا جاناں سی اوچا جان تے جیوے کھاتے تے مطہائیاں کن ادبناں دا جان اوں دور دی تاریخ اے۔

دھم ناہیاں:

۳۔ چوچک سیال تے قول دھارے دتے جھول ہیر نوں پاپاں مانپیاں میں

دھم سبوت کڈھاتا:

۴۔ کھیریاں ساہا کڈھالیکے ہاہیاں قسوں بھلا سبوت دار مہاں (۲۲)

دھم تجھ:

۵۔ اہل ٹھکے کاڈھویں نال شرہ مٹل پکاں دے نال تسلوے میں (۲۳)

۶۔ سرے داپیاں قتایاں قل چپے لوہ کڑچ تے جاں کڑایاں میں (۲۴)

تاریخی اشارے:

۷۔ جھول دیکس تے جٹ سردار ہوئے گھر دھری جاں نوں بھار ہوئی

چھر چھری چارلی پاک دا من بھوت منڈلی اک دوچار ہوئی (۲۵)

کھدی گن ایہ اسے کہ وارث شاہ ہاڈھویں صدی بھری اٹھارویں صدی جیسوی دا اہق چھر دا شاعر اسے جس نے قصہ ہیر گھ کے اک پاسے تے داستان کوئی و حق کمال حاصل کیتے تے نال ایس تھے دے ڈرے اپنے دور دے باغیاب دی سماکی، معاشی، معاشرتی تے سیاسی صورت حال دا نقشہ کج کے رنگ دتا اوہے تھے دے کردار چھوئے جاکھنے کردار میں جیوے اپنے دور دے حاصل و حق عمل تے دھول دا تاراکر کے داستان تے کھاری توں امر کر گئے میں، وارث دی زبان طبعی دی اسے تے معیاری دی اسے۔

☆☆☆

حوالے

۱۔ ہیر وارث شاہ سرچہ: مہاراجہ جرنل ۱۹۳۲ء، ص ۲۸۸

۲۔ اوی، ص ۳۸۶

۳۔ اوی، ص ۳۸۸

۴۔ کھوج، بھیریا، (۱۶-۱۵)، (قصہ ۱۱۷) شریف شریف سید وارث شاہ، ص ۴

۵۔ دھان (انکر شپاڑ گھ، ۱۹۳۲ء، ص ۲۲۲) (کھول ہاہیاں جھانڈا وارث گھرا تے ہیر وارث شاہ عرب، شریف صاحب)

۶۔ اوی، ص ۲۴۳

۷۔ اوی، ص ۲۴۴

۸۔ اوی، ص ۲۵۵

۹۔ ہیر وارث شاہ سرچہ: مہاراجہ جرنل ۱۹۳۲ء، ص ۴

۱۰۔ اوی، ص ۴

۱۱۔ اوی، ص ۵

۱۲۔ اوی، ص ۱۲

۱۳۔ اوی، ص ۱۳

۱۴۔ اوی، ص ۲۸

۱۵۔ اوی، ص ۲۹

۱۶۔ اوی، ص ۴۳

۱۷۔ اوی، ص ۴۴

۱۸۔ اوی، ص ۴۵

۱۹۔ اوی، ص ۴۶

- ۲۱۔ ہری، سن ۹۵
۲۲۔ ہری، سن ۹۹
۲۳۔ ہری، سن ۱۰۲
۲۴۔ ہری، سن ۱۰۳
۲۵۔ ہری، سن ۱۰۸

ہاشم شاہ تے اوہدی لکھت سستی

اصل تان ہاشم، سید بہان پادشاہ ہاشم شاہ اکھواہے سن۔ والدہ نام عادی محمد شریف موضع
جکھو کاں ضلع امرتسر واقع ۱۷۵۲ء میں پیدا ہوئے۔ باپ دے دے بیٹے سن۔ عادی محمد شریف عالم
فاضل بزرگ سن اوہیاں کی کج کیتھ ہوئے سن علاقے وچ اوہیاں نوں عزت تے احترام دیاں
نظراں تال دکھیا جاتدا سی۔ ہاشم نوں تعلیمی تعلیم اوہیاں وئی اوہیے بعد اویں دینے دے علماء کونوں
مرنی، قاری، علم طب (حکمت)، دین، نجوم وغیرہ وئی تعلیم تال ہاشم چھٹی عمرے ای طاق ہو گئے تے
شعر سوزوں کرن لہیہ پئے۔ ایہاں دے والدہ وئی بڑی مریوی سی۔ ہاشم نے اپنے والد دے جھ
تے ای بیعت کیتی تے صوفی دے اسرار تے رموز قرآن چلو ہوئے۔ حکمت وچ اپنی صحت تے
ریاضت تال حکیم جلائی سن، اوہی دینے جاپ تے مہاراجہ رنجیت سنگھ وئی حکومت سی، کتاباں وچ
درج اے کہ مہاراجہ دا علاج ہاشم شاہ نے کیتا تے اوہی نوں شاہی دربار دلوں انعام تے اکرام تال
قوانین دیاں گئے۔ وفات ۱۸۸۱ء وچ ہوئی۔

اپنی عیال وچ ہاشم شاہ بہت کچھ لکھیا ایہاں وچ قصہ سیر راجھا، شیریں فرہاد، سہی بڈاں،
دوہڑے ہاشم، درج ہوہ کتاباں وچ قصہ محمود غزنوی، گج اسرار (سی فرمایاں) تے غزلاں، سی مرنی حد
یہ مہاراجہ جیتائی، مسدس لیلیں، اہاس دا، قصہ لیلی، مجوں، ہنس زلیخا، گج معانی (قاری) گیان
پرکاش، پتا گج کرشمی، پتا راج پتی (بندی) طب دین، گیان دا، وغیرہ وئی ہاشم دیاں تصنیفاں
ایہاں لکھاں نیں۔ ایہاں دہاں کی دستاویز وئی نیں۔ (۱)

ہاشم شاہ وئی بھتیجی مشہوری اوہیے صرفت والے دوہڑاں تے قصہ سہی بڈاں پادشاہی
اے۔ قصہ سہی بڈاں ہاشم توں پیدائش کی شاعر گھر چکے سن۔ قاری وچ جتہ پرکاش (۱۷۴۳ء) اندر
جیتہ مشق ۱۷۷۷ء کھجہ بھتیجی وچ آرام (۱۷۵۸ء) ہاشم توں پیدائش سید وارث شاہ تے حافظ
برخوردار (مسلمان) دے تے قصہ وئی سندھ تے میں (۱۷۸۱ء) بھتیجی مشہوری ہاشم شاہ دے قصہ سہی بڈاں نوں ملی

ایہ نہ پہلے کے نوں ٹی نہ بعد وچ۔ خود ہاں نکلتاں وہیں معرفت دے دوہڑیاں توں
بندھدھسکی ہاں ای ٹی لٹاؤ تال نکھڑاں سے اپڑیا دھاراے

اجھے اسی ہاں دی نکھس سکی دی کہانی تے کام دا چاڑھ پئے آں۔

آدم ہاں مجھو دا رہی۔ اللہ نے ہر چیز دتی ہوئی سی پر اللہ توں عزم کی، آدم جام نے
بزرگان دیاں درگا ہواں تے حاضریاں دجیاں، خیرات کجی، لکھ دے کی کم کیے، کلی حق دیاں متیں
ٹھیاں کہ رب تعالیٰ اہل ان لوں اوارہ دی خدمت توں مال مان کرے، ہاں نکھدا اے۔

۔ غواہی اہل اولاد ہیٹھ ہر شہید مٹا دے

دے لہاس پٹاشاک برہمن، بھکھیاں طعام کھلا دے (۳)

آخر اللہ تعالیٰ نے اہل دی سن ٹی تے اوہرے مکر دی جی، ہاں نکھدا اے۔

۔ سکی جنم لیا شب قدرے مش پال درختیں

دیکھ ہے آب ہون گم سوئی ماک لعل درختیں

محل خیال قیاسی باہر نظر کرے دل نکھتیں

ہاں آکھ تعریف حسن دی مشی محل ذر افلاں (۴)

وہی دے حسن تے راسخے تے سارے دسے وچ جنم دیا، سلطانیاں (دھڑیاں مکھاں، خیراتیں
دجیاں مکھاں اہل ویلے دے دروازے دے مطابق جیٹتی تے لہری داکے جی کی قسمت دا حال پچھیا
گیا، لہجیاں تے کڑی دا زانچہ چیر کھنکے تے خاموش اختیار کرنی۔ آدم جام تے آکھیا کہ کجی اے تھی
بال نہیں رہے، لہجیاں آکھیا ہے راجہ جان کجی کرے تے عرض کراں گے۔ آدم جام تے جان نکھتی
کر دتی، جس تے لہجیاں دینا کہ کڑی دجی ہو کہ حق کرے کی تے ایج آدم جام دی بددی
ہوئے گی۔ آدم جام بڑا رنجیدہ ہوئے تے آکھن والی بددی توں بچن دیاں تھریاں سونگن لگ پیا۔

پہلاں صندوق کھن کہ کڑی توں چاؤں مار دتا جاسے پر پد دے قزکوں ڈوریاں تے ڈوریاں دے
صوبے تال ٹیٹل کج کہ کڑی توں اک صندوق وچ بند کر کے دروازے دواڑھ دا چاڑھے، پتا چھوڑا
ای کجی گیا۔ بہر صورت صندوق بنایا جی جس وچ سکی توں رکھ کے اوہرے کجی وچ اک صندوق پڑا
جس تے او پد وچ سکی تال ہیرے جواہرات دی رکھ دے کجے تے صندوق دروازے دواڑھ دتا
گیا۔ دروازے کھلاں تے طوفان بارے ہاں نکھیا اے۔

۔ تمسک مگر چہ نہیں تھیراں طافاں لین کھارے

لوں زور کرن ہر طرفوں اک آوے اک چاڑھے (۵)

ایہ صندوق زوردار جا رہا سی کہ دروازے کھڑے جھنڈے اتار دھوئی تے دیکھ لیا، پیلاں
تے اوہ دروازے کہ خبر سے کہہ یاڑگی آری اے پے پکڑے آکھاں اہل صندوق توں پکڑ لیا۔ مگر لیا تھا
تے کھلایا اہل وچ اک سوئی جی کی، تال ہیرے جواہرات کن، اہل جی توں کٹھ کے اپنی بھتی
دے حائلے کر دتا تے وہی بکے پان گن پیا، ہاں نکھدا اے کہ اک بادشاہ زادی دھوئی تے مگر
اپنی گئی اے ایہہ سب نصیب دیاں گواں نکھدا۔

۔ واہ کام نصیب سکی دے ہم لیاں دل لڑا

جھٹوں چاڑھے سلطاناں خیر پئے در در دا (۶)

سکی آئے دھوئی دے کمرل کے جوتن ہوگی، اوہ انساں دی حسین سی لٹے دھوئی تے اہل
دی پردہں دی توبہ تال نکھتی سی انساں کی اوہرے وچ دوجریاں مکھیاں کن، ہاں نکھدا اے

۔ سکی ہوئی جوتن سیانی صندوق جوت سولی

صاحب علم حیا علیی محل ہنر پڑائی (۷)

سکی دے حسن تے خولی دا چچا آل دوائے ہوئے تے دھوئی توں دھوئی دھوئی
دے پیغام آکھن گئے پر سکی نے دیا کر کن الاکر کر دتا، کسے تے آدم جام دے دروازے وچ جا
کجی نکھتی کر لٹے دھوئی دی دجی انساں دی حسین تے نکھدا اے بادشاہ تے نرم وچ شامل کرن دا
پیغام مکمل دتا، سکی نے اپنی گن کا تعویذ نکھل کے دیکھ لیا ہوئی سی تے اپنی حقیقت توں چاؤ ہو کجی
کی انساں کر کے اہل تعویذ پیغام دے جواب وچ آدم جام توں مکمل دتا، ہاں نکھدا اے۔

۔ بھجیا نظر مقام اے توں آدم جام پلا

سکی کھول توفی گئے دا شاہ حضور پھلا

کافور داچ پچھتاہ خیرا پا صندوق زوردار

ہاں دیکھ ہوڈا شرمندہ آدم جام سولیا (۸)

آدم جام نے پردی شفقت پاروں سکی توں دیکھن دی خواہش ظاہر کجی جس توں سکی نے
ایہہ آکھ کہ الاکر دتا کہ تال اپنے دھوئی نکھن زوردار دتا اے۔ آدم جام نے سکی دے تال اک
بار لے دتا، جس دا سارا انتظام شاہی فرقے تے بھرا سی کہ دن کی افلاں سیلیاں تال اہل بارش
وچ آئے، بارش دے پنے مکمل وچ کجھ ضروریات لکھیاں ہوئیاں کن، اوہیں دھوئی کہ تصویر توں دیکھ
کے سکی دے پنے ہاں نکھدا۔

۱۔ دیکھنا عقل کار کھڑا صورت سم بدل دی
 ہاشم دیکھ ہوئی دل گماں وگوں کوہ نصن دی (۱۶)

کسی نے تصویر بنان والے تصور دے ڈرےے بچیا ایہہ کسی نے تصویر اسے تصویر دلوں دیا
 گیا کہ ایہہ کج (کمران) دے ہارنواہلی دا پتر شہزادہ بنان اے۔

۲۔ کچم خیر ولایت حلاں دی ہوت ملی حس والی
 قندا پت جوں شہزادہ صیب قواہیں خالی (۱۷)

کسی تصویر والے شہزادے جوں نول دل دے چٹکی سی، اوہے فراق وچ توفدی سی

۳۔ دل وچ سوز فراق جوں دے زور اقبلا ہلے
 آتش آپ آپے بجھیا را آپ جلیاں نت جالے (۱۸)

کسی نے اپنے باپ آدم جام توں دیا دے جن دا انکھم اپنے جھلے لیا، کاکھیاں نول
 حتم دے دکا کہ جیوا قافلہ کج توں آوے میرے حتم توں بغیر نول نصن نہ جالے۔ اک
 ورے توں مگر اک قافلہ کج کمران دے سوداگراں دا آیا، کسی نول دیا گیا، اوں سارے قافلے نول
 قیدی بنا لیا تے آکھیا جہن نیکر کج دے شہزادے جوں نول لے کے نہ آؤ، قیدی رہو گے،
 سوداگراں وچوں کجھ لے آکھیا سی کہ جوں ساڑا بھرا اے، قیدی سوداگراں نے کجھ نول کج کمران
 گھلیا جہاں جا کے سارا بارہ دیا نال ای جوں اکے کسی دے حسن دی اتناں دی قریب کیتی، جوں
 قافلے کے بھنور اپنا، بلوچاں نے آؤ نہیاں ای اتھواں نال کسی دا باغ اہاڑے رکھ دتا۔ کسے
 لے کسی نول دا دیا، کسی نے آکھیا ایہہ جوں دا قافلہ ای ہودے گا۔ باغ نول آئی، اگے جوں کسی
 دی کج اتے تار چا سی۔ اٹھان تے کسی دل دیکھنا تے اوہے نیان دا اسیر ہو گیا۔ کسی نے قیدی
 سوداگر بھڑ دتے، کج توں آئے قافلے دے لوک جہوں داہن جان گئے تان جوں نے جان توں
 انکار کر دتا، دایاں جوں دے جے نول دا دیا کہ جوں کسی کوں ای رو پیا اے اوہ اک دوسرے
 دے ہو گئے نیں، ایس تے جوں دے جے دا جوں دا برا حال ہو گیا۔

۴۔ کچم چار جنم کولیں میز ہویا پ تنوں
 ہاشم دا کج یعقوب بھیر حال ستاوے کسی توں (۱۹)

جے دا برا حال دیکھ کے جوں دے بھراواں بھنور جان تے جے حال دے جوں نول لے کے
 آؤں دا سا پکڑا، اوہ بھنور اپنے کسی نے اوہیاں ہی پڑی آؤ بھرت کیتی، اوہیاں دے اعزاز وچ

رات نول راحت دا پر بندھ کیتا، جہاں دے دل وچ کھوٹ سی اوہیاں نے جوں تے کسی نول
 شراب دے مگر بھر جالے جالے، آپ نہ بیتی

۵۔ مست بیہوش ہویا شہزادہ دیا سول جلیاں
 اک نیندر گل پانہہ سی دی ڈگ ہوو شراباں (۲۰)

جہاں نے جوں نول اکھ تے پیا تے راتو رات کج نول روانہ ہو گئے، کسی کج آتے ای
 جہوش پئی رہی۔

ہاشم کھلیا اے:

۶۔ عاشق ہواں تے کجھ پانن ایہہ کج دور حلاں
 ہاشم جس کن راہ عشق دی کاج گویا غواہاں (۲۱)

کسی نول جوں آیا تے اوں دیکھیا، نہ جوں، نہ ہوت نہ قافلے جوں دے بھرا اوہیاں لے
 کے جا چکے سن۔ اوہی دیا تاخیر ہو گئی، اوہ اوے حالت وچ جوں دے مگر دڑی، کسی دی مائے
 اوں نول اُکن دی کوشش کیتی پر کسی نہ ملی، ہاشم دی زبانی کسی دے جہسبہ اوہا اعزم دیکھو:

۷۔ گر سرائ مولن تے ڈرماں راہوں جان تھی پر مرماں
 جبب گ سائس تراس نہ ہواں مزلوں مولن تے ڈرماں
 سچے رب کجھ کسی دی کن سی جا طان پک بھڑماں
 ہاشم نہیں شہید ہو دیساں قفل مارو وچ مرماں (۲۲)

اوہ کسی جیوڑی خنوں بادشاہ زادی، جس توں ناز وعت جال پالیا گیا اے، اوہ کسی جس نے
 زمین اتے گدی سطر واسطے قدم نہیں سی رکھیا اوہ اتھ گئے جوں پڑیاں دے پچھے نس دڑی، راہ وچ
 قفل مارو، جیوی دیت اتوں سون دی اک، اوہ قافلے دے قدام دے نشان اتے جوں جوں پکار
 دی نس رہی اے، اتھے ہی نظر لگا دی وچ ہاشم نے ات کر دی اے:

۸۔ تازک جی ملک کسی دے ہندی جال سنگارے
 عاشق دیکھ جے اک واری جی تھیاں پر وارے
 پاو ریت سچے وچ رکن جوں معن بھلارے
 ہاشم دیکھ یقین کسی دا پیر نہیں دل ہارے (۲۳)

کچھ ڈکدی کچھ اچھدی اچھدی اچھدی تے دم لیدی
جیوں کر لوٹ شرابوں آوے پھیر گئے دل دھندی
وہڑے کھوج شہزادہ کتہ دل ہرگز ہمال نہ پھندی
ہاشم بھگت نہ کیوں کر گاؤں پرست پھولن سیدی (۱۷)

ایسے نئے حال دق کسے قافے دایاں توں بدعا دھندی اے کہ ادھ اوہے بنوں توں
نہایتی لے گئے ہیں۔

اوڈک وقت قبر دیں گولاں سن چتر وصل جانے
جس اہل اولھ بنوں توں کھڑا مردوز دل جانے
یاں اس حیرتے دق برہوں دانگ کسے جل جانے
ہاشم موت پڑے کہیں توں غم زمینوں جانے (۱۸)

پر پھر بلدی، تو پہ کر دیں کہدی اے۔

بہار مڑیکہ کسے کہہ تو بہت ہے ادنی ہوئی
جس پر پار کسے اساری جس دے جیہ نہ کوئی (۱۹)

کسی قفل ماروں دق نکلے دھڑ دی تھک بجی اے، قافے دایاں دا ریت اُتے کھرا
لجواے اوہ لڑوں رہ گئی اے، اوں لے ڈاہی دے کسے نوں سینے تال لایا ہو اے تے بنوں
بنوں پکار رہی اے، بھکھو، پیاس گری تے تھپی ریت تے اوہوں موت دے قریب کر پھٹا اے
اوڈک:

سر مرد کھوج اتے قفل آئی موت کسے دی آئی
خوش رہو بارہ اسان تھ کارن قفل دق جانوں
گرمی ساڑ گئی مے اکے تن تھوں جاں گوائی
ہاشم کر کہہ کھ شہزادہ مشق دلوں رہ آئی (۲۰)

ہاشم نے تے کسے دے ٹون دینے ای کسے توں کہا کہ کسی کر ادھ یاں بنوں توں جانے گی
یاں قفل مارو دق مرے مشق دی راہ تے شہید ہو جانے گی۔ پھر اپنے بڑک جیوں توں تھپی
ریت اتے رکھ دے دی صدق تے جینوں توں نہیں پاری۔ اوں تے مشق دی راہ تے جان دے دتی پر
چھپے نہیں مڑی۔ جدوں ادھ بنوں دی ڈاہی دے جیوں دے نشان توں سینے تال لاکے بنوں بنوں پکار
دی، دپ سچے تال جاری تے اوہے اک مہالی ایدر سید کھ دیکھ دیا سی اوں نے اوہی قبر کھائی

تے اوہے گول بید گیا، اوہر بنوں توں جدوں ہوئی آیا تے اوں اپنے آپ توں کھاوے دق دیکھا
ادھ کسے کسے پکار اٹھیا۔ بھراواں دے روکے دے پاوند ادھ پچاس پچاسوں دل ڈاہی لے لیا، راہ دق
اوں نے دیکھا ایک مہالی تازی قبر دے گول بیٹھا اے کسے پچاس پچاسی قبر اے؟ مہالی کھن کا اک
نیاں بنوں بنوں پکار دی مر گئی اے، ایدر اوہی قبر اے۔ ایدر کسے کے بنوں نے پاہ ماری قبر پھلی تے
بنوں دی کسے دے تال سا گیا، ہاشم لکھیا اے:

سن کر ہوت زنتن پر دیکھا گی پیچھے کائی
کھلی گور چا دق قبرے ہوت ملی دل جانی
خاطر مشق مے مانی اک حق غاک ستانی
ہاشم مشق بلوچ سنی دا بک بک رینگ کھائی (۲۱)

کسی بنوں دا قہر اک دکھانت (ایہ) ایدر دکھانت (ایہ) توں شروع ہونا اے کہ
کسے دے جس تے اوں توں دریا دق داڑھ دتا چاندا اے، جہان ہوئی اے تے بنوں دے
پاڑے کھن گچھدی اے، بنوں کچھ دینے لئی ملدا اے تے غیر پچھڑا، کسی بنوں دے مگر قھلاں دق
زل کے اپنی جان گوا دھندی اے۔ بنوں دی اوہے مگر ای تر چاندا اے۔ کسے دے قھے دق
گمراٹ ای گمراٹ اے۔ کسے دے سارے کھار یاں اپنے اپنے قھے دق اپنی بت دے مطابق
ایسے گمراٹ توں قھی زمان دی اے۔ ہاشم ایساں ماریاں دھوں اگے لکھ گیا اے۔

بازک ہر ملک کسے دے مہندی تال سجاوے
پاہ ریت چے دق تر کن بھن جوں بھلیا دے

گوہ لڑکے اچھی تھپی ریت جس دق جوں پچھے جاسکدے ہوں، کسی ایسے تھپی ریت
دق بنوں بنوں پکار دی مر گئی، ایدر اوہا بنوں اپنی صدق تے جینوں کی اوں نے اپنے مشق دا بان رکھا
کی ہے اوہ اپنے حال دق پچھے مڑ جانی تے مشق توں لافنگ لکھدی کی اوہ صدق دق پکی رہی ایسے
لئی اصر ہو گئی:

ہاشم مشق بلوچ کسے دا بک بک رینگ کھائی

حوالے

- ۱۔ تاریخہ، ڈاکٹر شہباز ملک، ۱۹۸۳ء ص ۱۸۷
- ۲۔ نگار، ڈاکٹر شاہ، سید، مرتبہ، ڈاکٹر فقیر محمد فقیر، ۱۹۲۳ء ص ۵۷
- ۳۔ ادبی، ص ۵۷
- ۴۔ ادبی، ص ۶۰
- ۵۔ ادبی، ص ۵۹
- ۶۔ ادبی، ص ۶۱
- ۷۔ ادبی، ص ۶۱
- ۸۔ ادبی، ص ۶۲
- ۹۔ ادبی، ص ۶۲
- ۱۰۔ ادبی، ص ۶۳
- ۱۱۔ ادبی، ص ۶۳
- ۱۲۔ ادبی، ص ۶۴
- ۱۳۔ ادبی، ص ۶۴
- ۱۴۔ ادبی، ص ۶۴
- ۱۵۔ ادبی، ص ۶۵
- ۱۶۔ ادبی، ص ۶۵
- ۱۷۔ ادبی، ص ۶۵
- ۱۸۔ ادبی، ص ۶۵
- ۱۹۔ ادبی، ص ۶۵
- ۲۰۔ ادبی، ص ۶۵
- ۲۱۔ ادبی، ص ۶۵

خواجہ غلام فرید تے اوہناں دیاں کافیاں

اصل ہاں غلام فرید والد دا ہاں خواجہ خدا بخش، آپ دے دھنئے عرب توں ہجرت کر کے
برصغیر وچ آئے سن۔ ایسے قادری سن۔ آپ چہیتہ مسک دے قائل سن۔ خواجہ خدا بخش دے دو پتر
سن خواجہ غلام فرید الدین تے خواجہ غلام فرید، خواجہ غلام فرید دی پیدائش ۱۱۶۱ھ بمطابق ۱۷۴۵ء
پانچواں وچ ہوئی آپ دا چار بجی ہاں خورشید عالم اے جیدے توں ۱۲۴۱ھ یعنی دہری دا سال
نگھدا اے۔ (۱)

خواجہ غلام فرید ۸ سال دے سن کہ والد دا وصال ہو گیا۔ خواجہ غلام فرید الدین جی جی جی
گدی آئے بیٹھے تے اسلامی زشتہ تے جامعہ تے تعلق دین دا سلسلہ جاری رکھا۔ اپنے کئے بھرا
خواجہ غلام فرید دی پرورش دی اوہناں دے دے کی ایس لئی بنی توبہ تے شفقت ہاں تعلیم تے
توجہ دیتی تھی (۲)۔ بھار چار دے نواب صادق محمد خاں ایس جی جی جی دے مرید سن ایس لئی نواب
صاحب دی خواہش تے غلام فرید دی پرورش نواب صاحب دے کلاں وچ ہوئی (۳)۔ پیناں
اپنے بھرا توں غلام فرید تعلیم لے کے اپنے چار موہناں تین محمد کولوں قرآن مجید حفظ کیتا۔ عربی قاری
دی اوہناں کولوں چمکی۔ ۱۶ ورہیاں تک کہ غلام فرید تے موہناں قائم الدین کولوں علم تے فیض
حاصل کیتا۔ آپ عربی، فارسی، ہندی، اردو، بارہاڑی توں از ادبی داری زبان پنجابی (دیلاقی)
توں چنگی طرح جانوں سن ایس لئی از تصوف، فقہ، حدیث، تفسیر، منطق وغیرہ توں جانوں
ہوئے۔ علم نجوم تے موسیقی ہاں دی دھیری رچیت کی۔ سارے علم حاصل کرن توں بعد ہاشمی
ملاں دے حصول لئی اپنے دوائے بھرا خواجہ غلام فرید الدین دے جھ اتے بیعت کیتی، جہاں نے
بنی توبہ ہاں، بھار ہاں، بیعت تے شفقت ہاں سلوک دیاں مولاں کئے کرائیاں، عرفان ذات،
عرفان رسول ﷺ تے عرفان الہی دا رستہ دیا، اپنے دوائے بھرا خواجہ غلام فرید الدین دے وصال توں

بعد خوبہ کلام فریہ دینے لگا۔ وہی گدی آتے بیٹھے تھے اسکا رشہ تے چاہیت دا سلسلہ جاری رکھیا۔
رشہ تے چاہیت توں او صوف ناں بھریا کلام (کافیاں تے او پڑے) گفتیق کیا۔ اوک ۱۹۰۱ء وچ
وفات پائی (۲۱)۔

خوبہ کلام فریہ نوں اپنے وڈے بھرا تے مرشد خوبہ کلام فر الدین ناں انسان دا پیارسی، رنج
گشا اے کہ اک ساک، تانی المرشد ہونن لئی حقیقت دے دریا وچ ڈوبے کھا رہیا اے۔ کافیاں
وچوں کچھ سے دیکھو:

- جہاں فر الدین مغل دیاں تن من کیا بھر

گمراہ گشتاں میں فر جہاں توں جنت غور (۵۵/۵۷)

- فر الدین مغل دے عشق دم دم بڑ سوائی (۲۲)

- فر جہاں قبول کیوتے - واقف کل امرا کیوتے (۲۱۰)

- در حقیقت جہات امادی - فر جہاں ایسا رعت سکھام (۸۳)

در حقیقت جہات یعنی حقیقت انبیا دا ادراک فر جہاں دلوں دیاں ذات اے مرشد نے ایہ
ریت سکھائی اے۔ حقیقت الہی عکس اپناں لئی مرشد نے آگاہی کیتی اے۔ مرشد فر جہاں کیوں ہے
وحدت الوجود دے قائل سن، ایس قسطے توں اتن اعرابی نے استدلال رنگ دتا ہی ایس لئی خوبہ کلام
فریہ اپنے مرشد دے اپنی حقیقت دے اعتبار ناں اتی اتن اعرابی دا ذکر وی کیوتے نہیں۔

- مرشد فر جہاں نے، کیتھ ایہ ارشاد

عارف اتن اعرابی ساڈا ہے استاد (۲۹)

خوبہ کلام فریہ عراقی نور وچ اتن اعرابی ناں مسکن حوالے ناں اپنے آپ نوں جہز دے
نہیں:

- طوائف دے دھند نہ بھانے - ویک ساڈا دین ایانے

اتن اعرابی دی دستور (۳۷)

یاں:

- عجب تھ اصولی مٹانے نوں - رکھ ملت اتن اعرابی دی (۲۳)

ایہناں ساریاں شعری جھان توں ایس لگی دا نارا ہو چاہتا اے کہ خوبہ کلام فریہ اتن اعرابی
دے قسط وحدت الوجود دے قائل سن جہاں او کھنڈے نہیں:

- کھو کھو مین الدین دلم - کھو فر جہاں دلدار دلم (۸۳)

تے اوہ اپنے آپ نوں سوچیاں دے چاہیے سٹے ناں جہز دے نظر آؤکے نہیں، کافیاں تے
او پڑیاں وچ اوہناں صوف دے ایس مسک دا پرچار کیا اے، اک قس قسہ دا درس دیندیاں
گلی مکاتے نہیں:

- ہر آن امد دو دھیان دھرو

ہے بے شک دین ایمان ایہو

دل ناں فریہ دا دھن سنو

سو بات دی ہے کپ بات جپ (۲۴)

خوبہ کلام فریہ نے تانی المرشد توں او صوف دے دستور موجب لئی پاک حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم ناں اپنے پیار عشق تے حقیقت دا اعتبار بڑے اہی اثر والے اؤکھ دیاں کھیا اے جھے
اوہناں دا لہجہ وجہان والا ہو چاہتا اے، دیکھو:

- اقصاں میں طغویٰ جہ جہان لب - اوہ ناں خوش وساد وچ ملک مرپ

دیکھی بڑی دے جہ جگہ گی - تجھے بل بل سولی سولے سب (۲۲)

حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم دا اک اعتبار ایہہ دی ملدا اے۔

- نمشن ازلی دا قیاسکار - اعدوں دین دتا جی اہو (۳۰)

مطلب ایہہ اے کہ ذات الہی دے مظاہر تے ازلی نمشن دے نور دیاں شگاہاں ظاہر
ہویاں نہیں جیہڑیاں ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم دے بیس وچ دینا دی نصیم تے چاہیت
دا سٹے سموت ہوئیاں میں یعنی ماضی نمشن الہی نے حضور نبی کریم ﷺ دی ذات پاک اپنا
رنگ دکھایا اے۔

اصل وچ خوبہ کلام فریہ وحدت الوجود دے قائل سن ایس کر کے قس قس نمشن ازلی نوں
اوہناں نے اپنے چکر دے وچ بھجیاں ہوئی محسوس کیا اے۔ خوبہ کلام فریہ قس قس فریہ یہ وچ آپ
کھدے نہیں:

بہری شامی و حق مشق و اخبار پیش صورت اولیٰ ہوئے اسے۔ ساڑھے سارے صوفی شاعروں نے زہدیت اپنائی اسے، بابا فرید توں لے کے خواجہ فرید تک مشق دے اخبار و حق جہوں بھاری رنگ و حق گل ہوئی اسے تے صوفی رہی مشق دی رنگن و حق رنگیا اپنے آپ نوں صورت دے زہد و حق ازلی محبوب توں اپنا ساکین تصور کر کے اور بے تال مشق دیاں وار داتاں بیان کر دے گئے۔ خواجہ غلام فرید دیاں ذخیرہ ساریں کتاباں دا زہد رنگ اسے، دیکھو:

- ست ساقول بجن سدھایا - سر سنجوے سول ستایا
چڑی کھڑی چڑی ملوی - ساگ جبر دی رازی
بھڑی بھڑی ڈڑی گھوی - گھوی اک گھلوی
چلا ڈڑی تیرے گھلوی - پل پل پل پل پل (۱۲)

یاں:

- ہاں پاچھ کلکیاں - دلدار بغیر اولیاں
ہاں جھوک لٹائی ویدا - ساگ جبر دے راپاں (۱۳)

یاں:

- کیا حال ستاواں دل دا - کوئی عزم راز نہ ملدا
منہ ہر دلی سر پانچم - سارا تک صبر و تحمل
کوئی ٹھمن نہ دیکھئے آئم - ہمیں اکا عالم کھلدا (۱۴)

خواجہ غلام فرید ایسی قسم دی شاعری و حق مشق دیاں کھنیاں، وصل دی جڑ، فراق دا سوز، درد دی لذت توں بے سوچے وھگ و حق جان کھا گیا اسے۔ مشق و حق ظروں، وہ، اشتغال تے سخت کوشی دیاں کھنیاں توں بڑے ای تکراریں وھگ و حق پاتا گیا اسے۔ ایسے سنے و حق ایسے لھے دیاں مقامی لوک داستان دے کرداروں توں علاقوں دا حق مشق دیاں وار داتاں دا بیان بڑے دل بکھیری انداز و حق آئے اسے کچھ مثالوں دیکھو: سنی بھائی، روہن توں خواجہ غلام فرید دی شاعری و حق خاص اہمیت و حق گئی اسے۔ بھل توں بھل یاں ہوت دا اکھر دے کے کسی دلوں دی ہڈیاں دا اخبار اسے۔

- بھل بھڑے کچے سدھایاں - ڈڑی لڑائی ہے زار زار
یاں جیاس نصیب اسالے - نہ کوئی ٹھکے نہ کوئی تاڑے
- نہ راہ دوسم کرہوں قطار (۱۵)

- نہ کر کچھ دھنن دی - رہو بھول
توں بن ہوت پکارا - سچ حق مٹی مٹی مٹی (۱۶)

- سادوں جیکھ مہارن - ترس پئی بکلا موڑ مہارن
بھولہ راں واٹ نہارن - بھلی کاکھ بھولہ راں (۱۷)
لوک داستان "بیر" دے کرداروں وچوں بیر تے رانجا دے کردار توں دی ساڑھے صوفی شاعروں علامت پادراں اپنے کام و حق دیتا اسے، خواجہ غلام فرید دا اپنا لوک داستان وھگ اسے، دیکھو:

- پل پل نول سولیا ہے - مٹی ملت دکھاں و حق آئے ہے
راہن جھکی میں چھپائی - بے زار اویں دے راہ دکائی
مٹھوی ماری پھراں لڑائی - نام نشان مٹھویا ہے (۱۸)

یاں:

- نہ رانجا الجیہ، جھکی جاوکر دے
تخت پڑاویں راہن آئے، بیر بھری دے گھر دے (۱۹)

لوک داستان "سولی بھیل" دے کردار دی ساڑھی صوفی شاعروں دے کام و حق علاقے والے جاں آئے گئے، خواجہ غلام فرید نے سولی والوں بھیل دے مٹی دی سک دا اخبار کئیے سوچے وھگ پل بھلایا اسے:

- مٹی بھیل مٹی بھیل
ہر دل میں ہے مٹی بھیل
فراق فراق تے سوچھ سوچھاری - پاری لا کر مٹھوی پاری
دوسم وصل وصال مٹی (۲۰)

غریب لکام فریہ دے کلام "روحی" (چلستان) توں مشق دی راہ دیاں آؤکڑاں دی علامت سمجھا گیا اے۔ روحی دا علاقہ چلستان دا علاقے آئے جیسے فضل ماروں، بارش بہت گھٹ ہوندی اے۔ لکلاں دی حیاتی نوعیاں دے پانی آئے پھار کر کے گزردی اے سب بارش نہ ہونے تے ٹوٹے نلک جاتے ہیں تے ٹوک پانی والے علاقیاں دل اصل مکانی کرتن تے مجبور ہو جاتے ہیں، سب بارش ہو جائے تے ائیں علاقے آتے بہار آ جاتی اے، غریب لکام فریہ اپنی حیاتی دھن کل دی رات ائیں علاقے دھن گئے۔ اوہناں تے ائیں علاقے دی رات توں اکھن دیکھا، ائیںوں دے علاقوں تے علاقوں دا آئندہ اپنا، اوہ اپنی شاعری دھن ائیں علاقے دی رات دا نقشہ پوے سوہنے ڈھنگ نال کھچے تے ہیں، ائیںوں دے درختاں، پتھر، پودیاں، چڑی پوٹیاں، صحرائی پھلواں، برسات دیاں مٹھریاں تے ائیںوں دے وسیکلاں دیاں روز مرہ دے کتاں کچاں دا ذکر کر دے ہیں۔ غریب لکام فریہ دے کتاں تے ائیںوں کھنکھوے تے ہیں کہ اوہناں دی شاعری دھن ہوت دا ٹیٹا بار بار ذکر آؤا اے ایہہ اوں علاقے دی کوئی شاعری جس نال غریب لکام فریہ نوں پہچانی مشق ہو گیا ی، پے ایہہ گل سنی نہیں جاسکدی۔ روحی (چلستان) دی رات دے رنگ غریب لکام فریہ دی شاعری دھن دیکھو۔

روحی پارے:

روحی رنگ رنجی پک کیمپ پار حسیاں پاوے

ہوئے ہونے گھنڈ ساکھن گیت پریم دے گارے

کھمر بھڑی چلی پچوڑی دل دل جیدہ ہمسارے

پہرے باز ڈاکھن دے ہاں، کوئی آوے کوئی چارے (۱۹۷)

روحی دھن ساواں دا لکھار:

آئے مست ڈیہاڑے ساواں دے - داسا دن دے من بھادون دے

ہلے پہرے باز ڈاکھن دے - کچلے بھوڑے س ساواں دے

پچوڑیاں پکے اٹن پیسے - کلل سور پچنے پیسے

سکھن پکھر چٹوڑ پیسے - شافل گیت ساواں دے (۱۹۵)

روحی دیاں شیاراں دا ذکر جیوڑیاں راتیں دلاں دے لکھار کردیاں ہیں تے دے چانیاں ہر

دودھ دے کچیاں ہیں:

روحی دھن دے رہنیاں چارک چڑو طیاں

راتیں کرتن لکھار دیکھے ڈیہاں دواڑن نہیں (۱۹۶)

اک کافی دھن غریب لکام فریہ لے علاقے دے محل طیاں تے اوں توں نہیں ڈیہاں نہیں
دا ذکر پوے ٹوٹے ڈھنگ دھن گئے۔

آچوں دل پار، طیاں کیاں نی دے

آکھیاں طیاں چن دے ساکھے - اوڑک حسیاں فریہن داگے

چھوڑ آرام قرار - کیاں کیاں نی دے (۱۹۷)

گندی گل ایہہ اے کہ غریب لکام فریہ بھانجی دے آٹھ چہرے صوفی شاعر ہیں اوہناں دی حیاتی اک ٹپک پاک بزرگ رب تعالیٰ دی توحید دے پرچارک دی حیاتی ہی اوہناں رب تے بندے دے رشتے توں بہرہ راست پاں وحدت الوجود دے حوالے نال جڑن دے گھٹے توں بھانجی زبان دھن من گچھری دکھادی والے ڈھنگ نال چان کر کے کوئی توں عرفان ذات تے عرفان الہی دل لے جان دا چار کیتا اے۔ اوہناں اپنے علاقے دے اک بھے چلستان دی روحی دی رات توں اکھری تصویراں راتیں نکھلی کھنکھوڑ کر کے بھانجیاں دے دلاں توں گرمان دا سامان دی کیتا اے۔ فنی حوالے نال ہی اوہناں کافی دی مٹھ توں بھانجی دھن عرفان آتے اپنیاں دا چار کیتا اے۔ اوہ آپ دی امر نہیں تے اوہناں دی شاعری دی امر اے۔

☆☆☆

حوالے

- ۱۔ پنجابی ادب کی کہانی، مہاراشٹر قریبی، ۱۹۷۲ء، ص ۲۱۲
- ۲۔ پنجابی ادب کی تاریخ، سید محمد رفیع، ۱۹۶۰ء، ص ۲۲۱
- ۳۔ ادبی، ص ۲۲۱
- ۴۔ ادبی، ص ۲۲۱
- ۵۔ اکبر غلامی نے عرب، محمد آصف خان، ۱۹۹۳ء، (پیش کشاں) میں اس کے بارے میں حوالے دیے ہیں کہ اس کے لیے کئی کئی سالوں تک اسے لکھنا پڑا تھا۔

میاں محمد بخش تے اوہناں دی 'سیف الملوک'

میاں محمد بخش چک فاکر علاقہ کوٹلی (میرپور) آزاد کشمیر، ۱۸۳۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ دے والد داں میاں شمس الدین کی (۱) بیوی دے حضرت عبداللہ شاہ غازی دے مرید تے سہارہ فحش سن۔ میاں محمد بخش نے ابتدائی تعلیم اپنے والد کوں حاصل کیتی لیہے بعد پنج سواں شریف و حق حافظ داسر تے حافظ محمد علی کوں اور تعلیم حاصل کیتی (۲)۔ پھر حضرت غلام محمد کوٹلی شریف کوں حاضر ہوئے تے اوہناں دے جتے تے بیت کر کے روحانی فیض حاصل کیتے (۳)۔

میاں شمس الدین دی وفات کردی میاں محمد بخش ہوراس دے واسے پورا میاں بہاول بخش دے خانے دی گدی اُتے بیٹھے (۴)۔ ۷۰ سال کر میاں محمد بخش سیاست کرن لئی نکل گئے اوہ کشمیر تے دوسرے علاقیاں وچ رست، مختلف درجہاں کوں روحانی فیض حاصل کیتے (۵)۔ اپنے واسے پورا دی وفات کردی گدی اُتے بیٹھے (۶)۔ آپ دے عابد تے زاہد سن، شریعت دے پابند سن (۷)۔ ہر ویلے دھرتی تے صحبت وچ رہے رہندے سن، بال ای شعر آکھن دل دی راقب ہو گئے سن آپ نے شادی نہیں کیتی (۸)۔

آپ دے عالم فاضل سن، تصوف دیں راہواں دے سالک سن، حجاز وچ حاجری تے انکساری سی، تصوف دی زیادہ چمکا سی۔ اوہناں نے قادری وچ شکی تیرگ مشق، تذکرہ مشق تے پنجابی وچ سنی خواص خان، قمر مرزا صاحبان، قمر سیف الملوک، قمر سانی سیکڑاں، قمر شیریں فرہاد، قمر شاہ منصور، قمر شاہ معائن، قمر سولہ، قمر میراں، سی مرثی وغیرہ لکھے (۹)۔ آپ دیں بکھتاں وچوں قمر سیف الملوک نے بڑاں کڑمیا، ایہاں دی وفات ۱۹۷۷ء وچ ہوئی (۱۰)۔ کوٹلی وچ دفن نیں (۱۱)۔

قمر سیف الملوک میاں محمد بخش ہوراس ۱۸۶۹ء مطابق مطابق ۱۲۹۳ھ وچ لکھیا (۱۲)۔ قمر سیف الملوک پنجابی وچ بہت گھٹ لکھیا گیا اے، اوہناں وچوں دی میاں صاحب دا قمر ای سرگزشتاں

اے۔ ایہ مافوق الطہرت قدر ہے۔ مہا صاحب نے اس نوجو لکھا ہے کہ ایہ دینی
 داستان باروں ہوتا ہے۔ جیسا قدر مہا محمد باقی ہوا لکھا ہے اور مختصر اے:

[illegible]

میں محمد بنعلی ہوداں اور اس قدر مشفق، مہمکن، مطلوب تھیں کہ اپنا بی بی غالب دی بہت، محل سے ہر چند اسے ۱۶ سال تکھی سیلف اسلوک کے نامکنوں اپنے عزم سے بہت سال تکن کر دکھایا (فرمان کے تحت)۔

۱۔ قصہ سیف ملو کے والا اس کارن بہن کہتا

طالب امت کے طے روا نہ رکھے یہاں (۴) ص ۴۴

اک ہر تھاں گھوڑے نہیں۔

۱۔ مرزا بہت بار نہ غولے مت کوئی کے نہرنا

ہمت ہال تھے جس لڑکے پائے ہاچھ نہ مرزا

تھے۔ وہ متعدد ایک ہی دور تھا ان کی زبان ہوئی اسے:

۳۔ رحمتوں کی مثال رحمت سارا جاہیں سمجھیں ہمارے

ہمت اے مشکل آسماں ہمت مرد نہ ہارے

ایسے کے مصرعے اعداد فرض تھے دی ساری

جو ڈھونڈے سو پاوے بھائی مفت نہیں پر پاری

فرماتے ہیں کہ مہاری رنگ و جحقیقتہ دی گل کچھ اے:

بہارِ محازی روحِ حقانی و ان وصالِ وی کاظمی

سر اسحق کتاب بنی سیف مہدی وفق لاهی

اور اس کے ساتھ ساتھ، سفر الحق، رکھا اسے۔ میاں محمد بخش جہاں، سیف الملوک و

اصل قصہ گھمن توں بیٹیاں پورا ک۔ آپ قصوف دا کھیا اے۔ کیوں ہے اور اویں توں مہارتی دے

میرے وہی حقیقی عشق دی داسجان ہا کے کھ رہے سن۔ اتے مجازی روح حقیقی یاں

ب۔ ولہ اسے دی گئی ہو اور اسے ہوا میں گھول دے

ابو عشق: دے سلطان و قلع سلطان عشق تھاری دا نکھیا کر کے ایس دے واسطے ہاں عشق حقیقی

۱۹۰۹ء میں لکھی گئی تھی۔

میں نے اس وقت تک اس کی طرف توجہ نہیں دی تھی کہ وہ میری طرف سے

یہ ہنسنے والے دیکھیں کہ کھڑے ہیں جہاں

اسا صدق لیاں اس نے جے ہاں دھیانے

اسی طرح ہمارے ہاں بھی لادوں آگ جہانے

ہو کر کے وہی جاو نہ رہی چھن سب رشائیاں

ماں سے دیکھ اچانک بچہ لگاؤں بھائیوں

شرم حیا نہ رہے گئے دا بھٹن ہدی غواری

ولیر ہا جسوں مبر نہ کر دے جہاں لگائی یاری

ہے وہ جان باری مجھے ترست تھی تے دھرنے
سر لڑنے تے کسا پھان رتی غدر نہ کر دے
ایس ہوائی جرس ہواؤں ایسا ہے چت وسدا
جہاں عشق حقیقی لائیا کرو تجب اس دا

مطلب اسے کہ بھاری عشق دھج ہے بندے دا جان کچھ مال ہو جائدا اسے تے حقیقی عشق
جھوٹا کائنات دے تھنن کرن واسے دا عشق اسے کل تال پڑ دے واسل ہون دا وسیلہ لیدے دھج
کیہ حال ہوندا ہونے کا؟ عشق حقیقی دا دیر دا وی کر دے نیہ:

۔ ہر دم ذکر جمن دے اندر کل جہاں بھلاؤں
دل چائی دے مجھے کولوں اپنی جان رلاؤں
اک دیر توں دل دھج رکمن سب غفلت جیس سن
وہل دیہ نہ جان ٹولے کھوٹے دا رو دن
گن آواز پے ہر دینے پیلے قول بسوں
گنگا بکھی کوکینے بھائی ایسے دھوون مستوں
وچوں آکھ باہر خاکي وسدے حالوں حصوں
ہے کب نورو کرن ہم زمین پھاڑ فکستوں

ایس بیان دے بعد استقامت دی منزل دا ذکر کر دے نیہ تے ایس کل تے زور
دیندے نیہ

۔ کار کریں جو کیے کارنگہ کریں بکار نہ کاروں
معاں تے دھر آس نہ ذرہ فضل مٹیں سرکاروں

ایہاں بعد توحید دی منزل دا ذکر کر دے نیہ۔ ایسے اور بیان تے وحدت الوجود دے فلسفے دا
کمل کے دیر لکھا اسے:

۔ آئوں منزل آوے بھائی دھج وادی توحیدے
عابد تے مہبود ملیدے روئی نہ دھریے
سر کلامن کب مجھے دھوں گھر سرائ دے زل کے
اس مجھے جیس باہر نہ چاہے عشق دا نہ چل کے

ازل ابد دا چارہ کو ایہہ گھا وچکاروں
ہر دا روپ مہ بھلیا ہے پکے سرکاروں
لیدے بعد اودہ حیرت دی منزل دا دیر دا پائے نیہ:

۔ پھر آگوں کب منزل آوے حیرت والی وادی
درد آسوں ہوئے کم اوچے ہرگز خوشی نہ شادی
دم دم چل فٹاں دی مارے حیرت آگ نہ بجے
آجیں درد آتے گھر سوزوں رات دہار نہ بجے
جان اودہ مرد جراتی والا جا پھتا آس چاہے
ہوندا گم تھیر اندر اپنا آپ نہ پائے

مطلب اسے جیسی بھلا کہدا اسے:

۔ کیہ جاناں میں کون بھیا

ایہاں بعد فطری دی منزل آزمائی اسے، ایہہ خود فراموشی دی منزل اسے:

۔ ایس عی دھج جی مارے ہے کوئی ہمت کر کے
سدا سکھلا دسی بھائی کیہ کم باہر ترے
ایس عی دی جی اندر چت بیٹھ سکھلا
گم ہوں بن ہور نہ بھادے دانے بن سکھلا
کے تال اس جی وچوں جان سر باہر آے
جان اودہ کارنگہاں دیکھے تک تک محبت پچھانے

میاں صاحب فرماتے نیہ ایہہ منزل مران توں آگے مران تال حاصل ہوندا اسے،
(موتوقیل ان تھو تو)

۔ بعد کلاں باقی ہوتا کیہ جاناں اس باتوں
نویں کتاب جے ہے کھیاں باتاں لگی اثباتوں
مر کے جہان دی گج چکی سو چاہے جو کر دا
جس دے سر پھرتی ہووے کم نہیں ہر ہر دا

عشق حقیقی دیاں مثالاں دے کہیں گھر بھلی ہوئی اصل تھے دل دھج کر دے نیہ ہے
ایس گمن تے بندے تال پار دل رجوع کچھ چاہے تے اوہل جائدا اسے:

۔ رست دور نہ ہوڑک جس دا مجھے تھپے دوسے
پہ جو تال تھپے کرے، دھج جھن سنگ دوسے
قرے کچھ نہ مسلم اس دا قاتل کاندہ پاسا
بھڑ دیا پہ لہر لہر دی رکھ لہن دی آسا
پارے بن مرزا تہیں سیس تہاں جو ہوئے
اوہ حیرا توں اس دا ہوئیں دھ نہ رکھ موئے

سیف الملوک فیروز دے لوں گروں لہن لکھاں بلیج اہمال پی دے قاتل لکھنے دا کوئی پتہ
نہیں کی، پر اک جھن کی طہن دی اک سنگ کی غلاب دی، ایہہ گن ایہہ سنگ میاں گھر بکلی ہواں دے
نزدیک لہر لہر دی اے جہن نے سیف الملوک توں کامیاب کیا۔

میاں گھر بکلی ہواں تھے دے لہ توں لے کے پھینکا پھینکا، بہتہ، جرات، جہد، مسلسل دا
دور کا۔ اوہاں دے شعراں دھ آؤ آؤ قاتل قاتل تہی قہر آؤندی اے فرماوے میں۔

۔ عاشق دا جو وارو دے ہاجہ چاپ جھن دے
اوہ سیانہ جان ایانہ روگ نہ جانے من دے
دور مصالح دے سخن گھر دین گواہی حالوے
جس پلے مکمل ہوسے ہولان آوے تہ روہاں
تھے دھ دیا دی بے ثباتی دا موضوع دی آؤندی اے، فرماوے میں:

۔ کھ چڑ ہمار حسن دی خانو دھ خانو
لاہیت گھر جس جھیں بک دھ رہے نکائی
بان نہ بچتے روپ تھکے دا وارث کون حسن دا
سدا نہ رسن شانساں ہریاں سدا نہ پھول چمن دا
گھر دکھادی کرے تیار دی بار چھدیاں ہرنا
جو چھدیاں اس دھیا آخر جو خیا اس مرنا
لوئے لوئے بھرے کرے بے قدہ بھلاؤ بھرا
شام بگیا بن شام گھر گھر جاتکی نے ڈرنا

ڈرنا دی بے ثباتی دے نال ای اوہ ڈرنا دھ رہدیاں انسان توں یک جہل کمان تے ذرا
راہ نکال دی کچی کر گئے میں۔ انسان آتے جہوں دن چھدیاں اے تے ایہہ لوں دی حیاتی اے۔

حیاتی نے جہوں ک جانا تے بھیراں اس نے اپنے اصلی گھر جانا اے ہے اس نے اپنے
محل دا بھلاؤ نہ بھرا تے بھیرا آؤرت دھ جاناں حساب کتاب، سزا تے جزا توں اس توں
ڈرنا آؤ اے۔

میاں گھر بکلی ہواں سیف الملوک توں اک شہری دے ڈھک دھ کھیا اے لہن لہن
دھ قاری شہری دیان ساریاں غریباں موجود ہیں۔ بہ توں پہلاں لہن دی کہانی تے پات اے
شیوے اک مضبوط تیار داتے آسارے گئے ہیں۔ پات دھ حقیقی ریلو موجود اے، دھ لکھاری جے
ڈکارانہ ڈھک نال کھن کی اے، بر داتے دا پہلے نال ریلو اے، لہن لہن کہانی دھ مسلسل
موجود اے۔ تھے لوں پر کشش خان دانے دھیری قاتل تے شہر لکھاری کولوں کم لیا اے۔ شہر اس
توں دھ توں دھ حقیقی خان دی کامیاب کوشش کھن کی اے۔ اک جنگ دا شہر دھو۔

۔ ہوڑک آن چھو چھ ہوئی مارے کج خدے
دھلے تیک جھارے دھلے ڈھ کھار کھارے
چٹاں ایہا کھروہی کھس کھس گئے لاگی
ڈھانچیں مار اٹھے تھ ہرے چنکر دھ دھانگی
منہ اسان ہن کر بیان کک اٹھائی طریاں
تیجاں بکلی داگن ہوئیاں، تیجاں داگن چھریاں

میاں گھر بکلی ہواں لہن شہری توں اٹھائی دس دانے دی استعمال کیا اے، قاتل قاتل
انھیساں گھاں میں شہریاں بدھ توں کوئی نہ کوئی سنی دھدیاں میں:

۔ آؤکے دھلے کاری آوے بھلاں دی اٹھائی
اڑیا آکھن دی کج پان جو انسان دھائی
دھنجا تے جو کم نہ آوے آؤکے سوکے دھلے
اس بے فیضے سگی کولوں بھڑ پار اکیچے

لہن شہری دھ میاں گھر بکلی ہواں اپنے توں پہلاں ہوئے تے موجود بھائی شاعر
پارے تے ادب پارے اپنے خیالات دا اظہار دی کیا اے۔ اچھے اوہ مولوی احمد یار توں بعد بھائی
ادب دے اک نقاد دی قرار پانے میں:

۔ دور ہے جس چلے ہائے نکدی کوئی رومیا جے کے
دلبر اپنے دی گل کرے ہواں توں منہ دھر کے

جس وقت بھی مرنے والے درد مندوں کے سامنے
بہتر چپ کر لیتا تھی اپنے جانوں

ملکہ کی مگر ایسے یہاں کوئی بھی نہیں تھا جس کی صدی صدیوں کے وہ بھائی شاعر بھی تھے جسے ایک صدی سال تک ایک قصہ کار کے ایک نادر پارہاں بھائی ادب و فن پر زندہ رہیں گے۔ وہاں کا قصہ سیف الملوک اور شکر ایبہ قصہ تھیں وہاں سب قوت مندوں کے بھائیوں میں ایک باوقار شخصیت قصہ اس پر مبنی صاحب نے اپنی نوں اپنے فن کے قریب ایک لازوال قصہ بنا دیا۔ اسے ایسی قصے تھیں جن پر اسے وہ انسانوں بہت جرات، مردانگی، آدکے کاہلیاں اور مردانہ وار مقابلہ کرنا اور سبیل دیکھنے کیلئے دوسرے پاسے صوفیوں کا دامن دے کر اسے بالترتیب اپنی دیکھا کر کے عشق عشقیوں اور اختیار کر دی پر پرتہ دی دیکھنے میں۔

☆☆☆

حوالے

- ۱۔ حضرت شاہنشاہ کوثر، مانی کے شاعری اور شاعری، نثر، ۱۹۷۷ء میں ۱۲۷
- ۲۔ دہلی، ص ۱۵۶
- ۳۔ دہلی، ص ۱۵۱
- ۴۔ دہلی، ص ۱۵۵
- ۵۔ دہلی، ص ۱۵۴
- ۶۔ دہلی، ص ۱۵۷
- ۷۔ دہلی، ص ۱۵۵
- ۸۔ دہلی، ص ۲۰۸
- ۹۔ دہلی، ص ۲۳۳
- ۱۰۔ دہلی، ص ۲۳۳
- ۱۱۔ سیف الملوک، شاہنشاہ کوثر، تہذیب، اقبال، مطبعہ الدین، ۱۹۷۲ء میں ۲۱

۱۲۔ سب عشق گہری دہلی دہلی سے ملتا ہے

۱۳۔ سب آئے وہ میرا پر اس جیسا آ ہے (۱۹۷۷ء مطبعہ الدین)

۱۴۔ حضرت شاہنشاہ کوثر، مانی کے شاعری اور شاعری، نثر، ۱۹۷۷ء میں ۲۱

۱۵۔ سیف الملوک، شاہنشاہ کوثر، تہذیب، اقبال، مطبعہ الدین، ۱۹۷۲ء میں ۲۱

(اگر مضمون و فن میں دیکھنے والے اسے اپنے لیے لے لیں)

شریف کجانی دی ”جگرے“۔ اک جہات

”جگرے“ شہزاد شریف کجانی (۱۹۱۵ء-۱۹۷۷ء) کا بھائی شاعری اور محمود اسے اپنی دی شریف کجانی دیں ۱۹۳۸ء قریب ۱۹۵۹ء تک کہیں نہیں تھے ایک گیت مثال اسے۔ سیاہی، سادگی سے اپنی لکھ نال اس دور آئے نظر پائی جاتے تھے ایسے عالمی جنگوں، لڑائی دے خلاف فرد دی آزادی، مساوات، برابریاں قدر اس کی زندگی کے قریب تھے تو اس قدر اس دے بھگن تھے اپنی غلطی و حق کھٹن کا دور اسے پہلی۔ دوسری جنگ مبینہ طور اس جنگ دیوں تہہ کہیں تھے اس دے نتیجے و حق سادگی، سادہ بینی، سیاہی سے سادگی اصل مصلحت اور جان کی، دوسری جنگ دی ایسے دور و حق ہوئی، اس دیوں تہہ کہیں، زور اور قیاس و قوت کو دیکھنا اور انحصار، عشق دور پاروں سادگی پھر تے انتہائی پھر تے نوں پہنچ، نال انی ترقی پسند تحریک پاروں، سادگی پھر تے فرد دی آزادی مساوات سے ادب و فن ادب پر اسے زندگی دی چھپا، ایسے سادگی گہرا شاعر شریف کجانی دے آئے دے دے ماحول و فن مہجور تھے، ادھ اک پھر فرد دی حقیقت نال سارے ماضی قریب تے حال دے واقعات نوں دیکھ دی رہے تھے۔ تے ماضی کی کر رہے تھے پتا چھ جگرے و فن دی شاعری دیں تھیں کہیں سارے سارے آؤندیاں میں۔

”جگرے“ و فن شاعری دی پہلی پرت اس شریف کجانی دی اسے شہزاد کجانی اور دیکھ والا سادہ پنڈت و نظم ”نن دا پوتا“ و فن شاعری اس پنڈت سادگی اور کر دے اسے جس و فن بندے اور دے اور ہوتا اسے، اک بندہ دوسرے اور درد و دکھان دے تیار ہوتا اسے۔ دن ایسا تھا اسے جس دی چھان دی تھی ہوتی اسے جس نال ملتا چھل دی گھا اسے۔ سادگی دے متانے بندیاں دے دور متحضران دن دے پورے دا جگ ہوتا اسے:

س میں دن دا سکھہ
لکھیاں میریاں چھانوں

مٹیاں میراں بیلوں
وے قوں راہیا جاندیا
بھگن بھانیا جاندیا
آجا جہٹ گھسائے
میراں بیلوں کھالے (۱)

[illegible]

کھڑے لے میرے بھولے دھپے
کھڑے لے گولیاں نال

انہیں اڑھائی سو روپے چار دہائے
تیرا راہ مل بیٹھے ہوئے نہیں کہے دھت پڑا
کئے دکھ جمال

کھڑے کھڑے بھیتی بھیتی کھڑے کھڑے کھڑے

شریف کچا ہی نوں ایس مگ دی آس اے کہ خبرے نویں زمانے وچ نویں قدماں ختم لیں۔
جیاتی تے انج دے کوئے جالے ہاں:

۱۔ محرت ذات۔ ایہ نبیوں

تھان تھان بے ٹوے

تھاں تھاں کٹڈے چھوے ہوئے

تیری بے فکری دے لیوے ہوں لیراں لیراں

برائے وہی جہاں آتا ہے۔ آ جاتا ہے

۱۷۔ اسے اپنے خلی 'نجرات' شریف کہا، من و مکر، ۱۹۷۶ء میں صحت کیا گیا۔

آج کیوں پھٹا کرے
 آج کیوں ہو کے بھرے
 غور سے اوس ویلے لوں سارا پس پر تن چا نقدِ ریاں
 بدلن جیون چا لے
 آج کر کے

لیاں سوہاں لانجے دھر کے
کھنڈے لے میرے بھولنے دے۔۔۔۔۔ کھنڈے لے گڈیاں جال

شریف لکھا ہی کوئل روایتی انداز ہی موجود اسے پر اوپر یاں اچھلائے تھے وہی آپ مہارایا
 نہیں نہیں ہوتی، مگر مرد دلوں ہوں اسے یاں سوائی دلوں چاہتے ہی شرافت، خیارایا لڑتیاں اوچھلائے
 چھاتیاں باروی دوسری اسے، کوئل پھڑپھڑایا (الکھڑا):

ۛ ڪا بهنوں راه چاهي ٿو ٿي

کا جنوں آساں لا ئیں

مگہاں پیا مگہاں نہیں

پھرے ما ما بھی

60/60

قرآن کریم، مجاہد

2. باحال، چاکر، واک

جسٹس ایچ کے روپ میں آتے ہیں۔ میں جاہل میں مبتلا

جس سے اس کی زبانیں کھولیں اور اس کی آنکھیں کھولیں

۱۔ مرنے والے کو دعا کی ضرورت نہیں رہتی۔

دل کے سیرانی

۱۰۰

پہاڑی! اگلے دن

上上上上

مل مل چپنا

۱۰۰

کل کردیاں دی جھٹکا

سڑکیاں رہتا، کڑھیاں رہتا

ہائے کھینچے روگ لوائے

کون ایسے بٹھے آپ سب سے

کون ایسے کھڑے کھڑے

کچھ اچھے دے چڑھاتے دا اگھار کلم ترنگن دھن ملدا اے پرایدے دھن اٹس مگن دا اقرار اے کرن۔

سہ گئیاں توں آؤکھا بکھا

اچھے دے ہندیاں دا اگھار گیت دھن دی ملدا اے جس دھن اک تیار اپنے پان دے منڈے توں سلا بھیاں اوچی منگ ہون دے چاہ دا اقرار کردی اے:

منڈا میرے پان دا

مانے میںوں چا اوچی منگ اکھوان دا

منڈا میرے پان دا

منہ چت گداتے ٹالے خاندان دا

اچھے منڈے دی منگ اکھوان دا مطلب ایہ اے کہ ماں منڈے نال اوچا دیوا کر دے۔

شریف کجا ہی ہوراس اپنے ویلے دی سوئی نال اچھے دکھیا اے، "وہی دے روپ دھن، الحو فیار دے روپ دھن پان سہاگن دے روپ دھن، سہاگن توں اوہناں اپنے کونڈ لئی بے قرار دکھیا اے نکھال لیاں سیالی راتوں، "انفیدے"، "اؤیک، کونڈ میرا گھر آس، اس سطلے دھن پیش بیتیاں چا سکد پان میں، ایہناں دھن کونڈ لئی سہاگن دی بے قراری دے نال نال اک ہوگی دا مٹارا ہوتا اے کہ ایہناں نکھال دھن لال (جنگ) آتے گئے مروئی گرات اے۔ شریف کجا ہی نے مہلی وادی جنگ (۱۹۱۳ء) میرے بھیلے اڑے پان پان دھن دیکھے جہاں کر دھنی وادی جنگ خبر ۱۹۳۹ء جوائی دے لوں جسے دھن دھن جہاں اوہناں دے بر دے دھن در دھنی دے شہر دھن کپائی آجھی سی۔

سہاگن ک پنے ہن پیٹھے، سہاگن کٹ کھیاں ہن لالاس

آماں چھپ آ میں میںاں ہو پیاں کلی سلاہاں (اؤیک)

پان:

سہاگن دیاں گھاں من سن کے دل کھو دھن پے پے چا ماسی

من دپ دپ کچھ پھٹی لے کے کونڈ میرا گھر آیا اے

میں چائیں چائیں حواں پٹا کاس اپنے کونڈ دیاں

(کونڈ میرا گھر آیا)

خبر ۱۹۳۹ء دھن کھی کلم نموا خیر کرے، دھن آں دالے آناں دے آناں نال لڑن، توں دے توں نال لڑن دے منڈے توں بہاں کے شاعر دا دل کب آکھدا اے، اوہ انسان جس توں دپ نے بہو توں پنگا کے بہو توں سوہنا، آکھیا اے خیر ہو چاہے گا، شاعر گرا اعدا اے:

سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن

توہن توہن توہن توہن توہن توہن

دور کھے کھے کھے کھے کھے کھے

آدے ہر دیکھے

کیہ کیہ کیہ کیہ کیہ کیہ

کیہ کیہ کیہ کیہ کیہ کیہ

مکھن مل آئے چار چوہرے جہاں سواہرے،

مولا خیر کرے

سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن

سوہنے سوہنے سوہنے سوہنے سوہنے سوہنے

دپ جہاں توں بہو توں پنگا بہو توں سوہنا آکھیا اے

کیہ ایہ آپے دھن ائی لڑے سر جہاں دے سارے،

مولا خیر کرے

شریف کجا ہی دی ایہ در دھنی اوں ویلے کی نکھال دے روپ دھن اور ترے گھر کے سامنے آؤندی اے جہاں پاکستان دے قیام ویلے فرقہ وارانہ فساد دھن دا حاکم، قتل عارت لے لٹ مار توں اوہناں اچھاں اکھاں نال دکھیا، اگست ۱۹۴۷ء توں کھی کلم نموا:

سہاگن دیاں دیاں توں کھی دگ مگی اے

اکو جیتی ہر پائے اک گ مگی اے

لوٹیاں میں، داڑھیاں میں، دنگے میں لہاں میں

بھیلڑیاں دیاں پٹیاں دے سٹی ہوئے یاد میں

پڑھیاں توں

پچیاں توں نیرے آتے چاڑھتا

بھولے بھانپناؤں

چھریاں دے تال اٹھا دے پاؤں

گھیاں نوں چوک کے تے سدے اٹھاؤ

نہیاں دی آگ دھن نہیاں نوں ساڑا

سوچناں واں ہر کوئی دھیاں بھیناں والا اے

دھیاں بھیناں دا ائی ہر پاسوں منہ کالا اے

بھری اے کہ تیری اے۔ دھئی نو دھئی اے

دھیاں دھن دس کھاں کھیوا بھلا کیہ اے؟

دھیاں دے پے لک لہن کھلی بھی پھلی اے

سوچناں واں دنیا نوں بھی وگ گئی اے (سوچناں)

شریف کا یہی کیاں ہے اس دینے ترقی پسند خریک تال شکستہ، اس خریک دا لغوہ انسان دوستی سی ایہہ انگ گئی اے کہ اس دا دھرا دا فلسفہ سیکلر ازم، سوشلزم تے کیوزم والا سی، بہت سارے ترقی پسنداں نے ہندوستان دی تقسیم یاں پاکستان دے قیام نوں مٹی اٹھا تال دیکھا، بیوی لقم "بگڑا تے" دھن شامل اے نکایاں کڈاں، ایہہ دے دھن ایہہ تاڑ ملدا اے کہ دو قوی لکریے دے قوت ہوئی تقسیم، توہناں ناواں ماس کھیرن والی گئی، پر پوری لقم نوں پھین کرہاں ایہہ تاڑ ملدا اے کہ سبے ماں جائے اک قون تے سدے رہندے تے نہ دنیا سوکھی ہوئی تے نہ ای توہی شرمسدے، مطلب ایہہ اے کہ سبے دیکھاں ہو گیا اے تے ایہہ کوئی اچہ جی گئی نہیں، اک ہور گئی والی لقم دھن باہر دھن والی کھیتی گئی جس قون ایہہ گئی خریک دی اے کہ پاکستان دے قیام دھن ڈھری ماری گئی (بجانب دے ضلع گودا سپور دے مسلم اکثریت دے علاقے ہندوستان نوں دے دتے گئے)

لقم دیکھو:

کچھ دلاں دھن اڑھ پے نہیں، کھیاں بھیاں کڈھاں

نہیاں ناواں ماس کھیوا، کر کر آؤاں دھاناں

خیری مہری سدے سدے پتا نہیں کیہ دھتی

لہو دلاں دھن ہوئی بھیاں وگ دھتی

بھانپناں ناواں بھائی اوڑک دھرتے ہونے آئے

ایہہ کوئی ایچی گئی نہیں سی جس سیلے پائے

اک قونی تے بے سدا اکی ماں جائے دل بندے

کوہی ایہہ کھلی دنیا سدھی کوہی مگر ایہہ بیٹے

باغیاں ساہیاں خیر دھاناں جہ لکھا سی لکھا

سما دیں کے ڈالدا اوہناں باربا ساناں کھا

انج مڑ لانے والے ہو گئے مڑ لاکے اک پائے

اکٹاں چھریاں لب کرناں اکٹاں پڑے، مٹڑاں (کھیاں کڈاں)

اک ہور گئی بیوی لقم، بگڑا تے دھن، ملدی اے اوہ، توہاں دا توہاں نوں دھرتا، بندے دا بندے اے لقم کرتا تے دھرتا اے، لکھی کوہی ریت آتے شاعر بڑا کڑوا اے، اوہ انسانی مساوات دا قائل اے، لقم بچکے تے بچھاں، دھن اوہ بے اعتدال دی گئی کردا اے تے "صحیف" دھن انقلاب دی گئی، صحیف دھن اوہاں آکھا ایہہ اے کہ جہان دھن صحت چٹکی گئی اے، پرا دی صحت کیہ دھتی اے بیڑا کھوں اواز راہو دے، صحت کوئی کردا اے تے قلم کوئی اٹھاتا اے لکھی لکھی نہیں صحت کران والے دی، دھرتی اے، اوہی صحیف اے

کھولن ٹیک سوار سوار چلی

اوڑک قاضی آتے دی آؤنی اے

اساں مٹاں دے ٹولے دھرتیاں نے

صحیف لے کے کھیڈ مٹکائی لے (صحیف)

اپنی لقم "مکھیا" دھن شریف کا یہی ہواں ذکر کھیتی گئی نوں دھرتیاں جان کھیا اے، گودا ایک اٹکا اے، بیڑا دھن غم دی رشتاں چلدا اے، شاعر دا آکھا اے کہ صحت گودا ڈھکا کر اے تے قلم جٹ (بانگ) چکدا اے، شاعر دا اشارہ لکھی گئی دل اے کہ بیڑا صحت کرے قلم اوں نوں ہوتا چاہیدا اے لکھی کرے سرست کے جٹ بانگ دی رشتاں تے پتا دھرتا اے تے دھرتی جائے تے ایہہ گئی نہیں بھارتی ہے اپنی صحت دا پھل آپ کھا اے تے بھیر شاعر دے انگریز دھن:

ایہہ گئی نہیں ہے بھارتی جان اپنا آپ دھکا

اٹھے اوڑے بھن بھانپناں تے بھانپناں لے بڑا

جٹ فیر نہ بیڑے آدے بے لکھی سو پھیر کھا

انج دنیا دے دھن گھڈا ڈالے دے دل خدا

حزبوں پر ہی محدودی دین دے حق نظم لکھا، قسطنطنیہ آگے بڑھ گئی اے مطلب ایہ
اے کہ انسان آتے ہیوا انسان دلوں محوے دا ہیوا بازے نال اخصال ہو رہیا اے ایسے
بازے نوں فن آڈھ کھلوا چاہیدا اے، ایہ وکری گل اے کہ شریف کجای معاشرے دے دی ایس
لوچ کج دی غرابی نوں ہوئی پان نقد ہال دی کج قاض دلائے تیں جویں بخت نہ وکدے"
نظم دے حق پان پانی بھرت پندروں دے۔
کدی گل اے کہ جبرائے دی شاعری بھالی دی ہدیہ احسان دی شاعری اے۔

منیر نیازی دی "سفر دی رات"

میں بھرکھس بھائی دے آج پھر دے شاعر ہون دے نال نال شاعری دے نظری تے فی
پیلوواں آتے ڈاگھی فکر رکھدے سن، مولوی امیر باقوں بہر دہشتاں بھائی دے شعری تخلیق نوں اے
دو حلیاں۔ میں بھرکھس نے سیف النکوح دے لکھیا اے۔

جس دے حق بھی رحمت دے دے دے دے دے
بہر چپ مہر بھلی سخن اچھ تالوں

مطلب ایہ اے کہ شاعری دے حق دتر، سچت، کتابت، استعارہ تے علامت اک لحاظ نال
شعر دامن ہونکے میں کسے وی واقعات احسان دے دو طرح دے اظہار ہونکے تیں، اک تے
سودا سدا صحافی بیان تے دوجاویں اظہار، مدھے مدھے بیان دے روزمرہ دی گھنگرو دی آکھدی
اے جہوں کہ ادبی اظہار دے ایسے بیان نوں احسان تے جڈے دی شدت نال اک خاص اہتمام
نال دوجوہ دے لیا جاتا اے، چنانچہ شعری ہالے دے دتوں دے لیاے جاتے تیں جہاں دے حق
استعارہ تے علامت دوجوہ آؤندے تیں، قدیم دور دے حق وی تعبیر، استعارہ تے علامت دتوں دے
لیاے جاتے سن، علامت دے حوالے نال ساڈی بھائی شاعری دی مثال دتی چسکدی اے
جیدے دے حق ساڈے صوفی شاعر چڑے تے پانی دی علامت نوں ایس ڈیا دے ٹیک محل کمان تے
ڈاکر داہن دے چوڑے استعمال کردے دے میں جہاں بھائی شاعری تے جیدے قدراں نوں
ایٹا تے نویں نظم دوجوہ آئی، ایس نظم دی بھرے اظہار ڈھنگ دے بارے جیدے دہشتاں دے وی
اثر پان چنانچہ ساڈے اچھے تجزیہ جیویں جیدے نظم کسی گئی ایہ دے دے اختصار تے اہواز دے نال نال
نویں نظم دیاں علامتاں تے استعارے دی دتوں دے آئے۔ ایہ سلسلہ ۱۹۱۳ء دے لڑے لڑے
انگلستان تے امریکہ دے آج پھر دے لکھار پان تے نویں دور دے گھنیاں نوں سامنے رکھ کے

تو یہ شاعری وہ انتہائی تہلیلیں لکھان لئی شروع کیا ہی ایساں وہ جی ٹی ایس ایلیفٹہ آڈر پکڑا، ٹی ایس ایلیفٹ و پیرہ شال، ٹی ایساں دل کے ایہہ لیلے کیا کہ شاعری وہ حمادی زبان و دق، لفظاں توں سوار کہ شاعری وہ لکھان جالی شاعری نہیں ہندی سگوں شاعری وہ لفظاں و ایس مقرر، مالیاں پا پانڈ ہوندا اے تے اوہیاں دی آواز شاعری جاتی حالت واکھو جی کر دی اے، اوہیاں نے ہلے ہوئے جالیاں تے اچانی آزادی دے تہاڑوں سوہرے دکھ کے ہدیہ شاعری وہ آزاد نظم توں توں دور دے شاعران واسطے بچھا مناسب کھیا، ہدیہ دورہ شاعر آزاد ہو کے سوچتا چاہندا تے آزاد نظم ای اوہیاں چاہتاں آتے پھری آکر تکیہ دے۔ شاعر لفظاں جالی خیل و اک ہمسرہ جتا دے، تے چاند ہمسرہ بنا کوئی سوکھاک نہیں، لہجہ دے لئی ڈوہجی سوچ تے جاتی دے ہر رنگ آتے ہر مری نظر ہوئی ضروری اے۔ ڈوہجی سوچ وہ آپ کے ای خیل تے احساس دا نچا موتی سامنے لایا جاسکدا اے لہجہ دے لئی جاتی توں نور تال ویکھن دی ٹوڑاے جانی کوئی بکر خیل سامنے آسکدا اے، ایہہ ساریاں گھاں چپ تے امریکہ دے مکھ کھیاں، فرانس دے فیشل لکھان تے طاہر پندیاں جہاں توں اہیچسٹ یس ایلیائی شاعر آکھیا چاند اے، ایس انداز توں اپنا کے چمکا سبیل بنایا، ایس وہ جی مہاکم دا دفتر تے کھیتا تے جوی لینارچ، آڈر مہاکم تے پل واکھن و پیرہ تے جیل بنا کے شاعری توں ہدیہ بیت دل نور، شاعر ٹیکہ دا قول اے کہ آہٹ وہ جی بھارت سمیت بھری گئی (ایلیائی) ضرور ہو دے پر ایہہ نہ ہوندا کہ لوہوں ٹوک کھ ائی نہ سکے، اوہی دیکھ دی آئی نہ اوہ سکھ تے ہی پارہ اک گنگہ و صدہ کنے کہہ چاہتے پر جیہ کہ شروع وہ جی مہاکم جی جی تے حوالے تال آکھیا اے شعر جی دھرم، شر توں بچا جادویری اے اوہ ایس توں ضروری سمجھتے نہیں۔

کیساں گھاں توں ٹوکھ کر کے آؤہیں ضمیر نیازی (۱۹۶۸ء، ۱۹۷۰ء) دی کتاب سطر دی رات دی شاعری دل بھارت پائیے جیوی جیوی نظر تال ای ویکھیاں ہدیہ شاعری دی کتاب آکھہ جی اے، ہدیہ شاعری واسطے چپ تے امریکہ تے پھیر فرانس دے اہیچسٹ (ایلیائی) شاعران نے جیوے اصول بنا کے سن ساڑے اچھے ایساں توں دور تے جاتی وہ لکھان دا چار کھ کھیا، کچھ ہدیہ شاعران نے تے چپ تے امریکہ دے تھ داں دی ایہہ گنگ پنے بھی کہ ہدیہ شاعری وہ خیل دے جیسے توں ڈوہجی سوچ تے ہر مریہ لکھیاں وایاں آکھیاں توں آزاد نظم وہ جی مہاکم کے جی کھ جانا چاہندا اے، اوہیاں نظم وہ اختصار تے اپنا دے وایاں دی ریکھا پر فرانس اے اہیچسٹ (ایلیائی) شاعران توں گھٹ جتڑ ہوئے، ایساں وہ شریف کھای و پیرہ وایاں لیا

جاسکدا اے پر جاتی دے کچھ شاعران فرانس دے اہیچسٹ (ایلیائی) شاعران دا گھرا چا، ایساں وہ جی سلم الرتن، صدہ میرہ، ناگی، امرا تے جیہ نیازی و پیرہ وایاں لیا جاسکدا اے، ایساں شاعران نے جاتی دی ہدیہ شاعری ضرور کھئی، خیال دے ات سوہنے تے بکر جیسے دی گفتگی کھیتے پر ایس نے ایلیائی توں عدول و دھتیت دے تے ایس قوال ایس توں گور کہ وعدا دی دا دے۔

ضمیر نیازی نے چپ تے امریکہ توں جاتی شاعری دی ہدیہ لہروں لپٹا لبر تال فرانس دے اہیچسٹ (ایلیائی) شاعران دی دی تھیدی کھیتی چناچہ لکھ صدہ ایساں دی شاعری وہ طاہر جی جیہ تے جیہ تال واپس کھیاں، ای ایلیائی گنگ ضمیر نیازی دی ایس نظم توں شروع کرے آں۔

۱۔ گھر دیں کھنکھ آتے دن چمکناں فال بھار دیں
ادھی راتنی ہوہے کزکڑ لیلان چکان ہادیں
سپ دی شکر گونے جیہیں گھاں کچھے چادریں
لہجہ اوہرہ گنگ لگ مسن فٹاں شہروں پار دیں
دھماں واکھن کولوں لکھن مہکاں ہائی پار دیں
قبرستان دے رستے دن کولوں پیرہ دیں (۱) (اک بچہ رات)

ایس نظم دا مجموعی جڑ ڈر (Fear) اے، ایہہ اک ایسے بندے دیاں لکھان دا اظہار اے جس دی زندگی دے آتے دے لے پر جیہ اوہے واسطے موت دا پتھم اے لہجہ دے گور دی ہر جیہ آسپ وائی اے، ایس توں ہر طرف موت ای موت کھائی دے دی اے، تے ایہہ گھر دیاں کھنکھ آتے لہو دیاں چمکناں دے وہ، تے لیلان دیاں چکان وہ، تے سپ دی شکر وہ، تے شہروں پار دیاں فٹاں جیہ پڑاویں دے وہ، تے مرے ہوئے بندیاں آتے پٹے پھان دی پائی دے وہ تے کچھ پیرہ دیاں کولوں دے وہ، تے ہر پتے موت ای موت، اور ای اور، ضمیر نیازی دا اپنے پارے جیان اے۔

۲۔ میرا تے میں لگا کھ لے
صر لپے آپ دے وہ
جہاں رات دے سنن والے دا
ہمارے دی دی چپ دے وہ (نہراصل دھ)

دھارے واسطے سطر دی رات، ضمیر نیازی، کتھیری دی اکھیری، وادہ دیں، وہ کھ کھیا اے۔

مطلب ایہ ہے کہ خیرِ راتوں ہمارے ہی وہی چاہتوں میں دلا اک حساس بندہ ہے۔
 اہمیتِ شاعر اصل وہی واقعیت کا شاعر ہونا ہے، اس کے حوالے سے یہ وہی ہے جو ہمیں
 سامنے رکھتے ہیں۔ خیرِ یازاری دے خارج دے مشاہدے سے آگے دوڑنے دے ماحول توں اودہ
 جو کچھ وہی اظہر کر دے۔ اودہ اپنے اندر دے جہاں وہی اک آہستہ زورِ رات وہاں ملا جلا
 راہیں چلیں کر دے۔ ایہ بھی ہے ہاں راہی کے کھینچے راہی استعارہ کے مدِ فکر راہی
 سے ملا جلا وہی مدِ فکر غیر راہی ہوتی ہے ہر دن کے ملا جلا اپنے آگے دوڑنے راہی
 پھر آگے وہی کھینچے توں ملا جلا نہیں کر دے، جیسا اودہ ہی وہی تعلیم وہی مدِ فکر راہی ہوتا ہے۔
 اس کے حوالے سے ہی خیرِ یازاری دے ہم توں معاشرہ سے ہواں وہی آواز توں اودہ
 وسیلہ میں لینے سے میری ذات اک پکی رات، علم دے حوالے سے آگے دوڑنے
 دا ترماں قرار دے جاسکا اے پہلوں ایہہ احساس وہی اک ہر نظم دیکھ کر خیرِ کل اگے
 نور اے:

~ دھندے میں وہی چلاں رات ہی بہت ہی کافی
 اپنے ہی پرچہ نویں کھولوں دل توں ڈراموں والی
 شان شان کر دے دکھ چل دے انھیں گردیاں واواں
 اویں رات سے بوجے کوئی بھل گئے گھر دیں راہواں

یہاں دونوں نظمیں وہی بنیادی عنصر دریاں Fear اے، اک رات زوال وہی ملا جلا ہے۔
 چلا جان والا مسافر اس زوال سے دا انسان ہے۔ ایہہ انسان گھر دیں کھول آئے ہو دیا
 ل بھراں دیکھ اپنا ہے

~ پاں پیرِ مہم مہم کے
 واہیں دوڑ لیا ہے میں (رستے)

انسانیت توں مردیاں دیکھ رہا ہے، شاعر بھی سے وہی تصویر کھینچ رہا ہے جس وہی انسان
 آئے انسان دیں دھمکیاں دا انت ہو چکا ہے، علم سے جبر دا دور دورہ ہے، شاعر دے آگے
 دوڑنے انسان نہیں سکھ انسان دے روپ وہی چلاں سے پڑا دے بھینچاں پارے ہیں۔ جیسا کہ
 انسان سے انسانیت دے انہوں دی ہیں۔ حالت انہوں کے اپنی ہی ہے کہ پھر پھر (جس توں
 حفاظت سے جانیت وہی ملا جلا چلتا ہے، جیسا کہ انسان توں زندگی دا حوصلہ دیتی ہے)

وہی آواز وہی موت دا بیچ دے رہی ہے، مطلب ایہ ہے کہ پھر پھر سیاہی قیادت میں
 نال ایہہ ہی مری تری اے کہ پھر پھر وہی پاں سے ہی اے پاں چرے چلیں دل گئے ہیں۔ اچھے
 ماحول وہی شاعر اپنے آگے دوڑنے موت دیکھ نہیں چکا کر دے، معاشرہ وہی ایہہ گردیاں
 انسان وہی انسانیت دے آگے وہی جہاں آگیاں ہیں۔ ہاں قہر اے وہی پر ہواں انسان
 انسانیت سے تریا ہے۔ اودہ وہی دودھ، این، قرہاں، صلہ دیں انسانی مصلحت تک
 مصلحت نہیں سے علم، برہیت، احتمال، حکم، قریب، حفاظت سے انسان وہی قہر لے لے لے
 اک مصمم انسان ایسا توں دیکھ کے پاں واگوں کر دیا ہے، اپنی جاتی توں کھاموش کر دیا
 ہے، خدشاں دا اظہار ہے، انہیں پھر نہیں دی مڑا ہے، موت وہی آواز، وہی وہی خیر
 یازاری سے ایہہ غلام بنگر گیا ہے، اصل وہی خیرِ یازاری اک انسان دوست بندہ ہے، اندرونِ مصمم،
 اندرونِ سیا انسان اودہ ایہہ ہی جان دا اے کہ روپ کھاتی ہے انساناں اے انساناں دے حقوق لاگو
 کھتے ہیں۔ ایہہ انسان، اصل انسان دے منصب توں ڈگ چکا ہے، اودہ غیر انسانی دیکھ پلٹ لیں،
 پڑاوتے ماری حقوق دا روپ اختیار کر گیا ہے۔ دودھ وہی خیرِ یازاری دے ہر پر دے وہی اے ایہے
 لے کر لا اٹھ دے۔

~ انہیں دور وہی اکھاں دے وہی بھینچن نہ وہاں
 دے چلے سے اس جہاں وہی کسے توں مرنا نہ وہاں (اک سوچ ہے)

اودہ اپنی انسان دہی پاوں اس زوال دے معاشرہ سے علاقہ نشہ بڑا ڈراما کھینچ رہا ہے:

~ اوپر قہر خدا دے چلاں گھر چلاواں
 سب راہواں سے موت کھاتی کھوے پاسے چلاواں (بہا نال کھواں)

اودہ ربِ تعالیٰ دے قہر ہون دی شان دے اظہار غائے ایہہ کہتا ہے کہ اودہ
 سے خوف خدا رکھتا ہے لوگ خدا دے خوف کھولیں نہیں ڈرے؟ ڈرنا آئے ایہہ چلاواں۔
 ایہہ پڑا ہے، ایہہ چلاں دے روپ وہی انسانی مصلحت، مصلحتاں، دھ، قریب، احتمال، علم،
 ہے دیکھ، سفاکی، مہربانی میں سے میرے نال دے لوگ کس پاسے جہاں ہے اودہ وہی گھی انسان
 والا روپ اختیار کر لیں سے خدا دا رستے سے چپ وٹ لیں سے موت دا ڈر، دوسراں چلاواں،
 انہوں، عافیت، امن، سکھ، زمین، ترقی، خوش حالی، بے فکری، سکھ، خیر و دے علم
 ہون دا ڈر، ہر پاسے دے لاری Fear اے Fear اودہ ہے جیسی وہی حالت دا اظہار اپنی اک ہر علم
 وہی اچ کر دے۔

رستے	ایہ رستے	ایہ رستے
نہیں	پاؤں	کھڑے
اعد	مٹائے	بہت
نہیں	ڈال دئے	دھڑلے
اعد	چنگاں	انہیں
نہیں	ڈراگے	شیریں
نہیں	پاؤں پر رحم	رحم کے

اوپدی سوچ پنڈتوں شہروں سے شہروں پنڈتوں سطر کردی ہے:

۱۔ شہر کے مکان
اپنے ای در قوں
نچے ہوئے میں
اک دوے کے تال

[illegible]

منیر یازدی اپنے قتل دوائے حامل و قہر زئی نوں چکا بکھا اے ایس کوہستان کتے اوہ
 شہر دی طاعت باکے قتل کرا اے، اوہ سڑی دی راستہ قہق شالی شاعری و قہ ویریاں نکھاس
 و قہ ایس کوہل پین لئی ہوہا دکھانا اے تے دیکھی ہوہا اے غم پہیل بدل دی راستہ:

۴۔ رنگ برنگیاں ہاریاں اوہلے جامن والیاں کڑیاں
وادی دوتھی شوکر سن کے اردہاں مجھے مڑیاں

لطم بہت جھڑ دی شام دج دی اوہدا ماحول توں بھٹن کرکے والا سھراے، ڈر، Fear یا ماحول:

۱۔ وہ اپنے سے گھر وچ چھوٹیاں کڑیاں دانی ڈردا اے
 انہیاں انہیاں دکھاں دکھاں ہڈیاں دایند دودھا اے
 بلیاں بلیاں مکیں دے دق سورج ہوکے بھرا اے
 اپنے دے توں دی پھلاں جسے جھن گے نمی
 گپ بھریں سوہاں اند ڈکھ دے دے جے نمی
 دیاواں تے اوندے دن دا پر چھوٹا بچا ترے اے
 لئں دے تے چرس دانی دانی دین توں کدا اے

میر غازی کوں زندگی دا اک دوجرا کچھ قصہ موجود اے اوہ جانی توں کہ جیتی چیز خیال
 کر اے ایس کنی بار بار موت توں کسے اصل دھج موت وی ادا کر اے، اوہسے خلاف اوہا
 ڈر اے اوہ راز و نیاز دے، خاطر اے اوہ موت جانی زوال دے کنی کنی خلاف اے کہ اوہ جیتا
 جیتا اے ترقی جیتا اے، پر جیتی دیاں مشکلاں تال مٹا دا اوہا مسئلہ جیتا اے تے جتے
 سکھ دالے ماحول دا چا جتا اے، ایہ ضروری نہیں کہ اوہسے جان دھج اوہا کوئی کردار ہووے اوہ
 یوہاں تال جیتی کچھ مراد دانی فاکل اے:

ۛ دنیا دے وجہ رہن لئی وی کچھ کرنا چاہتا اے
روزِ شام نوں نوں قہر تے ہوکا بھرتا چاہتا اے
(بھین لئی جن)

اور دکھوں کا نما نہیں ایسی نئی حقیقت پسند اسے اور خود فریبی و انا کی نہیں:

۔ جھوٹے پار بنا کے، دل ویاں گھاں دینے
کیوں نہ مگر وہی کلباں بہر کے پا گھاں دا گھن بسے (سرمی شہی گی)

ایسی ساری صورت حال دا اک ہور زاویے تال دی تجزیہ کردا اے زوال، آدھکیائیاں،
منظکوں اجی قصاں بر ستر کرن والا حلایاں وج دی پھاٹھا اے جس وج ہونی دی شامل اے:

کچھ اُنج دی راہوں آکھیاں سن، کچھ گل و قلم دا طوق دی سی
کچھ شہر دے لوک دی عالم سن، کچھ میٹوں مرزا دا شوق دی سی (ہوئی دے شہید)

حیرتِ حاکماتِ نون بھر بھان دا چا ہوان ضرور اے اوے ہلا شیریں ویدیاں گھسدا اے:

سرتے گپ ہیر رھتی اتے کال
جیڑی کٹے زہر دے لہو دے نیچے ول
جن کرو کچھ دھتورہ قزو موت دا جہل
پڑ مرلی اوے رانجھا کٹھہ کوئی کھمی جان
بار کوئی حیرا اوے مرلیا کچھ کے دل آسان

انج حیر پڑی ہیرے شاعری دے اندازِ نال ان دے بندے نوں مزم سے مل دل دی پر

دا اے۔

باقی صدیقی دی ”کچے گھرے“۔ اک ویردا

باقی صدیقی (۱۹۰۹ء تا ۱۹۷۷ء) اردو تے پنجابی دا اکھا شاعری۔ ایہں شاعری پہلاں اردو
دھج شروع کیتی تے جدوں پنجابی شاعری دل پر تیا تے اوہا غر تے ان دا ہیرا پختہ ہو گیا سی۔ ایہہ
کھل اکھ دکھیں دھج آئی اے کہ پنجابی دھج شیوے اردو کھدے شاعر اپنی ادبی غر دے ”صدیقی“ دھج
دھج آئے۔ اوہاں اردو تے پنجابی دھج چنگ ادبی ورثہ چھڈ پڑ۔ ایہہ کاراں غبرے ایہہ ہوسے کہ
جدید لہراں پہلاں اردو ادب دھج آکھیاں رہیاں نیں۔ نویں تجربے ہکی اردو ادب دھج ہوئے۔ ایہہ
تجربے کامیاب ہون مگر ہن پنجابی دھج وی اپنا تے گئے انج پنجابی نوں لہناں تجریاں تے نویں غر
پاروں کامیاب ہون دھج پوتا چر نہیں لگیا۔

پاکستان دے قیام توں پہلاں کجھل مودی دے جے دھجے دھجے جدید لہراں دا پنجابی دھج
پہلی غمیں کیتی جا سکدا اے۔ باقی صدیقی دا جنم ۱۹۰۹ء دا اے۔ ایہں دھج ۱۹۲۶ء دھج شعر کھینے
شروع کیتے، اوہ کھلا پھول پار دھج دھجے پنڈت سہاس دے جم پلے۔ اوہاں دیاں اردو نگہاں دا
پہلا مجموعہ ۱۹۳۳ء (سہاس جم) دھج ۱۹۵۱ء (بارہ رتن) تے تیار (دھج ہمار) چھاپے پڑے۔
پنجابی مجموعہ کچے گھرے، ۱۹۶۷ء دھج تیار۔ ایہہ اوہاں دی شاعری دھج پہلی دا دور اے پر
اوہاں نے اپنی پنجابی شاعری نوں نوے عاںے نال ہون دھج لکھا۔ جس دا تجربہ اوہاں دے
سکالی شریف کھاسی تے اہر راسی کر چکے۔ ایہں دھج شاعریاں تے اوں پنجابی ماحول نوں
اپنی شاعری دا شعرا اوہاں دے اندر پنجاب دی پنڈت واصل تے نوک ریت دے عاںے نال موجود
سی۔ اہر راسی تے نوک گیتاں دے آنگ دا سہارا لیا، جدوں کہ شریف کھاسی تے باقی صدیقی نے
پنڈ دی نوک واصل تے نوک گیتاں دھجوں نوں اپنی شاعری دے چھوڑ دھج دھجے نوں احساس
تے جدید سوچ نوں اُٹھا کر کھیا۔

شریف کھادی دی کتاب "بگڑاتے" (۱۹۶۶ء) دے دیاسے دق دو بھائی نے کھیا اسے کہ
 "جہاں باقی صدیجی رام پلندی ریخج ہوتا سی اوہے پنڈ دی کھیارے ہائی صدیجی نوں دیا
 کرکل تاساں ریخج توں شیوا جاپانی گیت گویا سی مدت بھئی اسے اوں پنڈ دیوں کڑیاں بھل سمجیاں
 ہوئیاں تیں۔ باقی صدیجی دیوں اکھیاں دق افرودا کھجے تے کھن کا" میں ریخج دی نوکری جھڈ دیوں
 کا۔" ایسے واسے توں دو دکھان تیز دیوں تیں اک ایہد کہ پاکستان دے قیام توں گھریں پنڈاں دا
 ماحول بدلدا ہوئی ایہد کہ باقی صدیجی نوں اپنے پنڈ دی راجل جانی اتیان دا لکھاتے جاری۔ ایہد
 لکھاتے ایہد دیار اوچی کتاب "کچے گھڑے" دق تیار دیں پھول اوں نے اپنی سوچ، احساس تے
 پنڈے تے مشابہ دیوں اکھری تصویراں راہیں پیش کرنی کھنوی ہو گیا اسے۔

"کچے گھڑے" پنڈیاں ساڈا پنڈا جٹر ایہد اسے کہ ایہد دے دق دی شاعری پھربار دے اک
 پنڈ دی راجل جیہں دوپ رنگ قتل کر دی اسے۔ دوجا جٹر ایہد اسے کہ شاعر نے راجل دے
 لیتاں دیوں دق نویں دور دی سوچ نوں وی سوہنے دھنگ نال راکھ کے پیش کیتا اسے۔ جہاں
 ریخج توں پھربار دے دیار شادی نال جوڑ میل رکھن واسے گیتے توں اوہے پنڈ دی اک سوالی نے
 Disown کیتا تے باقی صدیجی دے اندر اک زور دار دھمک ہووے، اوہ شاید صدیق کرن نئی اپنے
 دور دے پنڈ دق گیتا تے اوں نے اک انگ دھمک دا اظہار اپنی اک نظم دق ایج کیتا:

نہ اوہ چکھیاں نہ اوہ جھولے
 نہ اوہ کھمے کھمے بولے
 نہ اوہ گولہ چھان، ایہہ نہیں میرا گراں
 پچھیاں گھس کی دل چکے
 کیویں دق ترنجن بہرے
 دھولا مایا کاں، ایہہ نہیں میرا گراں
 کس اے فریاد کراں میں
 مٹکی بہرے دیو کراں میں
 آؤکے آؤکے ناں، ایہہ نہیں میرا گراں (۱)

ایہہ نظم اک لحاظ نال پنڈ دی اوہے زور دی راجل دا شاید نوہ اسے کہ باقی صدیجی نے جیہر
 دی اپنے اندر دسدے اپنے کراں نوں اپنے دور دے پنڈ دی تصویر نوں اپنے دکھاری دے جیہر۔
 اپنے بھوتے افروداں دے اپنی نال رنگاں نوں گھول کے مکمل کر دے۔

ادھر لے لے گئے کچے گھڑے: اپنی صدیجی بھل جٹا سمجھن، ۱۹۶۶ء، دق دق کیتا اسے۔

"کچے گھڑے" پھربار دے پنڈ دی راجل تے جہاں اوہی سوچ دا اک سوہنا نمونہ بن کے
 سامنے آئی، "کچے گھڑے" دق لیڈ سکیپ تے ایہدے دق دے کردار ساکت نہیں، سگن تحریک ہا
 چے تیں۔ پنڈ جاندیاں پھول پنڈ دے دکھائی پاندی نوں جی آئیاں آکھدے تیں:

— انہیاں لپیاں ٹاپیاں دق دیا دے
 دھرم جھولا آئے دق پچھے گے
 کس کولوں ٹھنڈا پنڈا اسے رکھاں اگے؟

پاندی اگے فرادے تے اوں نوں کھو دکھو نظریں آؤندا اسے۔ کھو دیاں ٹنڈاں دچوں
 پائی، آوارہ پھرتے تے تیار دچوں ہوتا اویں دگھڑا کھیاں دی کک دق جھڈ پکا پاتا اسے۔ رام
 جاندے پاندی نوں کھو دا ایہہ خطا ملتا ہے جینے خطا پان والا پائی آپ ہمارے اپنے دل پاتا
 اسے، باقی اتھن تحریک تصویر نوں ایج پاتا اسے:

— اچھے دھولا، اچھے مایا
 دو ٹپا بہرے جلدی مایا
 جی تریہہ کے آن ہووے
 اے پائی چنگ گے
 کھو پکا دے

پاندی پلدا رام دے اک بے توں دیکھ کے اپنی کرتے سوچ دے پر لا کے دیکھ بولے
 توں کھو، اتیار قرانی تے عیالیت دی غلامت دا کے قتل کر داسے۔ تجربے ایہہ دق ایج اپنی باقی صدیجی
 دا وہ پنڈ اسے جس دا وہ خود کہتا اسے:

— ایہہ دق چکھیاں نہ جہوہ
 کوئی اس نے پتر اداکے
 کوئی اس غیاں ٹھنڈاں کے
 غیر دی ایہہ ان اعلیٰ
 ساریاں تے رت ڈولے
 کک دق مکمل کھولا
 مڑنے لکھے مایاں کی
 پڑاں نی پکھی جھولے

وارث ثناء نے اپنے دیے دے وخاب وق سرگی دیے دا نقشہ کھچیاں لکھیا سی

چڑی چوکیدری تال جاں گرسے پاندی پلاں دودھال دے وق دھانیاں نی
باقی صدیقی نے اپنے گراں دے سرگی دیے دا حال اپنے اکھراں وق ایچ جان کجھ اے

لکھ دے وق سکاں تے سدھراں دا اعتبار دی اے

صبرے صبرے چندی چندی

تھوڑیاں نے ہمار دے

تھیاں وق ساء رکھے

دیاں وق دل دے

دل تیاں سدھراں

کھاوے تال دیاں

سرگی تال دیاں

جاگ پلاں گھیاں

باقی صدیقی نوں چڑ دیاں کھیزاں دی یاد آدھیاں تیں اوہ کھیز ائی ڈنڈ (جکی ڈنڈا) دی
کھیز نوں ہدیہ احساس تال چلی کر دا اے تے جیانی وق کامیابی تے ناکامی دا احراج باکے ایچ
چلی کر دا اے

اے ائی ڈنڈ

ایچ کب کھیز کل کب ہار

گھیاں کھیزن آپ دایاں وقت کھڑاے

ایچ ائی کوادی (کھیز) دی کھیز نوں دی نوہیں رنگ تال چلی کر دا اے

کوادی کب گھر

جھ گئے جاں قسمت نہیں تے وق بلیے حیر

پڑاں دی کھیز مچین بھرت (گن مٹی) نوں بیان کرن دا اعتبار دی اوہ چا اچا اے

دو قدم تال قاحل

بنیا لے چھ

راہے اگے چڑھ گئی

دوہیاں آہنی کندھ

دلاں آر پھلیاں

دھکی دھکی مش

فیروزی دی آچھری

چھوڑ نہ گئی مش

باقی صدیقی جس علاقے دا دستکب سی اوتھے دیہا ساں دگھا اے اچنی غمزہ دگھا پکا ساں وق
اوہی نے اک دھانوی ڈھنگ اپنا کے اک چار دے دل دیاں سدھراں نوں بکھرایا اے

لہراں بھرت دے نے کھولے

دے دے اے بولے

تیڈا پیڈا اناں، دھولا، دگھا پکا ساں دھولا

دگی پک تے اہا شلہ

دل تک تک کے ہويا کلا

کھلے آں کج سمجھاں، دھولا، دگھا پکا ساں دھولا

دگھا پکا پکا رنگ دے

دھپ لیں نی چھتی آئے

کرٹنے نی چھیاں، دھولا، دگھا پکا ساں دھولا

کوئی خوشی دا موقعہ ہووے پڑاں وق دھکی رنگ وقی ہانڈی اے، گویاں چڑیاں دھکی دی
قاپ تے اپنے من دیاں سدھراں دا اعتبار چھیاں داپیں کر دیاں تیں، اپنے گراں دی اٹس دیت
نوں باقی صدیقی نہیں بھلیا، دہا دی دھکی رنگی گئی اے، کڑیاں دل کے بندھیاں تیں

کڑیاں دل کے ہندی کھولی

دولا سن کے مای بھولی

بھری بھری کجی ڈک ڈک دھولک دی

نور بھری سدھراں نی بادی

سرے نوں آہنی مارے تازی

دھکے تے زری ڈک ڈک دھولک دی

باقی صدیقی دے گراں دھج چڑی اے تے ہانگی اپنے اپنے کٹھ کے
آؤمے تیں۔ پنڈیاں کھپڑاں وچوں گھر دو (بھار) چکن دا متا بل کر دے تیں۔ اک لہو بھی
تج دھج آپا لہاں دا سرود گھر دو پنڈیاں اک نیار دے دل دھج دے بعد اے۔ شاعر ایدہ تصویر دی
محفوظ کر دی اے جس دھج کڑی دے ٹوک پنڈے اُچ جان ہوئے تیں۔

~ اکھیاں اے تھو تو آئے

چیں پکی تا کلا

وڈا دل اس چا گھرا

تالے کٹھیا ہلا

خبرے اے۔۔۔ کین اے گراں والا؟

نیار دے دل دیں سدھراں تے ٹوک پنڈیاں نوں باقی صدیقی نے کی ہور نکھیاں دھج
دی اکھیاں اے، صاف پتہ لگدا اے کہ دو چار کران والے کس گراں ہاں جڑ میل رکھدے تیں۔
اچھی نیار، گھر دے کٹھیاں دا ای ذکر کر رہی اے:

~ چیدی اکھیاں نی لو

میٹھے دل تا قرر

تھڑے کٹھیاں نی چھان

میٹھا ہار تے دھکار

جن باقی صدیقی دیاں دو نکھیاں دا ذکر خاص طور تے کیج جانے لے۔ ایہاں دھج اوڈا
نیار دے ایہی دا بیان اے۔ اک نیار اوڈے جہی ہاں تے اوڈے دے ایہی دے جہر
دے مطابق جھیر ہلا اے پر اوں نوں ویان والا کوئی نہیں۔ دیکھ لئی کہ اوڈے خرب اے، نیار پتی ہاں
نوں کھدی اے:

~ سن نی میٹھے مانے

لکھاں گھار دی دھیاں عیاں

لکھاں گھار دی سہرا جھ کے

آئے پھر پائے۔۔۔

(پر میوں) کوئی نہ جیسے لائے

دو لقم دھج اچھی نیار دا بیان اے جس لئی اوہی ہاں تے جے ہاں ہاں جھیر چار کھیا
اے۔ اوڈے گھر سبے والا دی آڈا پر اوڈے پنڈے دا کھن اوڈے کھدی اے:

~ ہاں گھنے ہاں نہ ہونے

میں کسی بھائی چلی

ایہہ کلا متا ساڑی

ایہہ گھنی پانی چھو

ایہہ چڑا ہاں مردی

ایہہ کٹھیا کٹھیا

ایہہ تا مان تروڑی

ایہہ ہمارا دھکی راہ

پانی نے کٹھیاں دھج

ایہہ سہا جے نہ کھلی

ہاں گھنے ہاں نہ ہونے

میں کسی بھائی چلی

نیار تھلا چاندی اے کہ ہاں میں جھیر نہ دے میری پنڈے دے دیاں نور دے:

~ جے توں اپنی میٹھی اہوی

میٹھے کٹھیاں سرے آں کلا

ہاں ہاں دھکیے نور دے

رکھ میٹھے چار نی کلا

جس دور دھج باقی صدیقی جیو اے ایہہ دھج انسان دا انسان اے علم، انسان دا انسان
نوں دھرنا، جھوٹے دا مارے ہاں دھرنا، حوروں دا سراپا، دے علم عامی۔ باقی صدیقی ایں تے
دی کٹھیا اے اوں نے اپنی کٹھیاں دھج کٹھیا دے مارے انسان دی حالت اے ہرکھ دا اچھار
کیا اے دل دا کٹھیا دھج دھج ایدہ صورت حال دی اے:

~ پکی نی رچ چھان بہی

کھن جھان دھ کے گھیا

مل ۵ محکمہ دنیا
انجن کٹ کٹ چلے
دل لوسے پال لوبا ہوا
فیر دی محکمہ عین نہ رجیا
مل ۵ محکمہ دنیا

(مطلب ایہ ہے کہ سردار جلی نوس کر یہ مکان نہیں دے سکيا، چنداں لوں طلب کیا جا رہا ہے۔)

باقی صدیقی وہاں بعض انھماں حیاتی دے ات اڈھے معیاں دایاں میں جویں ایہہ علم۔

س گڈی گھ مٹی، تے پچھے وہ میا
ہاں ہاں کرتا بیٹھن تے شیں شیں کرنے کی

حیاتی دی گڈی جہاں آؤندی اے تے پیٹ فارم تے ٹھکونی اے کچھ چڑگھا مٹی ہوندی اے، شور شرابہ ہوتا اے، ایچ ای بندے دی جوانی گھ چاندی اے تے اوہاں یاداں ای وہ چاندیاں میں۔ ایچ ای اک ہور اتنا دے معیاں تال ہر ہر حیاتی دے تجربے تال پر مٹی لکم اے۔

س انجیاں کدھماں
ڈک نہ سکے
پھلاں فی خوشبو

مطلب اے کہ رب دیں مھماں نوں ڈاکھیں لاڈ چاسکدا ایہہ آزادی دا تصور ہے۔
جیہں حضرت مہاں گھ جلی کھدے میں۔

س سخن داروں دے سخن مہر دین گواہی مائلوں
جس پے پھل ہر دے ہون آدے یو مائلوں

ایچ ای باقی صدیقی دی شاعری وچیں پنجاب دے چڑ دی سن بھادی خوشبو دی آؤندی اے تے ایچ دے انسان دے سکے دی تر میں ہے۔

احمد رائی دی ”ترنجن“ دا منارا

احمد رائی دی کتاب ”ترنجن“ ۱۹۵۵ء وچ شائع ہوئی۔ ترنجن، ہانپتی راحل وچ اک خاص اونچے رکھتی اے۔ ایہہ سداے پنڈاں وچ اہو دیپترہ گھریاں سبھی تھاں ہوندی اے جتھے پنڈ دیوں شیاراں اکھیاں ہو کے چڑھ کتہاں، چھوے پاندیاں، گیت گاؤندیاں، چار دیواری اند دیوں کھڑیاں، کھڑیاں، اک دوتی تال چوٹاں کر دیاں سنے کتہاں سوکا ہونے تے رکھ تے پئی چٹکھ جھوہ پاں میں۔ کڑیاں پنڈاں واسے ترنجن اصل تے چڑھ سکھن واسے ای ہوندی اے پر چڑھ کتہاں شیاراں اسپنہ من دی ہواز گیتاں ناچیں کڈھ لیند پاں میں۔ کدی ٹھک جاتن تے کنگی گھا تے قہال پانچہ پاں میں یاں پھیر گیتاں دے تال چٹکھ دے ہارے سنے کے من پر چاچھہ پاں میں۔ چہرے دور وچ پنڈاں دی راحل دی بدل دی اے تے شیاراں دیوں دلچسپیاں دی بدل گھیاں میں، بن ترنجن وچ چڑھ مھلوں ای اک گھٹ نظر آؤندا اے پر سادی لوک دیت وچ تے صوبی شاعری وچ چڑھ پئی تے کھن دالی دا ذکر موجود اے۔

احمد رائی نے اپنی شاعری دی سیر لوک دیت اتے رکھی اے، ترنجن وچ شامل شاعری ہندی شاعری تال اپنے آپ نوں جڑو دیاں سوئی دیاں نوں دیں ایلاں دا اظہار اے۔ شیاراں دے کول کول گیت گھدے میں بھانویں ایہاں دی ہتر انھماں دلی دی اے۔ کتاب دا پھیکو کھدہ کھدہ تال ای دور دلی کلاٹ دی لہر دی آہوار دا دھدا اے۔

احمد رائی دی کتاب ترنجن دے دے پھل دے میں، پیلے سے دا سہا نوں اے
س جہاں ایچ پھل گھدا اہو نہ گھدا بھکے بھکے
بیڑی دا پھر ترنجن دیں کڑیاں پھیر نہ پھن دیکے (۱)

مطلب ایہہ اے کہ پیلے سے وچ انجیاں شیاراں دا تصور ابھر دا اے شیاراں نوں
نوں جہاں چڑھ پاں میں بھانویں دے اند نوں نوں چڑھیاں دی لی جلی اوہاں نوں آپ
اے حواس دے سخن ترنجن: احمد رائی، ایچ ۱۹۵۵ء، پار ۱، ۱۹۵۵ء، وچوں وچ کھدا اے۔

مہار سے اوپر کی اوپر کی گندی اسے پر کیوں ہے ایسے بندھے تے آپ مہاریاں اُلیٹاں چلیاں دے اندوں بھدیاں نیں اٹھ لئی اوہیں دے سر توں اک خاص قسم دی لذت تال سرشار کر دیاں تھیں۔ ایسے اوہ لے نیں جوں جوں حوالے تال اُتھ رہاں دے اُکھراں دق:

~ اے فواں فواں اچیاں توں فو

اچیاں دے بولے دیاں بھریاں گراں ہلورے کھاتاں نیں۔ ایسے گراں وگھ دے جلاوے داگ بھولدیاں نیں۔ اچیاں دے اٹس بھرے بولے دق سدریاں دا دیا دیا شہر بھولا اے۔ اچیاں دے دکھ تال ایسے تھیں جوں کے شاعر اُتھ رہاں اک جہانی چڑھدی نیار دے اُتھ دیاں اُلیٹاں توں نہاں دیدا اے۔

~ اے کڑھیاں دے تال تال کڑھیاں نیں بیڑیاں

اے دورہ بیڑیاں توں چھلاں ڈور

اے فواں فواں اچیاں توں فو

اُتھ نیار آتے توں جہانی دا ڈور توں جہانی دق اچیاں اُڈاں دی پر پرا دیدا اے۔ اوہ اپنے توں بھدے ہندیاں تے اُلیٹاں دی تھیں لئی اچیاں کھڈاں کھڈ دی اے جہاں دق اوہی منہ ڈور جہانی دا کُش تال ہووے جہاں وگھ دے جلاوے دے اٹس کئی دیاں بھولیاں، اُتھ نیار دی اٹس حالت توں وگھ کے شاعر اوہی اُتھ کھیاں دے مہیاں ایسے گیت کہتا اے۔

~ کھکی کھیر دی۔ نی کھکی کھیر دی

چھلاں پٹا مار دی جہانی جی ہیر دی کھکی کھیر دی۔۔۔۔

چڑھدی جہانی تال چڑھ کھیا ہمار

توئی توئی جھلاں دے توئی توئی چاہ

جھڑی نہ رول دیوئی کسے دگھیر دی

گک جان اکھیاں تے کھیاں نہ رھیاں

ہوئیاں تے دھارے جھیں دھپیاں مہندیاں

کھدیاں نیں چاکھیاں نیں گھیر گھیر کھدیاں

کک کک دے نی سہند نیں دی کھکی کھیر دی۔۔۔۔

ایسے اوہ دورے جوں نیار دی چڑھدی جہانی دے مہیاں دق نیں سہیلیاں دے مہیاں دی ہواڑ بوندی اے۔ مردیاں جہاں ان لٹھے محبوب دا اک ہندو لٹکھ ضرور بھولا اے پر ایسے نیار دا چار اوہ دے گھر دیاں دے آئے دے آئے گھدا اے۔ ہاں جی توں ادا دیاں پاک تے پتر پیار جھوا بگھوڑے توں شروع ہو کے قبر دیاں کھولیاں تکر دیدا اے ایسے لئی نیاریاں اک لوک گیت دق کہہ دیاں نیں:

~ اک دیا دیا دیکھی جھری ساری عمر دے ماپے

ایسے لے نیں جہاں دق ان لٹھے محبوب دی آپ مہاری تانگو اوہ دے دھارے تے مہندی توں ظاہر ہو جاندی اے پر اُتھ رہاں جھیں جہانی دیاں اُلیٹاں، ہندیاں تے توئی چاکھیاں توں کسے اک نیار تال جس جڑ دا سگن اٹس توں ادا لئی اٹیل دے روپ دق چلیں کر کے اک شرقی سماں قدر دا تھار کرا اے۔ لقم دق جی ہیر دا استعارہ لیا کے اٹس لے کھ دے کیوں توں اوہی را چڑھا کر دتا اے۔ اک ہور لقم دق نیار دی اٹس حالت دا تھار اے:

~ جوں دلاں تال دلاں دالے سووے ہو جان

کھ پٹے مدھے جین

اکھیاں چاکر مٹیاں دھن

ان کھیاں ان سنی

آپے جھنم آپے کھن

دل آسل دے پٹے

کدی پٹے کدی پٹے

ہاں گھوں ہاں ہاں

آپے نہ آپے نہ

سارے پٹے کھیاں دے

دل مکھ مکھ مکھ

کھا رہیا دی نہ چاوے

دل کے جھپا دی نہ چاوے

دکھ سہا حرو آوے

دکھ سہا دی نہ چاوے

ایس حالت دق چوں کہ ان دقا محب کے جسم کل دق تحریر آجاتا اسے تے بھر
ملنے دق دی اوہو دسا اسے تیار اسے مونہوں شاعر آکھواتا اسے:

ملنے دق آ کے اڑے نی
کوئی شرباں دے عمدہ کھول گیا
میرا نرم کالجہ ڈول گیا

ایس حالت دق بھیرا مھے محب دا دیا تھیں جاتا، ہر چہ اوچی یاد ستا دی اسے، خیر دی
کھس جاتی اسے۔

نکھ ڈولے تے اکھ نہیں گدی
نی نی واد وگدی
ساواں گھگھی یاد اکھ دی
نی نی واد وگدی

ساڈی نوک شاعری دق محب نوں گھ دی آکھیا گیا اسے تے دھارا دی، دواویں دل لے
کے چلے جان دا تصور آہاگر کرن لئی شعری استعارے جیوں استعمال ہونے لگے۔ اہم راہی نے
اپنی شاعری نوک ریت دے چکھوڑ دق لکھی اسے، ایس کر کے لہذاں استعاریاں نوں اوہ بے
دھڑک استعمال کر دا اسے تے راہی دیاں ایہہ پکلیاں پکلیاں تھیں تھیو پائی کیتاں دے انداز
دیاں نیں اوہناں دق ایہہ استعارے بڑے پھدے نیں دیکھو دھارے دا استعارہ:

نی اوہ گھ دھارا
میرے ہان دا کورا
جیہا چڑے جیہا رنگ
جیہا دگیاں جیہا آگ
جیہی خواہاں ورگی دکھ
جیہی مرگاں ورگی اکھ
جیوں تک تک سے
جیوں ہس ہس تھے
جیوں نکلیا نہ چاہے
جیوں ڈکيا نہ چاہے

جیوں ہیا نہ چاہے
جیوں لہیا نہ چاہے
دوروں دوروں پئی کھگیاں
تیرے جاتی ہوئی سنگاں
تیرے پا کے کواں لکھیاں
تے ایہہ چمک جین دگیاں
اوہ چاہے تے نہ پھگیاں
وچوں کھس دگیاں ڈولیاں (دھارا)

شاعر یار دیاں اپنیاس لے آگے چااتے تیار نوں لے آجاتا اسے جتھے اوہ تے دق جرات
تے دیا کی آپ ہمارے آجاتی، اسے اوہ کہدی اسے:

قوں نہیں مڑا
قوں نہیں لدا
قوں نہیں سن دا
لے فیر جھ دودھا
ایج قوں قول ہوئی
قوں ایاں تے سٹھے
جیوں مریں تے سٹھے (قوں)

قوں قرار نال کیہ ہوتا اسے، ہوئی دے کاریاں نال سونے نوں جھ پاسیہ تے اوہ پائی بن
جاتا اسے، اہم راہی دا اک شعر اسے جیہا ترنگن دق شامل تھیں:

ن ہر گھری دیاں اپنیاس ریتاں اپنے دق دہار
اکو ریت سمجھاں دی سبھی توڑ نہ چڑھے یار

ایس کر کے یار دق دھوڑا دی آجاتا اسے، بے ہوئی نہ دوتے تے غاب دی جو جاتا اسے،
اک گل تار دیاں اسے کہ یار دق خوار دی دھجری ہوئی اسے۔ اہم راہی ایس احساس نوں یار پائی
اک تیار دے مونہوں کہاں اسے کہ:

ن تیارو میرے ہان دق
ترجیاں دق سوہاں ہان دق

غشی حال میرے قوں ڈرتا نی
ازخ بچار نہ کچھ نی

ترجمہ دے اس پہلے مجھے وہی اہم راسی نے خیمہاں دے کوں چندہیاں تے اٹھیاں نوں
بے عام فہم اعجاز و حق انکراں دا روپ دتا اے۔ نکھان، لوگ گیتیں دا بھار دیاں میں سکوں اہم
راسی نے لوگ گیتیں دیاں سٹاں وچ دئی شعر آکھے نیں، جیہیں، بیاہیاں:

- پاریں برہیں کھنن گھیا تے کھٹ کے لہلا جالی
سنبھل کے کھ رہیں داڑھے رات اتراساں دالی

یاں:

- اسوں ہونٹاں نوں لائے جھدے پر اکھیاں تے داہ کوئی نہ

ہایا

- اسانی تارے دے

پازی دل دالی اسی جت کے دی پارے دے

اہم راسی دلی ترجمہ دے دے مجھے داسر تلوں اے:

- ڈاروں وچھڑی کونج گرلائے

ترجیماں وچ گون والیو

ایہہ ڈاروں وچھڑی کونج اودھ خیار اے جیوی پاکستان دے قیام دے دی وڈھ تک، فرقہ
واریانہ وچ شرعی عقاب وچ رہ گئی۔ ایہہ سانی کے دی وڈھ اے تے کے دی بھین۔ ایہہ مگ
چک اے کہ قیام پاکستان دے بعدو گھڑ پادوں شرعی عقاب دے مسلم اکثریت دے کی
طاقتے تہاڑو خور تے بعدوستان (بھارت) نوں دے دے کے اسں پاروں اوچے دی مسلم آبادی
نوں نقل مکانی کرنی پئی، اسں بھلا دودھی وچ اک مسلم ساراں تے حقہ سکھان تے بعدوں نے نقل
قارت دا بازار گرم کران دے نال جالی سوانیاں دیاں عزتیاں داغ دار دیتیاں، کئی سوانیاں عزتیاں
چھانڈیاں کھوپاں وچ چھال مار کے سر کھپاں، کھپاں نوں انوارہ کر لیا گیا۔ انوارہ ہونیاں سوانیاں دی
کرانت اہم راسی نے ترجمہ دے لکس مجھے وچ دودھے انکراں وچ مخلوق کیتی اے۔ ایہہ انوارہ ہونیاں
خیار اپنی ماس نوں غائب کر دیاں کھدی اے:

- سدریں دالے

نہ بھان نوں ہندیاں لائیاں

نہ سکیاں دے گھنیں

نہ سیاں نے ڈولیاں گھنیاں

نہ بھر جائیاں سرے پائے

نہ کوئی سہریاں والا آیا

نہ ڈولی دیواں نوری

جس دے جھ جھدی ہانہ آئی

لے گیا زور و زوری

اسں ویلے انسان شیطان بن چکیا۔ اسں دے ہندیاں کہ دھنیاں بھگی مسلمان، غیر
مسلمان دے ہال دے سن۔ سانی، سانشری، سانشی سانبھیاں سن پر پاکستان دے خان تے ایہے
نئے وچ سن کہ شیطان تلوں دی دھتھو اے تھو پکے سن۔ ساریاں سانبھیاں بھل بھلا کے لکھ ہو
گئے سن۔ دہی، بھین دا کوئی خیال نہیں سی، مسرت لئی خیال اپنے واپراں ہڈا کھوپاں اکھدی اے:

- جتی میری لیریاں کچھیاں دھ دھ

دے جتی میری لیریاں کچھیاں

بچیاں ساریاں حناں جے

اچھے سارے ہو گئے لکھ

بچیاں قلیاں دھیاں، بچیاں دھ دھ

مسرت لئی دھی ہاں نوں ہڈا کھوپاں اکھدی اے:

- سن دے ہاں بھڑا جیہے لٹ گئے ہاں تن

جیہی چک ہیاں وچ دل کی مٹی وچ لی گئی شان

جیہی شریاں دالی دھی نوں اتھ ویکھ تے سب شریاں

چہ بھیر پائے تے ہاڈ کون آڈھا دھ وطان

پہ چھو چلیاں فریب دے دے جے دھ دھ ہو چان

یار دی بھل گئے پادیاں جھڑی تھک دین سکناں

اگر وہ بیچارہ رشتہاں دے دق لگی پنی صحت دے ہوتا ہوں ہو جائی ہوں توں تولا کر دی اسے کہ:

سے کھلے گنج ہوئے سدا ہالہ
خودے کدی مڑ آئے

تے ایہہ وی اک الیہ اسے کہ جدوں اک سوئے تے ملوے سوانیاں توں دا تاندے دے قوت بازو پانی گھروں پاکستان لایا تانگیا تے آگاہ بعض قواں اوہتاں توں قول کرن توں اظہار کہ دتا اہم راہی اک ایسی بیاری دی گروٹ بیان کر دیاں گھدا اسے:

سے آجیاں ہوئے حیرے حیریاں چائیاں ہال

سن ہالہ دے

حیریاں چھیاں ہوئیاں کھائیاں ہال

سن ہالہ دے

کدی گن ایہہ اسے کہ اہم راہی نے اپنی کتاب ”ترنگن“ دق چھاپی لوک گیتیاں دے رنگ دق تھیوی شاعری کیتی اسے ایہہ سے دق چھاپ دیاں اظہار نیاس دے بازگ تے ملک چھیاں توں آکھراں دا روپ دتا اسے ایہہ بندے نیاس دے ان دھے محبوب واسطے جھڑکے دکان دی آواز نیں، کتے ایہہ اک دوسے دے سدا تھی ہو جانا دے اقرار، کتے دھڑوے دے سحر نیں تے کتے وصل دی سرشاری اظہار راہی نے پاکستان دے قیام دے پہلے بھارتی چھاپ دق افوا ہوئیاں نیاس دیاں کر لکھان توں آکھراں دا درد دیا روپ دی دتا اسے۔ تھیویاں مڑتاں لا کے دی اسپتے ہال۔ دے ہال توں ملن توں آساں رنکھ دیاں سن۔ ایہہ چاند کے دق دی ایس گن دا احساس ہو تان اسے کہ ایہہ بیچارہ ماں اسان قریبیاں دے کے حاصل کیتے اسے آزادی توں برقرار رکھنا سدا فرض اسے۔

عارف عبدالتین دی ”اکلا پے داسافر“

اللہ تعالیٰ نے انسان توں تخلیق کیتے بکیر اوں دا جھڑا بنایا تے دنیا آئے کمل دتا، ایہہ جزا آگاہ دودھ آبادی دا کارن بنیو۔ دو توں چار، چار توں اٹھ تے دق چھٹی دی آبادی دوجا۔ ایہہ آبادی جدوں تہذیب نال دنا شروع ہوئی تے گھٹیاں رنگن دا تصور بنکر یا، ایس توں ای معاشرہ کھیا جاندا اسے۔ معاشرے دق فرد دی حیثیت ایج ای ہوندی اسے جیوی تفرسے دی دریا دے دق۔ دق دق رنگن، غریبی رشتیاں، سلوک دے رشتیاں تے سانی رشتیاں توں انسان انکار نیں کر سکدا۔

سے فرد قائم رہلا لٹ سے ہے حما کچھ نیں
موج ہے دریا میں اور جہان دریا کچھ نیں

معاشرے دق اک دوسے نال رہلا انسانی ترقی دا باعث بنیو۔ چھاپی دا امکان اسے کہ اک، اک تے دو چار، تے دو چار دے دق بہار، معاشرے دی غولالی انسان دا انسان لگی دودھ بھردی، ایہہ قریبیاں تے لوٹ کھل اپنی قواں دوسے واسطے سوچا، ایس معاشرے دق روحانی قدراں دا پھل پاک ہوتا اسے۔ ایہہ ای اک چنگے معاشرے دیاں صفات، نیں ایہہ ای تہذیب اسے، ایس دے اثر ہے دردی، خود غرض، اجتماع، مروت و دیگر نیں، ایہہ ایہا معاشرہ ہوتا اسے جس دق روحانی قدراں دب چاندیاں نیں تے باقی قدراں ابھر چھیاں نیں۔ جدوں کسے معاشرے دق ایساں بھیریاں دیتاں دا دور دورا ہو چاندا اسے تے انسان ناوں انسان دا رشتہ چاندا اسے۔ ایس معاشرے دا انسان اکلا پے دا ظہور ہو چاندا اسے، ایس لگی کہ انوں تے اوہ اک معاشرے دق رو دینا ہوتا اسے ہر انداز ہر انسان اک اکلاں دا رنگ صرف اپنے پارے سوچا دینا ہوتا اسے۔ صرف تے صرف باقی حوالے نال، صرف اپنے حوالے نال ایس کوئے معاشرے دق اک معصوم انسان اکلا پے دا ظہور ہو چاندا اسے تے حساس انسان توں انساناں نال بھریا بنگل گن گک پیندا اسے۔ ایساں معصوم انساناں جوں ایج دے حوالے نال دیکھتے تے اک حساس انسان عارف عبدالتین دی کتاب

اکھاپے دا سفر اے تے مسافر دے احساس نوں جودں اودہ اکھراں دا روپ دیندے نیں تے کتاب "اکھاپے دا سفر" دا روپ رنگ دے کے سامنے آؤندی اے۔ ایہہ اچ دے اکھاپے دے بارے انسان دی کھانا اے اؤں دیاں اکیلاں دی روپ دیکھا اے۔ جنگل دے حوالے نال نظم دا اک حصہ دیکھو:

میں جنگل وچ کھلم کا
سیرے چار چوہیرے دکھ
دکھیں نال کیہ دکرے بھولاں
لوہاں نوں کیہ سیری مار

ایں بے درد معاشرے وچ اک مصمم انسان جس نوں رب تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کہیا اے اوہ جسے کئی رب دی مخلوق دھن انسان دانستے درد تک گیا اے تے ایس صورت حال نے انسان دی دنیا نوں انساناں دے ہونداں ہونیاں دی اُٹار کے دکھ دے اے ایس کئی نئی عالم مہانتین دی اپنے آپ نوں ایس ماحول دا حصہ بھو کے کر لائیا اے:

میں کھلم سبیاں راہیاں
کھلم کا پھر دیاں ہویاں
میں اکھراں اچ گھا اے
میں دی جیہیں
لوہاں دا اک حصہ ہواں

ایہہ دی اکھاپے دا جبر اے، عارف مہانتین حیاتی دی راہ تے لڑ دیاں ایس جبر نوں اپنے آپ نوں بچان لئی اپنے اندر بھائی مار دا اے:

میں بھانے خوف وچ ڈب کے
کھ دے پھرے زور دے نال
دیکھ اپنے آپ نوں وچ

ایہہ بے وسایں دا اک روپ اے خود کھیا جادے تے اکھاپے دے مسافر عارف مہانتین نوں ایس حالت تے کس نے پہنچا اے؟ معاشرے دیاں کورجیاں نے اوہا خیال اے کہ اوہنے تے ایہہ کوئی کم نہیں کھیا شیوا سانج وچ دے گھراں نوں کوئی قصداں اپنن والا ہودے ایہہ ٹھیک اے کہ میراں نے اوہدے نال زیادتی کیتی اے اوہ تے میراں پر ہونوں تے اوہدے اپنیاں نے ان حوالے دے کھیا اکھاپے دا سفر: عارف مہانتین، جیگل، جاکڑ، داسر، دھرم، وچ کھیا اے۔

کھڑے تے گھر مارے نیں، چل پچھ اویں نوں نقصان اپنان دا جتن کھیا اے، عارف دا بیان اے کہ اویں نے اپنے کوں ہوندی طاقت نوں دی دھن وچ نہیں لیا اے۔

میں کھل کھلے تے میراں نے ائی کھ تے میرے چلائے سن
میںوں مہاں دین ائی خاطر سب حسب الزمائے سن
اچ پر پامیاں طپیاں کولوں کھڑے تے گھر کھاہے نیں
پھیر بچانوں لئی اوہیاں نوں گھر آپ لکائے نیں

عارف مہانتین اپنے بار ماراں نوں بچانوں کے اوہیاں دا نقشہ دی کھیا اے اوہ بار جہاں اے کدی اودہ اجڑا کر داسی، ہر سدر کر داسی اوہیاں دی کھیا پاری دا اودہ دھمر داسی، اوہیاں نوں زمانے دی ہوائے مخالفت دا نقشہ پلا دے اوہیاں دھن غلط، محبت، ایمان، قربانی تے درد فہم ہو گیا اے:

پرے پھو
اوہیاں دی اکھ وچ
اویں دا موتی کوئی نہیں
تے بے گھر
اوہیاں دے نیچے
اک دتی خوشبو نہیں

عارف مہانتین ترقی پسند تحریک نال داں بچانوں بھوے رہے نیں ایس تحریک دی بنیاد اشتراکیت سی، جیہہ کس اے کہ ایس ذہن، فکر دا بندہ جودں اپنے آئے دے اصل زندگی جیتاں دا آپاں مشاہدہ کر دا اے تے اوہدے اندر اک طوفان اُٹھ کھلوا اے، کھسے اشتراکیت جس وچ انجمنیت مطلقہ جہاں اے تے کھسے اکھاپے، ائی اکھاپا جس نظم دا سرفروں کتاب دا سر تا نوں بنیا اے، اکھاپے دا سفر ایہہ دیکھو:

میرا ہر دا، پھوے دا گنوں دکھا اے
میرا اندر کھسے کھسے آگ دے کارن دھدا اے
میں نروان دا کھوئی پانی
جگل جگل جگل پنے
کھن دھوڑ دا پھر دا پانی

ایہہ زمان، ایہہ سچی ایہہ اندر دا اجماع، ایہہ سکون، ایہہ نجات اسی نوں کتاباں پڑھیاں۔
کھیاں وی نہیں حاصل ہويا۔

۱۔ ہٹاں تک کتاباں پڑھیاں

جھن نہ ملیا اک دی ہلی

پتھیاں کھیاں لکھ پڑا

لکھ لکھ پھراں ہوئیاں مثل

کے کے پیٹے

کھے کھیتے

تیرے اپنے سب دے سنگ

سکہ دی جھمکڑی اک چھلپا

مزل مزل چاٹے چھل

اشرا کیت، اجماعیت بن اکا کپے دے سٹو پاواں اسی نوں اندر جھاتی پات اُتے بھیر کر دی
اے۔ اوہ کھلے لوک جہاں اندر جھاتی پاتے نجات دا راہ اختیار کیتا اسی نوں اپنے دل جاناے میں:

۲۔ کرم، مہی، اسی نوں

جس پر پتوں ہرم جھیں

اپنی اور جاناے دے

اویں تے چند پاں چھہ پاں

بھرے ہر اکڑ دے جاناے میں

ساہ وی پھلدا جاناے

بھانویں نہان، سچی پاں نجات حاصل کرتی اویں تے ہر اکڑ اکڑ جاناے میں ساہ وی
پھل پھل جاناے ہے پر اوہ اسی کھانی دل لڑیا اے، ایہہ کھانی جاناے اک آؤکھی کھانی اے، اسی
مزل تے اپناں کئی سن نوں مارے پھتا اے۔ باقی حوالے دیں سب چیز نوں جھٹا پھتا اے۔
ایہناں نوں جھٹاں دا حوصلہ انسان نوں اوجھا اوہ ڈر دھرا اے جیوا کئی توں پھلاں دے امتحان دا
ڈر اے، مٹی مراد توں پھلاں اوہ رات جیوی تھوڑی آؤکی اے شاعر ایسے ہارے سوچ رہیا اے۔

۳۔ سوچتا ہوں

میں کج گزراں کا

۱۔ اوہ مسلحی رات

جس دے وق

انسان دے نال

جھن تے میں، دور دی بات

اپنا آپ وی ہوتا کھیں

شاعر دا اندر دا ستر جاری اے، اسی ستر وق اکا کپے دا ستر، بن صوفیاں دے سفر تے روانہ
ہو چکا اے، اسی ستر وق اک پڑا آؤکھا اے، حیرت، دانا، جتھے پیٹے شاہ کہہ اے "کیہ جاناں میں
کون بھیا" میں جھمکھل دا کپا اے کہ وحدت دے روپ دا ایہہ اپنا پڑا اے جس وق "ہو یا کم حقیر
اندر اپنا آپ نہ پائے" عارف مہاشین دے ایہہ آکر دیکھو:

۲۔ دھوکن دے وق بولے کون؟

کس دے جھ وق میری ڈور؟

میرے دل وق کس دی انگ؟

عارف میں ہاں کس دی چٹنگ؟

ایہہ صورت حال ساڈا دھیان عرفان ذات دل کڑی اے۔ صلوع شعراں وق شاعر دے
اپنے کس نوں پہچان تے اسی حوالے نال عاشق کاکات دے بھلاے اپنی ذات وق دھکنا دا
رنگ نظر آؤکھا اے:

۳۔ رپ دے میرے رنگ تے ڈھنگ

کپ لے گا میرے سنگ

میں دھرتی دا چاٹا ہاں

ایہہ دھرتی میری سنگ

۱۔ میں انسان تے میری دھرتی کیہ بچھتا اہی میری ذات
میری ذات وق سہ دیاں ذاتاں سہ ذاتاں وق میری ذات
ایہہ کج اہل کے جیت تے آدم وق بدل جانی اے:

۲۔ تیریاں ہاتھیاں جیرا سوچ تیرے جھ میں تیرا جن
اپنی جیت نال دے لے، اپنا دن تے اپنی رات

ریچ ڈرامہ سننے والا اپنے کھانے دیان اکھاں تال دیکھ کے اپنے دماغ دی گنج سے کھڑا ہوا۔
 پر ایہدے واسطے شرط ایہہ اے کہ ریچ ڈرامہ سنسن والا ریچ دی ٹھیک دا باہر ہونا چاہیدا اے۔
 اشفاق احمد جی (۱۹۲۵ء۔ ۲۰۰۳ء) سالے دکن دے آف پھر دے ڈرامہ نگار، جہاں بارے دو
 راہیں نکلیں جو سکے پاں کہ اوہ ریچ ڈرامے دی ٹھیک دے ایہی دے جاتوں۔ "ہٹلی دے جتنے"
 اوہتاں دے ریچ ڈرامیاں دا مجموعہ ایہو اے کیریل دے رپ دے ریچ دی قوت تھر ہو کے
 کامیابی دے جھنڈے گڈ پئے گی۔ اشفاق احمد جی ایہاں ڈرامیاں بارے اکھن کھنڈے گی۔

"ایہہ ڈرامے پلاٹ دے ڈرامے نیں۔ چھوٹیاں چھوٹیاں کیریکٹر
 ملدیاں نیں۔ ڈرامے نہیں ڈرامہاں نیں۔ اک مقام تے اک قاتل تے
 رنگ رنگ دے لوک تے آپ اپنی سوچ دے بندے مل جندے تے میں یا
 اتفاقاً مل جانے نیں۔ اوہتاں دیان ہڈیاں، سوچاں، محسوساں، گھبراہٹاں
 تے خوفناں دے جا کرے ہوندے میں تے خیر اوہ آپ دی رات تے فر
 جانے گی" ۱۹۹۹

اشفاق جی نے اپنے ڈرامیاں بارے ایہاں تھوڑیاں جہاں سطران وچ تھن ایہاں گھاں
 کر دتیاں میں جیڑیاں ڈرامے دے فن لئی مدخلی مشیت دکھدیاں نیں۔ مکی گل پلاٹ، دینی
 کیریکٹر تے جیکی گل جاکارا اے۔ نظری حوالے تال دیکھا جاوے جس ڈرامے وچ ایہہ جیڑیاں نہ
 ہوں اوہ ڈرامہ اکھا دی نہیں سکدا۔ حلق پلاٹ دی گل کرے تے سیانے پلاٹ بارے کہہ کے
 میں کہانی ایہہ اے کہ بادشاہ مرگیا تے جیکر کمرنگ، تے پلاٹ ایہہ اے کہ "بادشاہ مرگیا تے
 اوہہ غم وچ، گھر مرگیا" مطلب ایہہ اے کہ پلاٹ وچ جس گل نوں اہیت حاصل اے اوہ
 سبب تے سبب اے گھر کیوں مری؟ بادشاہ غم وچ، ڈرامے وچ ایہہ گل کہانی نوں سن
 یکھاں جاندی اے کہ کوئی راتہ ہوئے تے اوہا سبب کیوں؟ دوہی گل کیریکٹر اے جیڑی کردار،
 ظاہر اے ڈرامے دی بے کوئی کہانی اے، بے کوئی پلاٹ اے تے اوہ کے کردار دے گل یاں
 راجل نوں ظاہر کر دے۔ ایہی کردار دی کوئی عمر اے، ایہی کردار دا کوئی اپنا سہارا اے! ایہی دی
 کوئی زبان اے۔ کم کرن دا اپنا اعتزاز اے عمل تے راجل دا اپنا ڈھنگ اے۔ اک کامیاب
 ڈرامہ نگار جہاں اپنی کہانی یاں پلاٹ دے حوالے تال ایہہا کردار تخلیق کر لیدر اے تے اوہ
 کامیابی تال اپنی گل دوسرے جگہ اپنا سکدا اے۔ آخری گل جا کرے دی اے تے ایہی جا کرے

نوں ڈرامے دے نظری حوالے تال تصادم پاں Conflict آکھدے میں۔ ایہہ کہانی یاں پلاٹ
 وچ دو نظریاں وچ ہو سکدا اے۔ دو اڈال جڑیاں وچ ہو سکدا اے، دو اڈال ٹھک نظر وچ ہو
 سکدا اے۔ دو اڈال اڈاواں وچ ہو سکدا اے، ایہہ جاکارا اک لحاظ تال تصادم جس دے جیے
 وچ اک ٹھک جہدی اے جہاں ایہہ سبک دے سبک دے سبک دے سبک دے سبک دے سبک دے سبک دے سبک
 اوہ لکھت اوہ حسین وڈ دی اے۔ ایہہ ٹھک جیڑی ایہی جس نوں جہدی اے تے ایہہ جس (جیکر
 ہوئے فیر کر ہوئے؟) ڈرامے وچ جیڑی کرنا دا کارن بن دی اے۔ جیڑی کے دی لطیف فن دا
 مستند تے دعا ہوتا اے ایہہ جگہ ایہہ لکھت اکھن کے سبق جانی، لئی کوئی نویں رات، گھر لئی کوئی
 نواں پیڑا انسان نوں سکھا اے۔

اشفاق احمد جی ایہاں اپنے مجموعہ "ہٹلی دے جتنے" وچ مثالی ڈرامیاں نوں ڈرامی آں دا ناں دتا
 اے، تے ایہی دے کرداروں نوں چھوٹیاں چھوٹیاں کیریکٹر، ملدیاں اکھیاں اے پر سلائی چاہے
 جیڑی اوہتاں ایہاں ڈرامیاں نوں پلاٹ دے ڈرامے اکھیاں اے، ایہی آئی ایہاں دے ایہہ ڈرامے
 نہ تے ڈرامی آں میں تے نہ ای کردار چھوٹیاں چھوٹیاں کیریکٹر ملدیاں میں سکوں ایہہ مکمل پلاٹ
 دا گھن مکمل ڈرامے تے مکمل کردار میں۔ ایہہ دھری گل اے کہ ایہہ ڈرامے وقت دی گھاٹ پاروں
 گئے دی میں تے ایہاں وچ کردار دی گھٹ گی۔ پر پلاٹ مضبوط ہون پاروں جیڑیے کرداروں
 نوں اوہ اوہتاں دے عمل تے راجل دے حوالے تال سامنے لاسے میں ایہہ وڈے دی میں تے
 مکمل دی میں۔

ایہاں ایہاں گھاں نوں ثابت کرن لئی ایہاں ڈرامیاں وچ دے چلاں تے کرداروں دا
 تجزیہ دے تے ناں دی کر سکے آں پر جگہ جگہ راجل تال کرے تے سلائی کم بن سکدا اے مثلاً
 پہلے ڈرامے وچ گل صرف اپنی اے کہ اشفاق جی پنڈ دی راجل وچ دے ایہی کوئے انگ نوں
 موضوع بناندے میں کہ ایہہ لوک راجل دیان راجل پاروں اک دوجے دے معاملیاں وچ دلچسپی
 لیدے نیں، ایہہ قد بعض وچ تے شیت جیڑی لکھدی اے کہ لوک اک دوجے دے دکھ سکھ نوں
 وڈ لیدے میں پر بعض دے ایہہ گل دوجہ دھاری لکھدی اے جیڑی پنڈ دے چاچدی دے ہڑ فضل
 تے ناندے پنڈ دی لکھدی سکھن آکھن دانی کوئی بارے ایہہ افواہ کہ اوہ اک دوجے تال پیار کر دے
 میں اک دوجے دے ہو جیے میں سکوں اوہتاں لکھ دا پنڈ دی چلاں اے تے اپنے پیار دے
 خلاف کسے دی آواز نوں بندوی دی گوئی تال لکھدی کرن دا ارادہ رکھدے میں۔ ایہہ گھاں اڈال
 موجود ایہاں دوواں کرداروں نوں دی مضبوطی میں جیڑیے اک جا کرے اک Conflict

تے اک تمام دکھار جہاں پہلی وار اک دوسرے نوں ملدے تھیں تے ساریاں گھاں کن وچار تے
من گھڑت لکھ دیاں تھیں۔ ایہہ انہی Conflict دے لفظ دے معنی اے جس دے درمیں پادشاں اوہ پیش
لئی اک دوسرے دے ہو جانے تھیں۔ انہی ڈارے دے وچ راہبر کردارے دے وچ دے جاٹ تے کہانی
نوں اٹھائی گئی بات۔ محل تے درمیں نال اے دوسرا نظر آؤندا اے تے اچّ اک کامیاب ڈارہہ تحقیق
ہو جاتا اے۔ ایہدے لہجے دے تھوڑا گھری لفظاں سامنے آؤندا اے اوہ ایہہ سوچ اے کہ بعض دوسرے
انجواں ہندیاں پان چنگا تھیکہ لکھن دا کارن بن دیاں تھیں۔

دیسے مضمون دا اک ڈارہہ اوہ اے جس دا مرکزی کردار دوسرے کھوکھل کتاں کردار جس پارے
ایہہ تھوڑی کھیل جانی اے کہ اوہا میاں مران لکیاں جہڑ دوسرے بک دے چھڑ کے مویا اے۔
انہی کردار دی تنگ تے پڑ دیاں دوسراں اویں دے ان پڑہ نگوار ہون دے پاؤڑو ضد بھدی
اویں نال اپنا حقیقی ظاہر کر کے اوہدے نال پاؤ کرنا چاہدیاں تھیں۔ جہاں ایہہ راز کھلدا اے کہ
دے دا میاں جہڑ دوسرے قرض چھڑ کے مویا اے تے ایہاں ساریاں دا دے بائیل اٹا ہو جاتا
اے۔ انہی ڈارے دے وچ اشتقاقی ہی اچّ دے دور دی یاد رہتی پائی۔ جس دے گھمراوے اوہدے
کے دی سبائے نوں اہا کرکرن دے وچ کامیاب تھیں۔

اشتقاقی لفظ ہویاں دوسرے ڈارے دے "پہتیاں دے کردار" دی سلائی نوں اپنے ڈارے
دا موضوع بنایا اے۔ ایہدے دے وچ کمال تے فیروز دے چچی کردار تھیں جہاں کہ اک موٹر سائیکل دا
شری پاؤ دکھاری تے چلتے تے نوریاں پہتیاں دیاں بن دیاں تھیں۔ انہی ڈارے دے وچ جھوپیاں گھاں
پاتی اویں دکھاری نال کرکے تھیں ایہہ تھک جسم اوہی کن گھڑت گھاں تھیں جھوپیاں دکھارے
تھیں تے دکھاری نوں جیران کر دیاں پہتیاں چاہتیاں تھیں اوہ اپنے دکھار نوں تے کھل جاتا اے۔
اوہیاں دیاں جیران کر دین داہیاں گھاں دے محن ہو جاتا اے اک لفظ نال اوہیاں دے ہر دے
گروہر ہو جاتا اے ایہہ ہر اوہاں اچھا اے جہاں اوہیاں دیاں بن دیاں آؤندیاں تھیں دوسری نفی
بھدے کس جاتے تھیں۔ زبانیاں آکے اویں دکھاری نوں دیکھ دیاں تھیں اوہدے چیلے دے وچ توڑے
والی بدلتی دا بارود دیکھ دیاں تھیں تے کھد دیاں تھیں۔

چلتے: ہائے میں مرہاں۔ ٹی نوریاں ایہہ تے پوئی نال بھرا ہو پیا اے۔

نوریاں: کیناں دے کالے سر آلیاں۔

چلتے: دے تیرے سر ہواہ بھیری چچی آلیاں اویں ایہہ سواہ لاکے اوہیاں نوں پوئی جاتا اے۔
سوار: پوئی؟ کون سی پوئی؟
نوریاں: دانت ہو چا۔ جس تے بار بار کے بھوہ دیاں گی۔
تے بھیر: دکھاری کلاں تھیا کھو، لہجہ پان تھیں اوہ لا حول و لا قوہ پڑدا موٹر سائیکل تے فرارین دا
اے۔ انہی ڈارے دے وچ اک قساں اشتقاقی جی تے پہتیاں دی تعلقات نوں بیان کیتا اے کہ لاکاں
بار دے تھیں پر بڑاں ہونے تھیں دوسرے پائے تقریباً دا سامان دی پینا کیتا اے۔

اشتقاقی جی دا چھڑا دارہہ پڑ تے شر دیاں تھنڈیاں دے من پھوہی ڈھک دا ٹاکرہ اے
جس دے وچ رعبہ، تھپہہ تے کھیل شر دی تھنڈی دے لاکھہ تے دے دے کھرا پڑ دی تھنڈی دے
لاکھہ کردار تھیں۔ انہی ڈارے دے وچ دیکھا گیا اے کہ پڈاں دے وچ طعش تے عبت، انہی، مشرقی
قدراں دی پاسداری موجود اے جہاں کہ شریاں دے دیکھاں دیاں ہادی قدراں دی پڑھائی
پادوں ایہہ قدراں تک گھاں تھیں، پڈاں دے لوگ لائی قوں ہاں انسان دی قدر کر دے تھیں ہر
اک دی دی بھین لوں اپنی دی بھین بھدے تھیں۔ ہمت تے وساک موجب اوہی سدا کر دے
تھیں جہاں کہ شریاں دے وسیک ہر کم اپنے نل نقصان دے حوالے نال کر دے تھیں۔ جلی دے
تھئے آن کے شر داہیاں دی موٹر قرب ہو جاتی اے، کھیل اویں قوں ٹھیک کرن ڈیہہ پٹھا اے
جہاں کہ خواتین بائیل گھر کے آئے دھالے دکھ دیاں تھیں۔ اوہیاں دے وچ مکالمیاں قوں ایہہ
ظاہر ہوتا اے کہ اوہ پڑ دی حیاتی قوں پندھنیں کر دیاں، تھپہہ، رعبہ نوں کھیت دی سیر کرن ہارے
صانع بھدی اے تے رعبہ کھدی اے، ہائے چھوڑا کیتا تھپہہ، دھیرہ، قصوریاں دے وچ زیادہ اچھے
گھدے تھیں۔ تھیں اوہ پیٹنگ دیکھی اے کتا دیا، پوئی انہی اے لہجہ تے "گھن" جہاں پڑ دے
وسیک دے دے کھرا آؤندے تھیں تے ایہہ کھرا ہود زیادہ اچھے کے سامنے آؤندا اے۔ کھرا سوانیاں
قوں دھیاں بھدے کہ مہان بھدے کہ اپنی مٹی چک مہول لاء دے دھین تے دھما دھالے تے بھن گئی
کھدا اے، بھدے جواب دے وچ سوانیاں آکھ دیاں تھیں۔

رعبہ: مہرائی، چکری بھجان دی کوئی ضرورت نہیں سی۔

تھپہہ: سارا موٹر جے کل، ضرورت ہوئی تے اس اچھے جھوہاں کھاں

کھیر: کہ ہو گیا، پڑ جہاں، دھیاں ساراں پان تے جی رگھن تے سارا ہاں دھ جاتا اے۔

بہر جہاں، پڑ تالے ایہہ سوکھی جے کہ دھ۔

تھپہہ: شہرے پیا سارے کال قرض اے۔

کدی گل ایہ اے کہ اتفاق اہم ہواں دے لیواں ریج و ڈراماں دق چنگے ڈرامے ویاں سارہاں خوبیاں موجود ہیں۔ لیواں دے موضوع ہالوئیں کیاں کیاں گھوں دے حوالے جاں سامنے آڈانے نیں پر اصل دق ایہ ویاں ویاں گھوں نیں، ڈرامے کیوں سے ریج پائی نیں ایس کر کے ریج پائی تختیک جاں بھر رہی نیں گئے گئے مکالمے حقیقی ایسے کہ ہندو ہندے ہل گل کر دا چاند اے ہل جیلے ہل گل نہیں کر دا، ڈرامہ گارے موٹی اثرات کوں بہت گھٹ کم لیا اے پر مکالمیاں دق ایہا ڈھنگ ضرور اپنا اے جیوا ریج پائی ڈرامے لئی ضروری سی ایسے کر کے ایہ موضوع سے تختیک دے لالہ جاں کامیاب ڈرامے آکھاسکدے نیں۔

انور علی دی ”کالیاں اٹاں کالے روز“

انور علی (۱۹۲۲ء-۲۰۰۵ء) لمبے عرصے تک کارٹونسٹ سی، لاہور دے بین الاقوامی پھر دے انگریزی اخبار ”پاکستان ٹائمز“ دق اوہا بنایا ”نعا“ دے جاں دا کارٹون بڑی شہرت رکھدا سی۔ ایہہ جی بکلی پیڑھی اے کہ جیوی گل کی لکھیاں ویاں کہانیاں، مضموماں، انکوائیاں ویاں لیکیاں لیکیاں نعاں دق آکھیاں ای ایسے تکرر سوچاں ویاں سہیں اپج دی وہ اک گئے جتے ہندے۔ ہائے کارٹون دق عجب سہے ای سوچنے دی اپج جاعدا اے۔ کارٹون دق بھانویں طرز، نگار، راجیاں کسے دا گڈا اٹھیا جاعدا اے پر ایہدے دق ایس حوالے جاں اصلاح دا کم لیا جاعدا اے۔ اک چنگا کارٹون ٹیٹ ویاں دھندلیاں جیٹیاں نوں کھیاں کرن دا فرض ادا کر دا اے۔ ایس کر کے اوہ سے ڈر سہے سوچتے جے قحروں عیا جاعدا اے۔ اوہ دوجن ایس جاں رمدی ملدی منف کشا نی اے ایہہ کارٹن اے کہ جہوں پاکستان دق پیلا بارش لاہ لگے تے انور علی نوں ایج لگے کہ اوہ سے جھہ چھہ تھ دے گئے نیں اوہ سے ایسے اکھرا لے نیں:

”..... اکٹوبر ۱۹۵۸ء دی سہرے جہوں میں اخبار آتے نظر پڑی تے پہلی نظرے ای ایج اٹھ کے بیٹھ گیا جیہیں اوہی راتیں کوئی ڈاکو بندھواں بیٹھلاں پھری تھاوے مگر آڈا سے تھاوے جھہ آپے کر دے۔ اللہ مفرت کرے سکھ مرزا ہوریاں داں اوں دن اوہیاں پاکستان آتے بارش لاہ لاہ سی۔ شامیں میرے کلاس میچوں آواز دتی تے کہن لگ انورا سالیان عراس تے گل کھیاں پر سہ قوں پہلے بارش لاہ لگے سکھ مرزا نوں ای پاکستان کڑھایا تے میں بڑا خوش ہو۔ پھر میں ایہہ سہجی لگ گیا کہ سکھ مرزا نوں دیکھ لاہ دین والیاں اوہ سے جاں متھاسکتا یا

چنگ۔ ہر میرے کارٹون بیان والے جھ میرے چپے بچے گئے سن تے اے
گھپ میرا سی۔۔۔ (۱)

ہمے سچاں تے گھپ میرے دھ بندہ اہمیرے تے کیہ ایہ مکن سی؟ ہاں نہیں! مارشل لا تے قوی پرنس نوں بکڑ کے دکھ دتے سی۔ ایس ماحول دھ انورمل کیہ کردا اے اوہجے آئمن سوہج اوہجے اندر پھل پھلے بندے سن اوہ اندر دا آہل نہیں سی کڈو سکدا ایس کر کے اوہ چڑا ہو گیا سی۔ اوہ گھر دیوان نوں کھائے دھس نوں پھینکا سی پر بعد میں اس نے داکنز دے آئمن تے اپنے اندر دا اہل کھائیاں گھ کے کڈھن دا آہر کیہ تے اوہ چڑا پھینک دیا اوہی اپنے میر جال کھاؤں دھس دی گھٹ گئی۔ انورمل تے کیہ لکھیا، اوہ اپنے کھسے نوں کھائی دا تاں دیندا اے ہر شفقت خوب مرزا دا خیال اے کہ ایہ کھائی اے یا پر تازہ، یاں کچھ دی گئی۔ اوہ کسے سچے دھ آؤندی نہیں۔ سوال ایہ اے کہ انورمل اے ایہ ۱۳ کھائیاں کسے سچے دھ اعلیٰ کھائیاں نہیں؟ اوہ اک کارٹون سی۔ ظاہر اے اس نے اپنے حقائق دے مطابق ایہ خبریں ہوند دھ لکھائیاں، ایس نے کائی چہ تھکر بحث چھڑی رہی، ایہ زمانہ دی اوہ اوہ جوں اٹکائیہ اپنے چالنی دھ داخل ای ہو گیا۔ ظام دین توں، قلم نگر تے غیر ارشد میر ایس سطح دے تھروہی کھارہی نہیں۔ انورمل دی کتاب "کالیاں اٹان کالے روز" ۱۹۷۷ء دھ چھپی، ارشد میر دی کتاب "چھپوواں" ۱۹۷۵ء دھ چھاپے چئی۔ ظام دین توں دھ قلم دے طریقے مزاحیہ مضمون (اٹکائیہ) تے قلم نگر دے بچے پھلے مضمون (اٹکائیہ) دیوں توں اثر ہوئے ایہ سب دے دیاکے دی گئی اسے۔ انورمل دی کتاب پھروہی ۱۹۷۷ء دھ چھپی پر اس ایہ کھائیاں چھپی کہ اوہا اپنا بیان ۱۹۵۸ء دے مارشل لا توں بعد کھائیاں تے ایہ سلسلہ چلدا رہیا، ظاہر اے کھائیاں دی اک لحاظ ناں سنہ دے دیاکے دی بیواہر ای نہیں۔ ایہ دی مارشل لا دیوان بکڑ بنیاں دے ماحول دھ کھائیاں کھاں پر دیکھا جاوے تے ظام دین توں، قلم نگر تے ارشد میر دیاں کھائیاں توں انورمل دیاں کھائیاں گھ دا انداز دیاں نہیں۔ پہلے تاں کھارہیاں دیاں کھائیاں توں ای بیڑی آسانی ناں ہونے لکھ دیاں اٹکائیہ آکھ سکے آئن پر انورمل دیاں کھائیاں نوں دیکھتے تے کچھ تے ایہاں دھ واقعی اٹکائیہ داہماد مارویں میں چھپی "قون مگھ سکے چھمی" "سانکھیاں دا فریم" "مٹھے" "امیر کھ دھ" "پہا چھ" "پنیں بچے جھ" "میر" "مہراؤ" "تے" "جھلی" وغیرہ جوں کہ "مگڑی جھلی" "کھار کھائی" "اسلم" "سوئی" تے کالیاں اٹان کالے روز" کھائی

اٹکائیہ اٹان کالے روز، انورمل، کھج چالنی، کتاب، ۱۹۷۷ء، ص ۱۱

دے روپ رنگ دیاں کھائیاں نہیں۔ ای ایہ نظر ایس دے پٹے ایس کیسے اے کہ کھائی دا روپ رنگ مکن دیاں کھائیاں دھ اٹکائیہ دھ اٹکائیہ دھ کھائی پلا تے اٹکائیہ اے جوں کہ اٹکائیہ دا بہا زمانہ دیاں کھائیاں دھ کھائی پلا تے کہار دکھائی دیاں ہور کھائی گوانت دا ایڈا دھیاں نہیں دیکھا گیا۔ جیوں دیاں کھائیاں سینڈ دا دھ کلک (میں) دے حوالے ناں میں اوہناں دھ کھائی دی خاص اٹکائیہ دا انداز اے۔ ہر حال گھ کہہ جاوے تے کچھ کھائیاں اٹکائیہ اٹکھاسکے یاں نہیں تے کچھ کھائی، پر جیوں مکن ایہاں ساریاں دھ سچیں اے اوہ ایہاں دا طریقے تے چھر والا انداز اے۔ ایچ لکھا اے کہ انورمل نے اکھراں دے روپ دھ اپنے آئے دواے دے کارٹون بنا دتے میں، ایہاں کھائیاں دا زمانہ پاکستان دے قیام توں کچھ پہلاں توں شروع ہو کے پاکستان دے قیام دے پہلے مارشل لا دے دواے گھمدا اے۔ پر ایہ سارا ماحول ساڈا اچھا ماحول اے۔ ساڈیاں اپنیساں چھٹیاں جیوں یاں چھٹ دی سن تے کارویاں دی پر انورمل نے ایہاں گولیاں کھائیاں دھ کھ توں پردہ دھوئے کہ پرے کھیا اے تے ایہ الف نکلیاں ہو کے ساڈے سامنے آ کھولیاں نہیں۔ انورمل ایہاں توں پردہ چھک کے آپ اک پاسے ہو کھولندا اے ایہاں دا گھمدا اٹکھا اے تے سائوں دی گھمندا دل پر دوا اے۔

"مگڑی جھلی" نوں کھائی آکھیا جاسکدا اے جیوں پاکستان دے قیام توں پہلاں توں شروع ہو کے پاکستان دے قیام دے اس مودہ تھکر سائوں تے آؤندی اے جھتے اسان اپنیساں کہو تاں ناں مارشل لا دا رست پر چھیا۔ اچھے اسان توں مراد ایہ اے کہ پاکستان دے وسیلے تے بھلے بھالے میں ایہاں نوں کی خبری کہ اوہناں آئے دواے قوم دے دھیراں دے روپ دھ جھوٹے موجد نہیں۔ کھائی دھ ایس مکن دا کارنا کھیا گیا اے کہ پاکستان جن توں پہلاں دا جھلا چلی پاکستان دھ آکے سہ بہال الدین بخاری کیوں بنیا تے مولوی احمد دین کاٹوری نے ڈی ایس ایم نقوی دا روپ کیوں اختیار کیا۔ ایہ اوہ کردار میں جیوں دھکے مرادے آئے تے اپنیساں جھلاں یاں پاروں امیر کھ لیزر تے لیزر گر بن چھئے، پاکستان دی خاطر جیساں لوکاں قریبیاں دیاں اوہ دھارے دے ای سبے فقیری تے درویشی دے دیکھ دھ ای ایہ لوک لوکلی قون دھ رتاں قون ناں جیساں آئے ایس کھائی دا اک اقتباس ایس مکن دا شاہدی اے:

"اک گھ چھپی ای تجویں رہی اوہ ایہ کیہ حضرت شاہ دیاں بیٹ بنیاں

دھ آئیں تے زمین دا پکا فیصلہ ہو یا حضرت شاہ توں کیہ غم زمین ناں دا میرے

دی کی اوہاں دی نہیں۔ اوہاں لوں تے اوس وڈی سرکار تے دو چلاں
دیاں ملاں تے اک آئی ٹیکری بکلی دئی سی پھر جہاں وزارت ہلدی تے
کشترا کے حضرت شاہ ہوریاں لوں نصرت دھ ملدا تے زمین ہارے گی بات
کر دا پے لیں پا کے جانا۔۔۔ (ص ۲۳)

انکائیہ "توں مہ کھسے چکئی" دھ انور علی نے انہی گھ دا گڈا مہیا اے کہ اسی لوک ناں
دے مسلمان رو گئے آں، مہ لوں دی اسان بھاری رسم رواج دا روپ دے دتا اے۔ ایہ
خوشی دا جوار اے اک دوسے نوں دلوں بھانویں پیار کرن دا اپنے سب کے سبہ کر کے
اوچیاں دتیاں مہیاں دے شکر گزار ہون دا پے ہونا ایہہ اے اسی لوک انہی انور علی چا پھلی کر
دیاں۔ اک دوسے نوں مخالفت نال ملدیاں انہوں تکرار دھ دی مگر یں کر دیاں گزار
دیں اے آں، انہی موقع تے انور علی دی مگر اک سب مسلمان نوں جھجھڑ کے دکھ دیندی اے
جہاں اوہ لکھا اے کہ اسی گزار چمن گبرے سال دے سال آئی جاسے آں کیہ سانوں گزار
دے آداب دا دی پو نہیں ہونا، مہ دے دن اک دوسے نوں کین دا کار نوں اوہ انج بھاندا
اے۔

"مہ دے دن میں اپنے افسروں مہ مہاک کین نئی ضرور جاساں تے
اوہ اپنے افسروں انہی گھ کین نئی لیا ہونا اے اوہا افسر اپنے افسروں انہی
طرح کر دیاں میرا خیال اے سب مہ دے دن پاکستان دھ پاکستان دا سب
توں دوا افسر آئی اپنے گھر جدا اے" (ص ۲۴)

انکائیہ "سانیل دا فریم" دھ پاکستان دھ لوکاں نال پھیس دا روپ دیا گیا اے کہ چر لوں
تے اسی کیر پھرتا ہونا اے چور پھرتاں دے نال دی پھیس چرناں جاول دی دھ میڈا سلوک
کر دی اے۔ ذرا ایہ انکھاس دیکھو شاہ ۳۰-۳۱ سال پہلاں دے پاکستانی معاشرے دا اے۔ کیہ
ایہہ اچ دا ماحول نہیں گھڑا؟

"اک گھ پکائی جے قانون (موجب) جیوں انہی فریم دی اطلاع
پھیس نوں ضروری دینی چاہیوی سی۔ رینٹ کھان نئی قاتلے آپاں جانا پھرتا
اے تے ملاتے دا اے انہی آئی کدے قاتلے دھ نہیں ہونا بکلی بکلی
آئے لیا ہونا اے پاں بکھری کس دی قاتلی ممکن لئی جے کر دھ دن
دی پھیلی کسے لے اوہوں پھرتاں تے مہر دیند گھ دی نوے تے میری

خانت کون دے گا جاس سب پھیس دے رینٹ کھان دے لوں چر لوں
دھ شہر کھسے میں" (ص ۲۵)

انہی سارے انکائیہ دھ اک خوف اک کیم دا ماحول اے ہر بندہ اپنے آپ نوں کسے
دی انتہائی مسئلے نوں دور رکھن دا آہر کر دا اے کہ دھکے انی کوئی بڈا اوہدے گھا نہ پے جائے
ایہہ گھ تے عام دیکھن دھ آئی اے کہ کسے بازار دھ کوئی قتل ہو جاسے تے بازار دے
دکان بند کر کے کسے جاناے میں کہ گواہی نہ دینی پے جائے۔ انہی انکائیہ دھ فریم دا پھرتا
گھر انور لوں اے۔ انکائیہ "امریکہ دھ" انور علی نے اوہاں دیاں کھ پتکیاں قدراں نال
انہیاں کھنکھیاں قدراں دا قافلہ کر کے سانوں ایہہ گھ کھائی اے کہ کھکھ گھ جگلی اے بھانویں
کسے دی ہوس پے نال اسی انور علی نے اوہاں لوکاں اتے دی مگر کسے اے جھوٹے رہنمے
تے پاکستان دھ میں پے اوہاں لوں انہوں دی دھل، خلعت تے انہوں دیاں نہاتاں نال
پیار نہیں۔

انکائیہ "پھیاں دھ جھ" دھ انور علی نے مگر دی مرمت کرن دے مسزیاں، راہاں
تے مزدوراں دا گڈا مہیا اے کہ سبے کوئی ہونی ٹھہر نوں لیٹاں دے جھے چڑھ جائے تے
ایہہ بندے نوں قہر تہہ کر دا دیندے میں۔ جیسے کھدے میں کہ جس مگر راج ضرور وڈ
جانت اوہاں لوں انج کڈھنا پھرتا اے جیہیں جتاں بھجناں لوں دھونی دے کے کڈھیا جانا
اے۔ انور علی دا وہ دی انج دے مسزیاں نال پھرتا اے جھوٹے اوس نوں اکا تپا دیندے میں
تے نکال دیکر اک بھڑ دے میں اڈک اوہ اک کے خشتے دا کم آپاں کرن تے مجبور ہو جانا
اے تے شیشہ جوتے دھرتا کے جھ بھڑ بھڑ اے۔ ایہہ انکائیہ دلچپ دی تے حقیقت نال
بھرا ہوی دی اے۔

انور علی دی کہانی "اسلم" اک کردار کہانی اے ایہہ کردار دھکی دا کوئی کم دی مستقل حوازی
نال نہیں کر دا نہت نوین لوک نوین فیر جے کر دا رہنما اے تے انج اپنی حیاتی دے جھتی
دہانے دھان کردار رہندا اے۔ اوہا کوئی دی تجربے لوں نوں حیاتی دھ کا سیاب نہیں کر دا انہی نئی
کہ اوہ حیاتی دے ہارے جھید نہیں اے جے دے سرن مہروں ساری دولت بھرتیاں دھ لٹ کے
آپ روٹی نوں عاجز ہو جانا اے۔ ہیاں دا کاروبار کر دا اے۔ گھ دھ سب پا کے بھاندی تے
جھنے نال بن جانا اے کہی ہر مال تن تن آئے دلی دیندی لایدا اے۔ کہی اسلم دھ پھاس

معمولی بندے دے بھیرے کم سے اوچا گنڈا بھندا اسی سے اوہ غیر معمولی بندہ اوہ معمولی آدمی دا کچھ وگاڑ نہیں سی سکدا تے اپنی اصلاح دا آپر کردا سی سکوں مگر بعض قوت دار کے ای کے نوں بھیرا کم کرن دی جرات نہیں سی ہوندی۔ ایج دے دور وچ ایہہ کم کاروائی کر دا اے تے ایس حوالے نال اصلاح ہون دی حقیقت قوت کار نہیں کیتا چا سکدا۔ ایس حوالے نال انور علی اک مسلح دی قریہ پاندا اے اوں نے اپنا دھیان زیادہ شعراں ول دی رکھیا اے زبان وی سادہ اے پر بیان وچ زور اے تے قلم وچ تازگی۔

پنجابی لوک گیت تے اوہناں دیاں قصاں

لوک گیت، اصل وچ فوک لور دا اک حصہ ہونے میں۔ فوک لور کیر اے؟ ایس نوں ای فوک ورث، فوک ریت یاں فوک دھارا آکھے آں۔ لہجہ دے وچ اوہ ساریاں گھاں، قدراں آؤ گھریاں نیما جیوا یاں کے راجل وچ سارے پچھوں اک لسل قوت دوہی لسل قوتوں سید پر سید نقل ہونیاں میں، ایہہ گھاں تے قدراں کے راجل دے راکھ من، تھڑپ تھان، ورتاے یاں ثقافت نال جوڑ سلی رکھ یاں میں۔ مطلب ایہہ اے کہ کسے راجل دے انسان کیویں رہنے میں؟ کیویں بولہ میں؟ کیر پانے میں؟ کیر کھانے میں؟ کیویں بندے میں؟ کیویں دھنکے میں؟ کیویں اپنے من دیاں آکھیاں دیں پانے میں۔ من دیاں آکھیاں دیں دس پان دیاں پانیاں جڑاں یاں ڈریاں نوں ای لطیف فن دا تان دینے آں ایہناں وچ مصوری، سنگ تراشی، چلپاں، نکھان تے سارباں بول چاری ”نکھ کھانی“ فوک دلائ یاں اکھان دھارے تے بھارتیاں تے گیت، شگیت وغیرہ آؤنکے میں۔

ایہہ ساریاں جڑاں تے فن دھارایاں نال ہونہ وچ آؤنکے تے آگے نڈے میں اک تے ایجھہ فنکاراں جھوں جیوے لہناں نوں اپنے تان یاں ہونہ وچ لہاؤنکے میں تے اوہناں دی کرت یاں فن پارہ اوہناں دے تان یاں ای محفوظ ہو کے آگے نڈا اے۔ ایس کرت یاں فن پارے نوں ایس کے راجل یاں ثقافت دا حصہ تے تھو تھکے آں پر لکھو نہیں آکھ سکدے۔ کیوں ہے اوہہ وچ صرف اک فنکار دی ذات دا انکھار اے راجل دی ذات دا انکھار دوسرے حوالے وچ بھندا اے ایہہ فن پارہ شروع تے بے لک کے اک فنکار دے اوم تان بولھا اے پر اوہ ایس جڈے یاں آئیل نوں ایجھا رنگ دیدا اے کہ اوں راجل دے وٹیک لہجہ دے وچ اپنے سارباں دی ہولڑھوں کر دے میں۔ اوج اوہ ایس فن پارے نوں اپنا جان کے لہجہ دے وچ اپنا رنگ بھردے تے آگے نڈے میں تے اک قصاں اپڑا کے اوہ ایجھا روپ دھار لہدا اے کہ لہجہ دے وچ انکوں

خاص دار سے گھاتے وہی ہوتی تو جنہیں رہنمائی دے چکے ہیں اس پر بھی پادہ لوگ دھڑلے ہو جاتے ہیں۔
پان پان لوگ دھار دار و درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔

ایہہ مطلب ایہہ ہو گیا کہ لوگ نور دے تھت آکاں والے فن پارے سے فکارت دے ہوئے
وہ لپکتے فن پارے وہ بنیادی سے معلق فرق ایہہ ہو گیا کہ لوگ نور دلا فن پارہ کے اک فکارت
دے تان تال جھڑا نہیں جاسکتا ایہہ دے تان اداہ واصل دے سارے وسیعیاں دا ہوتا اے
اوجہ سے وہ اوجہاں والی دھڑک رہیا ہوتا اے۔ اوہاں دے سواہاں دی ہواں ایہہ دے وہ
موجود ہوتی اے ہمدوں کر کے فکارت دا ہوتا وہ لپکتا فن پارہ بھانویں اوجہ سے وہ دھڑکے
لوگ نور مضر ہوں انہیں اوجہاں لوگ فن پارے دا جان نہیں دے سکدے ہاں اوجہاں بھائی ہاں
کوئی تان دتا جاسکتا اے۔

لوگ نور پارے معلقیاں تھکیاں دے تارے دا مقصد ایہہ ہی کہ لوگ گیت پارے معلق ہاں
کہو ہاں ایہہ لفظ سارے معلقیاں وہ کہہ کر لوگ اوجہ جس اوجہ وہ آؤندا اے جیہی لوگ نور
ایہہ معلق وہ ہے کہ؟ ایہہ روپ رنگ کہہ ہوتا اے؟

کہہ دے نہیں دتا ہے گاؤں ہر انسان توں آؤندا اے۔ انسان خوش ہووے تے آپ
ہمارے تھیں دیاں خوشی بھریاں اٹھیاں گیت دا روپ دھار لیتے ہیں تھیں۔ تھیں ہووے تے اوسکن
دے تان تال اوجہی گراٹا کدی اٹھیاں تے کدی دین دا روپ دھار جاندی اے۔ انسان دیاں
اٹھیاں جس روپ رنگ دیاں ہوں گیاں گیتاں وہ تان ہاں دا اظہار ہونے روپ رنگ دا ہونے گا۔
بھائی واصل اک بھرویں دھن اے ایہہ دے ہر رنگ وہ آک لوگ چنہ اے ایہہ چنہ ایہہ دے
وسکیت اوجہ سن دیاں اٹھیاں توں اپنے آل دتا ہے تان سمجھیاں کرن دا موافق دینا
اے۔ ایہہ سا جھ لوگ گیتاں وہ اٹھیاں دی اے۔ ایہاں لوگ گیتاں دیاں دھیریاں تھیں
ایہہ لوگ گیت مھیاں دے حوالے تان ہوتا وہ آکے تے مھیاں دے حوالے تان اداہ واصل
وہ آؤندے تھیں۔ سا سب توں پہلاں دھیان بھاپ دین دے وسکیت دے ہاں چنہ ولی
جاندا اے۔

لوری

"لو" دا مطلب سستی، ترنگ، سن دی صوبت اے۔ نور ہونے لوری توں بنیا ہوتا "لوری" بھائی
دا اداہ گیت اے تھیرا پاواں توں لوں ہاں وچان واسے گایا جاتا اے۔ گاؤں کون اے عام کر
کے ہاں دواہی ہاں تال، وایاں بھیناں وی ایہہ گیت گاؤں ہاں تھیں انہں دا مقصد ہاں توں

روہیاں توں دھارے چنہ پان پان لوگ گیتاں کے سواہاں ہوتا اے ایہہ دے وہ تان دی مٹا ہے
مقدس پیار دا سبک ہوتا اے تھیں دی پاک ہے پاکیزہ مہبت دا جھ ہوتا اے۔

لوری دین (گادان) دا طریقہ عام کر کے ایہہ ہوتا اے کہ ہاں تھی تے لہاں پیا اے تے
اوجہاں لوگ کر کے اوجہاں دے سر تے ہاں سوسے تے دھیکہ دیندیاں لوری گائی جاندی اے۔
ہاں بھیر کوئی چلک کے پارے دے جانے نہیں تان لوری گائی جاندی اے۔ اک طریقہ ایہہ
دی اے کہ تھی دی چن تان تال دے سارے کپڑے توں اچھ کے ایہہ دے وہ تان توں پا دتا جاتا
اے تے جھڑے دا گ تھوٹے دے لوری گائی جاندی اے ایہہ جھڑا کھڑی دا دی ہو سکدا
اے جس توں پارے دے لوری گائی جاتا۔

لوری پارے عجیب گئی ایہہ دے کہ ایہہ دے ہلاں وہ تان دتا کر کے ہاں دا دی ذکر ہوتا
اے پاڑی دا ذکر تھت ادا آؤندا اے جگہ ہوتا ادا تھیں بھانویں لوری ہاں پاڑیاں توں دی دھیاں
جاندیاں تھیں۔ لوری دی بنیادی گئی ایہہ دے کہ انہں دے لفظ سوکے، بھر گئی تے تھی ہوتی
اے تے ایہہ کول مڑاں وہ تان گائی جاندی اے، اوجہ ہاں توں ادا بھیناں، دواہی، تانی ہاں کوئی دی سواہی
ہاں توں لوری دے دھیری اے ہاں دھان عام کر کے لوری دے ہاں، ہوتے تھیں ایہہ دے وہ
ہاں دی وڈی مردی دعاء، چنگی چنگی، ڈے ہو کے تھی گمراہی تھن، مڑیاں والا، بھار کھاؤ پھر تھن
دی دعاء ہوتی اے تان اداہی ہاں توں پیار ہاں، بلاواں، دکھاواں، مھکھاں، مھکھاں توں دھیر کرکھ دی
دعاء تے چنہ دا اظہار ملدا اے۔ ایہاں لوری ہاں دے ہلاں، ایہاں وہ تان گائی جاندی اے
دیں بھاپ دی واصل دا روپ رنگ دی ستر دا چاتا اے۔ لوری وہ سب توں اوجہ نور ہاں توں
دعواں دین تے دتا جاتا اے، دعاء اداہ تانی کولوں گئی جاندی اے۔

دعاء

۔ اللہ توں، دانی توں
دا اداہی تے پائش توں

لوری دا اک مقصد دھارے ہاں توں پان پان، دھارے ہاں سوتا ہوتا اے انہں کر کے لوری
وہ تھیرا توں صوب کر کے کا کے دے کول آؤندا دا تھلا ہوتا اے۔ اک تھیں تھیرا توں ہی آکھیا
گیا اے۔

نیندر

- ہل ہل فی نیندیں دے دے
 کاکے دا وہا ایں کدوں کرے
 - ہل ہل فی سترے نیندے
 راسے دے بڑ کرے کھانے میں
 اولوں اولوں

- ڈر ڈر سترے، جگل سترے
 جگل پئی لڑائی، نیند تھی تھی آئی

- جگل سے پھارے سے سب دیا
 اسے چاکھا سارا کاکا نیندے جھین آ

- پلے پہلی اک سی تھی، سے جن تارے
 نئی روئی قے دے آئے نیند سترے مارے (۳)

لوریاں دھنگ دا ذکر دھجرا ہوتا ہے کہ اسیر پنجاب دیس دی بھلی فصل سے روز مرہ
 کھان دا اناج اے، پنجابی دا اکھان اے کھنگ کھنڈیاں کوئیں تے مندی ہے کپاہ، مطلب اے
 کہ پنجاب دی معیشت دا دھرا کھنگ اے ساریاں جہاں ایں دے بھاد دے تال بدھیاں میں ایں
 کر کے لوریاں دھنگ ایں دا آڈا قدرتی امری۔

کھنگ

- اہو بھو ہا دے دا
 ہارا کھنگ لیا دے کا
 ہادی بہرے کے پھینے کی
 ماں پھنی تھے کی
 ہادی من پکا دے کی
 ہارا بہرے کے کھادے کا
 کاکا کڑ کڑ تے کا (۴)

- اللہ والی کل دا
 داتا پکا مثل دا
 غریب دے واسے
 دے بہرے کٹھا کھدا (۵)

- کھنگ دی روئی
 پکا دے بھر گوری
 کاکا لے کاکا
 پوریاں توں چوری (۶)

کپاہ دی دیس پنجاب دی اک اہم فصل اے، کھانے دے تال پینا دی تے
 ضروری ہوتا اے ایں کر کے بھنے کھنگ دا ذکر اے اوتھے کپاہ، چنے، کھن دا ذکر دی ملدا
 اے، پھلاں دھنگ لوری دھنگ ماں پھنی تے گی، دا ذکر دی آڈا اے۔ لوریاں دھنگ کپاہ دا ذکر
 دھجرا اے۔

کپاہ

- لوری بھری، کاکے توں کال نہ اپڑی
 ہا بھنے آدے کا، کپاہ دی پڑ لیا دے کا
 ہادی کپاہ دے گی، جیڑا توں بیا پھنے کا
 ہادی پھنی تے گی، کت کت بھرا پھار
 جاپے آئے پھار، اہو جلاڑ تانیاں
 بھرا دے پھڑا، لوری چاڑی سوچا، کاکا بھنے کھدا (۷)

پنجاب دیس دھنگ کھنگ کپاہ توں بعد اہم فصل چانور ہونے میں مطلب دے ۱۹۱۰ء
 پنجاب دیس دھنگ بے کوئی کے توں دھاد دھرا اے تے ۱۹۱۰ء تے بڑا دی دھاد دھرا اے آکھیا
 چانور اے "دھیں لہاویں تے نہیں پھیلے" لوریاں دھنگ ۱۹۱۰ء دا ذکر دی دھجرا اے۔

- لوری لوری، دھاد دی کٹوری
 پی لے کپاہ، لوکاں توں چوری (۸)

۔ لوری میری، کاکے نون کال نہ اپنی

ہوا خٹے آوے گا، کپاہ دی پنڈ لیاوے گا

ہادی کپاہ ویسے گی، چٹا تروں جی پچے گا

ہادی پٹی کتے گی، کت کت بھرا چار

جلاسے آئے چار، تو جلدیہ تانیاں

بھرا رسے بھڑا، لوری چاندی سوچا، کاکا کتے کھڑا

۔ بھلا لاڈلا جیسے، میں دارے دارے جاں

آئی دھکی دودھ بلواں، جان نی مدعا

کھن مٹن اول رہتاں، میں رہ مگی چھا لٹائی

کچھ جیسے بھگن تانیاں، اس نیاں ہوں مر بلا تیاں

میں دارے دارے جاواں، بھلا لاڈلا جیسے

گھیاں چوں بھر آیا کاکا صدفے تیری پاں

روٹی دے پچڑی شہزادہ رکے پاں

میں دارے دارے جاں بھلا لاڈلا جیسے

لوریاں دھک کاکے نال رشتیاں دا ذکر دی ملدا اے۔ پاں، پو، بھرا، اے، چاہے، بھالیاں،

کاکے دی ودائی، تانیاں، دارا، داری۔

رشتے

۔ کاکا آیا ماہیاں ماہیاں

پت دھماواں تانیاں تانیاں

اٹھ کاکے دی تخی

اٹھ گ رسوئی

آیا میرا کاکا

حس نصے نہ ہوئی

بھڑوہاں کڈھاں کھڑ

آجیاں کڈھاں کھی

چٹک ہواں چٹیاں

کھائے مٹے دا بچ

میرا لال گودی کھیڈے (۱)

۔ لوری دہلی آں گھر آیا سوہنا لال دے

لوری میں دہلی آں ہادی جیسے دادا دی جیسے

لوری میں دہلی آں کاکا آیا ماہیاں ماہیاں

پت دھماواں تانیاں تانیاں اٹھ کاکے دی تخی (۲)

۔ ڈر ڈر کتیا، بھگن سٹیا

بھگن کاتے، جین کاکے دے اے

ماہیاں دے لک لاسے

جین کاکے دے چاہے

چٹیاں کھتی دای

جین کاکے دے بھائی

۔ اٹھ کاکا توں، تیرے پوے گے جیوں

کڈھن دایاں بھالیاں، کڈھان دلا توں (۳)

۔ میریاں چار تانیاں

آکھے کوئی نہ گھڑی

مٹے توں کوئی نہ پھڑی

لال میری گودی کھیڈے (۴)

کاکے توں دعاء دتی چاندی اے، من ای من دھک ہوا دیا کچھ جاندا اے، پریاں دانگ دی

دوہائی لیاؤں دا چارہ بنگر دا اے تال ای کاکے دی رکھ واسے اوں دے صدفے جان اوہی خیر سنگن دا

اٹھار ہوتا اے لکس قسم دیوں لوریوں توں رکھ (حفاظت) دیوں لوریاں آکھیا جاندا اے۔

رکھ

۔ چھاں تیریاں اکھاں

تینیاں ساہیاں دیوں رکھاں - میرا ہور کیہ چھاں (۵)

جہاں تیرے ہیں

تیرے سر دی مٹکان خیر - حیرا ہو کہ جہاں (۳۴)

بغلاب دیکھ ہی سرور (سلطان) دے نیلے آتے تھاں دے میل گدا اسے، ہیرا دے موسم
 وق بھرائی لوگ دھوکے لے کے ہاں ناں پکڑے جو کہ قدم قدم لوے ہاں توں لوری چنگ کے
 "نکا" (خفاقت) دیاں روپاں دیکھتے ہیں، جس وق ہاں دی کی مرصحت ہے جاواں توں دور
 دیکھن دی دعاء ہوئی اسے۔ مہاشہنور روشن ہے "نئی سرور کی لوریاں" ہاں دی کتاب وق ایہہ
 لوریاں کھلیاں کیتیاں ہیں:

- لوری دیکھی مائی طیر پاک مہر سرور توں

کھدی گل ایہہ اسے کہ لوری اک بین الاقوامی گیت اسے۔ دنیا دی ہر ماں اپنے بچے دانستے لی
 عمر، چنگی صحت، ناموری، بہادری، پاک پرہار وق دارمے دی سحر رکھدی اسے۔ بچاپنی ماں دے
 چڑبے دی اسچے دے نہیں۔ لوری دا لہلہا مستعد ہے ہاں (مٹسے) توں دور چا۔ دون توں پاک
 کراہ، تیرد دل لیا تے سواہ ہوندا اسے دیکھن جہانے ہاں ہاں ہارے اپنے سن دیاں آنکھیاں، چنچیاں
 تے سدھراں دا اظہار دی کردی اسے۔ اسی توں ہر دم دے دکھ دور، جا توں دور دیکھن دی سحر
 رکھدی اسے ہاں ای لوری چنگی صحت ہاں دل دے ہونے، دلچسپ چانے، پااں والا تے لے چڑے
 پرہار والا ہون تے چنگ وق ناں روکن کرن دی چاہواں ہوئی اسے، اسی دیاں سدھراں چاہواں
 تے دعاواں دے اظہار ہاں بغلاب دیکھن دی رحل دا نکرا دی ہو چاٹا اسے۔

مابیا

"مائی" دے آخر تے حرف محال لایا جاتے مابیا بن دا اسے۔ جیہی واصل توں واصل۔
 "مائی" ہارے او ڈاڈاں نہیں۔ کوئی انکس توں نکھیاں دا چھل، یاں نکھیاں دے ہاں راکھا اسے
 تے وارن شاہ دا حال دیدا اسے۔

- مین چنن نہ باجہ دیکھلے دے، مائی ہو لکھے جھک مار دے

یاں شاہ حسین دا حال دیکھتے ہیں:

- مائی مائی لاکھدی فی میں آپے رانجھا ہوئی (۳۵)

اک ہوہ گھماری دا خیال اسے کہ مائی، مشرق توں آکھیا چاٹا اسے (۳۶)۔ اک گھماری نے
 باجیا دا لفظ ماد توں نکلیا جس کے انکس دا مطلب جن دے حوالے ہاں محبوب توں جن دیکھ آکھن لئی

مائی توں مابیا بنایا اسے (۳۷)۔ لیہاں ساراں طرحاں توں راکھ دیکھا چاٹے تے مابیا دا
 مطلب محبوب دا ائی لنگھ گھ، جیہی انکس توں واصل دے ہاں راکھ دیکھا آکھیا اسے۔ لوگ
 گیت دی انکس صنف وق اپنے محبوب ہی قاطب کر کے اپنے دل دیاں گلاں کیتیاں چاہیاں
 نہیں۔ ایہہ محبوب عام کر کے مراد ہوندا اسے جس دی محبت دلوں قاطب کھا چاٹا اسے پر عام کر کے
 مابیاں وق مراد ہی اپنے محبوب (محبت) توں ہاں دی، قرار دے کے قاطب کرنا، نظر آدھما اسے۔
 سکوں دیہیوں صدی دے پہلے ہونے وق گمراہ دے ملا تے وق محفل مابیا تے اقبال جگم (ظم
 شاد مسیو دے والد تے والدہ) مابیا تے ہاں، پاروں مشہور ہوئے تے لیہاں جنھوے مابیاں اک
 دوسرے واسطے جوڑے لیہاں توں مابیا، بالو دا ہاں دکھیا۔ ساڑے پنڈاں دی مکلی وکی رحل وق
 کے مشترک خوشی دے دیکھ اکو خاندان دے مرادے عورتاں انکھے ہو چاٹے تے مابیا گیت دی
 تھرا کر کھڑ پڑی، سوانیاں تے مرداں دلوں مابیا گیت دا اک لحاظ ناں متاقلہ ہوندا تے ایہہ سلسلہ
 رات تھکر چلدا رہندا۔

لوگ گیت "مابیا" دی بحر دے حوالے ہاں ای ڈاڈا او راباں نہیں، کجھ گھماری انکس توں
 ڈیہد مصرعے دی نظم آکھتے ہیں۔ جس دا پہلا مصرعہ چھوڑا تے دوجا ڈاڈا ہوندا اسے (۳۸)۔ تے کجھ
 دا خیال اسے کہ "مابیا" جن برابر ڈیہن دے مصرعیاں دی نظم اسے جس دے پہلے تے تیرے
 مصرعے دا قافیہ ملایا چاٹا اسے (۳۹)۔ رائج انکس توں دو سطران وق کھلیا چاٹا اسے جیہی:

- سوئے دا کل مابیا

لوکاں دیاں دنوں اکھیاں، ساڈا دھما دھما مابیا

"مابیا" دے حوالے ہاں اچھے اک ہوہ گلی دا تارادی ضروری اسے، عام کر کے "مابیا" دے
 جن مصرعیاں دیاں پہلے مصرعے دا مطلب تے معلوم دے لحاظ ناں دوسرے دو مصرعیاں دے
 مطلب تے معلوم ہاں جوڑ میل نہیں ہوندا جیہی:

- جتھ جوڑا کھپیاں دا

ٹالے ساڈا مائی گدا، ٹالے چان اکھیاں دا

نہن اچھے کھپیاں دے جوڑے ہاں اکھیاں دے چان دا کوئی خلق یاں جوڑ میل نہیں بن دا، دی
 چاٹا اسے کہ پہلا مصرعہ صرف آخری مصرعے ہاں قافیہ دے دکان واسطے ٹھکڑا گیا اسے بوجے مابیاں
 ایسے انداز دے ہونے نہیں۔ پر دیکھا گیا اسے کہ کجھ مابیاں لکھ دی ہوئے ہیں جہاں وق پہلے
 مصرعے دا جوڑ میل دوسرے دو مصرعیاں دے مطلب تے معلوم دے حوالے ہاں تارواں ہوندا اسے جیہی:

— شعری جانی ہوئی آ

کھساروں کوں کھان روئیں بھی مایے دی آئی ہوئی آ

یاں:

— گمانی کئی آں

لوں بھانے گمانی، راہ مایے دا بھئی آں

مٹے پکوں "ابیا" اک روئی گیت اے۔ اک خاص طرزِ وق گایا جاتا اے۔ روئی چڑیاں دا پوتا اکھار ساڑی گیت شاعری ہندی شاعری یاں ساڑی صوفی شاعری دا گنگ سوانی دلوں ای ہوتا اے پر ویلے دے نال نال گیت "ابیا" لے لیا دائرہ چڑا کیتے تے ایہ سوانیاں، مرداں دا مانجھا گیت بن گیا۔ پکیر دی دھڑبھابا نوب ادب وق ایہی دی پوچھے مایے سوانی دلوں ای ایہے دی چڑیاں تے اپناں دے اکھار دا سٹے ملدے نیں (ماہیا اپنا جھیل نوک گیت اے کہ ایس نوں ہکا بھہ شاعراں تے اپنے چنے نال کھسار کتاں وق شامل کیتا، گنگں ماہیا تے اردو وق دی کھسار گیا اے)۔

جھون ٹکر مایے دے مضمون دا جوڑ مکمل اے ایہ عام کر کے روئی، مشتق ای ہوندے نیں پر ویلے دے نال نال ایس دا گھیرا دھیرا چڑا ہوئے روئی ماہیا نوں اڑ وئی (اسلامی) تے افلاقی رنگ دے مایے دی ملدے نیں ایس دی "ابیا" ویاں دیکھاں دین نوں پہلاں مکمل وئی (اسلامی) رنگ والے ماہیاں توں کرے آں:

— اک کلا فیہ اے

چڑھ بم اللہ شروع ماہیا کیتا اے

— آری آئے آری اے

اگے رسول اللہ چھپے امت ساری اے

— آری آئے آری آ

اک دم یوسف دا سارا مصر چاری آ

"ابیا" نوک گیت دا ٹھکان مضمون خلق یاں روئی ای ہوتا اے۔ سید وارث شاہ نے اپنی مشہور داستان "نیر" دا ٹھکانہ خانی دی محروں دھکا اے تے نال ای خلق نوں ایس چنگ دا نول قرار دتا اے۔

— اول محض اے دا ورد کیتے، عشق کیتا نو چنگ دا نول مہاں

پہلے آپ ہی رب نے عشق کیتا مشوق ہے نبی رسول مہاں

شاعر نے چنگ دا نول، مرکز، بنیاد عشق نوں مہما اے، ایہ عشق کیہ اے؟ اک گمن، جس دا عشق پہلاں تے کھن سنن چال قائم ہوتا اے پر پکیر ایہ دیل دے راہیں انسان دی نرس ٹکر اپن جاتا اے۔ ایہ مرتبہ اے اصل عشق دا، ہاڑی عشق راہیں دی حقیقی عشق ٹکر اپن جاسکا اے۔ اک دنیا دار دا عشق ہاڑی ٹکر ای محدود رہتا اے پر ایہ دے وق دی دواں دے مکمل دے حملے نال حقیقت ٹکر اپن جاسکا اے یاں ای عشق نوں پیر راہما، سوائی مہال، کسی ہڈاں، لکلی بھوں، شیریں فرماں، اصل کی، قوری جام لٹائی دھیرہ دا دھبہ حاصل ہوتا اے (یاد رہے کہ ایہاں عاشق صادقانے جہاں توں دوسرے دے آتے دکھ تا کی کیوں ہے ایہاں دیاں تے دواں مل چکیاں کن) ایہ جذبہ صادق ہونے تے حضرت یوسف علیہ السلام اوسے لڑکا نوں اپنا لہجہ سے نیں جس نے جبرانی حملے نال آپ دے لڑنے آؤا چاہیا تے آپ نے دوری اختیار کر لی، پر اپناں ویلے لڑکا دا جذبہ صادق ہو چکا سی ادو آپ دی دعا نال محروں دی کی ہو گئی۔ ایہو صادق جذبہ اے جس دی قدر کئی جانتی اے۔

عشق یاں گمن دا پہلا پڑا اک دوسے نوں نکلا، چنگیاں گتا تے چار دا اعتراف کرے بھتا اے۔ مایے دیکھو:

— مرد:

اب ڈالے ریلے نیں

مقا حیرا جن دنگ، حیرے نیں لٹھے نیں

— سوائی:

جیری حیراں والی اے

مقا حیرا جن دنگ، چھاتی شیراں والی اے

— مرد:

جھ جڑا پڑاں دا

لھا لھا سک سر، مٹھ بھگیا چا پڑاں دا

— سوائی:

اک بھ کائی دا

گھساں مہا دتاں نیں، سرتک لیتا مای دا

— اعتراف:

مٹھی بھری چھو پڑیاں دی

پاری نہیں کھن جیڑی گی اے کواہیاں دی

- ۛ راتے جھاکڑ بوجھے دھج آنا انی
میں کے نہ گھٹ مظاہر اتوں بھیڑا زمانہ انی
- جوار اک پائیزو جذب اے شہزاد صدق نال دودھیاں دودھ اے، دو جڑاں کواریاں ملدیاں
میاں بیوی دے ہنر دھتے دی صورت دی اختیار کر جانے لیک۔ جذب صادق ہوتا چاہیہا اے۔
- ۛ جھ جڑا کھیاں دا
نالے سارا باقی گھدا نالے چاٹن اکھیاں دا
- ۛ کالا کوئی کوٹ ہووے
جگ سارا دشمن ہووے کپ ماچے دی کوٹ ہووے
- ۛ پٹیلے دھج گادیاں میں
تیرے ہاں دی جہاں ہو کھجوریاں قاتواں میں
- سارا معاشرہ مرد دا معاشرہ اے، مرد نوں گھروں باہر، روزی روز گار لئی دی جانا چھدا اے،
اک دوسرے نوں پنگے گن دایاں دا ایہہ مسئلہ دی بھندا اے کہ گوار اک دوسرے دیاں اکھاں اسکے دھن
دے چاہیاں ہووے میں ایس عارضی دیکھوڑے پارے دی گئی ماچے ملدے میں۔
- ۛ میرا ہر تھکوری تے
روزی ساتوں رپ دیتی نہ چاھو روپی تے
- ۛ جھ میٹوں نہ لا ماہیا
تھکے تھک کر اس پردیس نہ چا ماہیا
- ”ماہیا“ گیت دھج عارضی، لہاں یاں نکلتی دا مضمون ہوتا اے تے ہل ای دو جہاں
دھج دھڑے پاروں دھجھوڑے دے مضمون دی ملدے میں، جہاں تے گئے سپاہیاں دیاں گھر
دایاں دی گراٹ دی ملدی اے۔
- ۛ غاڑا چری دا قور لیا
خودے کیے قصور ہویا گھٹ باقی نے موڑ لیا
- ۛ دو کاراں ہاندر آئیاں
کھ نہ موڑیں چہا اکھاں کرن دھار آئیاں

اے کر دگی سر لائے لی بیک کڑھ کے تھا اچھک اٹھا پر لی بیک کڑھ کے آخرے زور ہل لوک
باری جاکری اے۔ (سورہ گزائی دے تھاپے دی اٹھا پر گزائی دے تھاپے جے اٹھ)

☆☆☆

حوالے

- ۱۔ دای بھائی گیت۔ اقبال سراج لکھی۔ جلد پنجم، ۱۹۳۳ء
- ۲۔ بھاپ دے لوک گیت۔ قصور داس چھری، ۱۹۳۵ء، ص ۳۱
- ۳۔ لوی، ص ۱۳۳
- ۴۔ لوی، ص ۱۳۸
- ۵۔ لوی، ص ۱۳۳
- ۶۔ لوی، ص ۱۳۵
- ۷۔ لوی، ص ۱۳۵
- ۸۔ لوی، ص ۱۳۳
- ۹۔ لوی، ص ۱۳۱
- ۱۰۔ لوی، ص ۱۳۹
- ۱۱۔ لوک رنگ، لکھی بھائی، (اس ص ۱۳۱)
- ۱۲۔ بھاپ دے لوک گیت۔ قصور داس چھری، ۱۹۳۵ء، ص ۳۱
- ۱۳۔ لوی، ص ۱۳۵
- ۱۴۔ بھائی لوک گیت۔ ہندو گیت راج، جلد چہارم، ۱۹۳۵ء، ص ۱۳۵ (کرکھی)
- ۱۵۔ لوک رنگ، لکھی بھائی، ص ۱۳۵
- ۱۶۔ بھاپ دے لوک گیت۔ قصور داس چھری، ۱۹۳۵ء، ص ۳۱
- ۱۷۔ بھائی لکھی بھائی، (اکر سہ اکر بھائی، ۱۹۳۵ء، ص ۳۱)
- ۱۸۔ لوک رنگ، لکھی بھائی، ص ۱۳۵
- ۱۹۔ لوی، ص ۱۳۹
- ۲۰۔ بھاپ دے لوک گیت۔ قصور داس چھری، ۱۹۳۵ء، ص ۳۱
- ۲۱۔ لوک رنگ، لکھی بھائی، ص ۱۳۶
- ۲۲۔ دیکھ، بھائی (سہ قصور داسی، بھائی) (کول سٹال، بھائی) (اکر بھائی) (اکر بھائی) (اکر بھائی)
- ۲۳۔ لکھی بھائی، (اکر بھائی) (اکر بھائی) (اکر بھائی) (اکر بھائی) (اکر بھائی)
- ۲۴۔ سٹال، (اکر بھائی) (اکر بھائی) (اکر بھائی) (اکر بھائی) (اکر بھائی)
- ۲۵۔ بھائی (اکر بھائی) (اکر بھائی) (اکر بھائی) (اکر بھائی) (اکر بھائی)
- ۲۶۔ لوی، ص ۱۳۵

- ۳۵۔ نویں، ص ۸۳
۳۶۔ کام پچھتاہ (سج اور شہرہ) (انکر نظام الہی چاندی، اہمیشی، ص ۳۰۳، ۳۰۴، ۱۸۱)
۳۷۔ پنجابی لوک گیت، بجلی کونسل آف میوزک (پاکستان) (۱۹۶۵ء، ص ۱۹۹)
۳۸۔ کئی گھنٹے، پروفیسر صاحب، ۱۹۸۳ء، ص ۱۵۵
۳۹۔ کمال چیلہ کی اسے، ای-۱، ۱۹۸۳ء، ص ۱۳۸
۴۰۔ نویں، ص ۳۳

رہاں تے ریتاں دے پنجابی لوک گیت

معاشرہ، رہنماں دے آکھتے رہن نال بن دا اے، کھتے رہنواں آسماناں دے رہن کن،
کھان چینی تے مہین، بیل کام، عقیدے تے مجرم، گل تے روئل، دھ بھت ساریاں گواں آپ
مہارے سانجھیاں ستر چھیاں نیں۔ ایہی اہی ریتاں نکالت اے کھ گل اک ریتل دے لوک
دل کے ریتل دی تنگ پاروں کر دے میں ایس نوں رم پاں دیت آکھیا جاتا اے ایہہ گل
کے اک فرد توں شروع ہووے اے تے پھر ایہہ سانجی قدر بن جاندی اے۔ ہر معاشرے دیاں
انجیاں رہاں تے ریتاں تے رواج ہونے میں جیوے اک جیوئی قوت دوجی جیوئی قوت منتقل
ہونے میں۔

پنجاب دیس اک قدیم ریتل دا دیس اے ایس دے اپنے رواج، رہاں تے ریتاں میں،
اک زمانہ کی جہوں ایہہ اک سانجھا دور جیوے تھاں دا معاشرہ، اچھے بندہ، مسلم، سکھ، عیسائی
تے ہور دو جیاں آدمی وادی قریاں رہنواں تے ایہاں ساریاں قوتیں دے اک تے اپنے رم و
رواج کن تے کچھ رہاں تے رواج آکھتے کن جیوے سانجھے کن۔ لیکن معاشرے دھ مسلم قوم نے
بھٹی اپنا مہاندہ دکھ کرکھا اے پر معاشرتی میل دتھن دھ مسلماناں نے بندہواں دے کچھ اوہ
رواج اپنا لے لے کن جیوے ایہاں دے عقیدے نال نگرانے نہیں کن۔ ایج دے دور دا تقاضا ایہہ
دے کہ جہوں پنجاب دیس دیاں رہاں تے ریتاں تے ایہاں نال لکھ گیتاں دا دورا کرے
تے اوہاں اہی رہاں ریتاں تے گیتاں دا روپ رنگ تہرے جیوا ساڈے اپنے مہاندے نوں
اچار کرکرا ہووے۔

گوہ کھیا جاوے تے ساڈی نظر سب قوت پھلاں اوہاں رہاں ریتاں آتے چینی اے
جیوہیاں نال دے میں آتے ساڈے پنجابی معاشرے دھ موجود کن تے کسے نہ کسے روپ رنگ دھ
ایج دی موجود نہیں۔ واپہ مگرول ہر دھنی کولوں لے دے واہے دی آس دیگی جاندی اے جہوں

دار لایا جاتا اسے ایبہ نائی لایا اسے۔ عام کر کے مٹنے والی نائی کرا لے۔ لئیں کر کے ایبہ دی
ستریں دن اکی کر دیتے جاتے تھیں لئیں توں چٹائی دن سختی بھانڈا آکھسے تھیں۔ عربی دن لئیں
توں مٹان آکھیا جاتا اسے۔ فتنہ دا ذکر قرآن مجید دن لئیں آیا ایت لئیں دا ذکر حدیث دن موجود
اسے (خبرے لئیں لئی لئیں توں سختی آکھسے تھیں) لئیں دا دیوار قبل اسلام دن ملدا اسے لئیں سعد
نے اک حدیث نقل کیتی اسے جس دی روایت حضرت ابیہم علیہ السلام دا فتنہ تیراں سال دی عمر
نکیر ہو چکا سی۔ اسلام دن مٹنے توں جیوری ابیہم حاصل اسے اوہ لئیں حدیث توں تری اسے جس
دی روایت رسول اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مٹوان پیا ہوئے سن۔ حدیث دن مٹنے
دین فطرت دے فتنائل دا بیان آیا اسے اوتھے چٹن کھانے، سواک کرنا، بھاس نکھوانا، دلاڑی
دودھانا وغیرہ دے نال فتنہ (گردان) کر دیاں (کر دئی) موجود اسے۔ امام شافعی نے اور بہت سارے دوسرے
عالمائے دین نے فتنہ واجب اسے پر امام مالک نے اکثر عالمائے دین کے نزدیک (فتنہ) مست
اسے۔ کتاب الطہارۃ حدیث شریف مسلم دے نزدیک صحیح سمجھتے ایبہ اسے کہ وہاں دے بعد ستریں
دن فتنہ کرنا مستحب اسے۔ برصغیر پاک تے ہند دن صورت حال گھٹ دودھ ایبہ اسے کہ فتنہ (سختی)
توں مسلمان دی طاعت بگھیا جاتا اسے۔ (۲)

حقیقت ایہ قرآنی توں آکھسے تھیں جیڑے ہال جن دے ستریں دن کیتی جاتی اسے۔
شرع دی روایت ایبہ امر مستحب یاں سنت اسے کہ توں جن دالے دا نال بگھیا جادے ایہی دا سرخا
جادے (بھنڈ لہائی جادے) تے لئیں واسطے قرآنی کیتی جادے مٹنے توں دوسرے جے یاں بکے
تے کوئی لئی اک میٹھا جادے بکھا دتا جادے قرآنی دا گوشت دا بوٹا کھدھ فرمایا مسکین توں دھنیا
جادے یاں لئیں گوشت توں پکا کے خاندان تے لوکاں دی دعوت کر دیتی جادے سبے ستریں دن
جافور ذبح کر سکے تے پھیر چدھوہی دن یاں اکی دیناں یاں جادے سیر آسے کر سکے
تھیں۔ امام داد دا ظاہری دے نزدیک حقیقت دی قرآنی دینا قریش اسے پر امام علیہ السلام لئیں توں اظہاری
قرار دیرے تھیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم توں روایت اسے کہ کوئی بندہ اپنے کوئی بٹے یاں
واسطے قرآنی کرنا چاہے تے کر سکے اسے توں دالے عام طور تے تاجلہ جیڑے حقیقت دی ذمہ داری یاں
دے باپ دی اسے (۳)۔ ایسے دور دن یاں بگھیا جاتا اسے۔

جمنڈ لہائی، مٹنے کرانے، نال رکھنا تے حقیقت ایبہ عام کر کے کھنے ای ہونے تھیں لئیں کر
کے لئیں کہ دن برادری حدیث لہی اسے کوئی دا مقصد ہوتا اسے۔ پہلا جے ہورے تے ہورے مٹنا
تے راتیں دوجیری ہوندی اسے، اکھاں اسے۔ چتر بندے اکی جوان ہونے تھیں (۴)۔ لئیں مٹو
آتے کھان دے دارے دے سب کھٹے ہونے ہونے تھیں لئیں کر کے مبارکبادی دیتے گیت گائے

جاتے تھیں، سوئے گائے جاتے تھیں نکسں دایاں سونایاں (دایاں چائی) کھوڑیاں دی گھوڑیاں
تھیں، کچھ نکلیاں:

۔ آجنگ بھجواں میں لائیاں، من میرڈا
میں مگر کم ضرور، وہاں مگر سولے
مائی میری نے ہائی کھلی، من میرڈا
چے تے جانا ضرور، وہاں مگر سولے (۵)

۔ تہ تے ہار دلی پھلواں
چا کھینے سو قول قرار
بے مگر تے کا بھجوانی
لی لی دیاں کی بھجواں
اوی اوی راتی تے پچھا ای ہار
ہار نے بھجوا جی ہما
لے دے نی ہار دے بھجواں
اچے ہار تے ہار ای قرار (۶)

۔ ہار نی مائے
ہار تے ہما کی ہار
جس مگر ایبہ ہار ہما
اوی مگر ہما کی ہار (۷)

ایہاں رہاں توں ہور چہ پچھلے (چامی دن) نکھر نکلیاں دے مگر ای ہارے تھیں
دوہوں توں باہر نکسں دی سہاوی ہوندا اسے ہال دی تے اوہی یاں دی خاص کر کے مگرانی یاں
مٹوان کیتی جاتی اسے۔ چامی دن مٹنے تھیں تے یاں بھنڈ لہائی اسے کوئی کپڑے پانی اسے
یاں توں کھلا کے توں کپڑے پائے جاتے تھیں دے ہال واسطے تے اوہی یاں واسطے کپڑے
لہا دے تھیں۔ (یاں واسطے دی کوئی کلا زہر لہاں دن دن شال ہوتا اسے یاں واسطے دی کوئی کلا
شال ہوتا اسے) تاکے دی توں جو کچھ دے کے نورے تھیں لئیں توں دینم آکھیا جاتا اسے
ایبہ دن یاں دے کپڑے (تھیلی ہونے تے زہر) یاں واسطے کپڑے (تھیلی ہونے تے
زہر) کھنڈنے وغیرہ ہونے تھیں لہا دے اسے کھٹے ہونے میں مٹا ہونے تے نائی دایا

گولی والیاں دلوں جھڑی جانے سے منڈے والے پاروں، منڈے والیاں دلوں جھڑی جانے سے گولی والے پاروں، انہوں نے کہہ کر دشمنی پہ چاندیاں میں اگ سڑا چل جاتا ہے اس کے متعلق آتے دوڑیں دھڑاں غشی دا اعتبار کریاں میں دھڑکی رنگی چاندی اسے خوشی دے گیت گانے چاندی میں، اک ہمیں دے اس مومے دے جذبات دیکھو:

سے لیوے پٹی دھجی آ

انج ہیرے دیرے دی، مچھلی آ (۳۸)

پہے مچھلی زیادہ چر رہے تے دھج دن دھیرا آجان تے گولی منڈے والے اک دوسے نوں مٹھائی تے غش دا دھیرا گھلے دے میں۔

نہن شادی (دواہ) دی چاری شروع ہوئی ہے، گولی والے دواہ چاندی میں منڈے والے دوی چاندی میں، دوی دے کوئی اپنی فکر دانی گل نہیں ہوئی کہ کدو دکھالے دے بعد نو کے مگر آجانی ہوئی اسے اپنے لپے چٹانی دا اکھان اسے "دوی تے تنگ دھری" (۳۹) مطلب اسے لوک آپ جان دی قضا تنگ کے دھر دے سن، پر دواہ (بھیر) انجی چیز اسے جس لئی گولی دے مایاں نوں دھیرا تر دکر پٹیا اسے۔ ایہہ دوت دات اسے بیوی مایہ گولی نوں دے رہے میں، چٹاپ دس دے اس نوں بڑی اہمیت دتی چاندی اسے سوہریاں تے برادری دھج اسے گولی دی عزت ہوئی اسے بیوی دواہ (بھیر) لیاوے۔ (ایہہ تہمت اسے سانبھیاں دھڑکیاں بندہ سانبھیاں کوں لئی اسے بیوی اسے دی دواہ تے لیاوے والی تونہ نوں ساڑ کے مار دے رہے میں) اس دیاں بلاواں ساڑی چٹانی دھج دھیریاں گھریاں میں انہوں نے کہہ کر ساڑے سوئی شامیں لے اس نوں چٹکیاں (لٹس دینا) دلوں سوہریاں (آخرت) نوں جان لگیاں دواہ (تیک لئی) دی طاقت کر کے اٹھایا اسے شامیں دی اک کافی اسے:

(۳۰)

سہ قوں آہوت دانی نی کڑے آہوت دانی
ساری عمر مٹھائی آ اینڈی بھیجی تے مٹھتی آ جلی
گھیاں دھج پھریں لٹھری ایہہ گل مہوں بھلی
کے حسین فقیر سانبھیاں دا دواہ (دھوئی پٹی) (۴۰)

دواہ

گولی دے مایہ آکے سوکے ہو کے چنگا قوں چنگا دواہ (بھیر) چاندی میں۔ دوی بن دی اسے تے بھیر دواہیں دھڑاں دے صلاں منڈے تال دواہ دے دن جسے چاندی میں۔ عام کر کے اسلامی مہیناں دے حوالے تال دن جسے چاندی میں (گھریاں دھج دواہ پگل نہیں کچھ چاندی) دن سخن دے منڈے والے گولی دیاں دی کھات دا دھیان رکھدے میں، منڈے والیاں دلوں کچھ سیانے دن سخن یعنی گھڑہ پاوان گولی دیاں دلوں دے مگر مٹھائی لے کے چاندی میں اک دوسے تال صلاں منڈے گھڑہ کڈھ پاوانی چاندی اسے مطلب اسے دواہ دی تاریخ مقرر کر دتی چاندی اسے لیدے دھج تال قوں پھلاں دواں دھان مایاں، تنج، مچھلی دے دن دوی جسے چاندی میں۔ انج کرن دے بعد گولی والے تنج جان واسے تے منڈے والے تنج جان واسے گھڑہ بھیر دے میں مطلب اسے سانبھلیاں دے میں جس نوں انج کل دھاتی کارا آکھیا ہاتا اسے، پرانے زمانے دھج ایہہ گھڑہ تانی بھیر دای، اس کل دھاتی کارا، پرانے زمانے دھج گھڑہ دا دھپ رنگ ایہہ کر دواہ دی تاریخ قوں دس پھلاں دن پیلاں دے اک پڑے نوں اچھاں گھڑھاں مار دیاں چاندی میں ہتے دن شادی دھج تال ہوان ایہہ گھڑہ تانی دے جھل چاندی کی، پٹھے شادے اپنی شامیں دھج کافیاں دے تال گھڑھاں دی گھیاں میں جس نوں اس صوف دا رنگ دے اسے، پٹھے شادہ دا خیال اسے کہ بدھ دی دھوت دھج دیاں اسے اک لافا تال اوہے جان دیاں گھڑھاں پہے چٹکیاں میں اسے اس حوالے تال کھدے اسے انسان نوں اس مومے قوں قائمہ الفاظ چٹکی چک کما لینے چاہیدے میں۔ پٹھے شادہ گھڑے میں:

سہ دوی کھولیں کیا کھول، دن تھوڑے دھیرے

نول کسے دل آؤکھے، پٹھے دھج ہیرے

جمل دانی میں ہوئی، سہ کت نہ چاہاں

تج ایہی دل آؤکی، میں چڑھا قتاہ (۴۱)

پٹھے شادہ دھج گھڑہ دواہ کرن دا مقصد ایہہ اسے کہ دھاپ دس دھج شادی دواہ دے مومے آتے گھڑہ بھیر دن دا دھج دے دے تال ایہہ سدا (دھاتی پاس گھ کے) تے دھاتی کارا دھج ہالیا۔

- جو حیرے اپا دی اُپنی حیرلی - مہندی لادن آئی اج حیری کھلی
ایہ مہندی اے ہاگن والی - گمزی آئی اے خوشیاں والی
قون بے تازاں نال این پٹی - قون بے تہ صیواں والی نئی
مہندی لادوں گی تیں گھٹاں دی - حیرے جتان رو چاواں گی کلی (۴)

جج قون اک دن پھان گوی دایاں سوتیاں مہندی لے کے منڈے ول چاندیاں میں روپ
رنگ آئے "ای ہوتا اے چنگیراں وچ مہندی، بندے دے مہندی دے گیت گاؤنیاں اپڑ دیاں
میں منڈے قون مکی کرسی آتے بھلا چاند اے" آتے دوپہ تانیا چاند اے سوتیاں واری واری
منڈے قون مہندی لادندیاں، سر تے تیل لاندیاں مٹھیاں کھاتدیاں سردارہ کر دیاں میں، منڈے
واسے مہندی دے گیت گائے چاندے میں۔ بھندرا دی ایسے دن دا چاند اے، ناگی چمک دی ایسے
دن آؤندی اے۔ مہندی "اک گیت:

آئی آئی میں مہندی لادوں آئی

- ایہ مہندی اے گھٹاں دی - ایہ مہندی اے بھان دی
ایہ مہندی اے ہاگن دی - ایہ مہندی اے سہاگن دی
ایہ مہندی اے خوشبوآں دی - لپائی اے سالی بھرے دی (۵)

اک جن کوئی سوئی اُپنی ساری آکھدی اے "مہندی جان بھدی ہے سچے منڈے دی ماں"
اک سوئی اٹھو پڑ بھدی اے باقی منڈے دی ماں قون اٹھا کے گھن تے کھا پان گ پیتے جیاں
نیم، ایہ سلسلہ دو جیاں رشتہ داراں تیکر ردا ردا اے ماں دے بھسکس، بھائی، بھین، چاچا، تائی،
بھیکس سب باق وچ شامل ہو چاندیاں میں، ڈاہری مردیاں سوتیاں تھک لٹ کے بہہ چاندیاں
میں، باق کدا اے تے منڈا اٹھ کے چلا چاند اے مہماں دی دھت سے دم گھدی اے۔

جج

چیاں چاواں تے چیاں دواواں نال جج دھکن دا مبارک دن آؤندا اے جدوں دھکن
دواواں واسے لڑے تے جج لے کے چاچا ہوتا اے ایہرا چان دی تیاری مہندی اے گوی واسے
گھر جج دی مہمانداری کرن دی تیاری شروع ہو چاندی اے منڈے قون لڑا دیا چاند اے گوی
قون دھکن لڑا چاند اے، منڈے واسے گھر سب قون مکی دم منڈے قون تھان تے کھاریاں
لاکھ لٹی پائی لیاؤں دی اے جس قون گمزدلی آکھیا چاند اے۔

گمزدلی

سہاگن بھانگیاں دھاگن تے کڑے پک کے پڑ دے کھو قون پائی لین واسے گھپ
دی کل وچ چاندیاں میں نال نال گمزدلی داکیت گاؤنیاں چاندیاں میں:

- ایہ گمزدلی بھلاں قون کر بسم اللہ چائی اے
وہ میرے قون گانا سبے بھلاں دم بھگ لائی اے
ایہ گمزدلی بھلاں قون کر بسم اللہ چائی اے
وہ میرے قون جھڑا سوپے بھلاں دم بھگ لائی اے
ایہ گمزدلی بھلاں قون کر بسم اللہ چائی اے
وہ میرے قون کھڑ سوپے بھگے دم بھگ لائی اے
ایہ گمزدلی بھلاں قون کر بسم اللہ چائی اے
وہ میرے قون سہرا سوپے کر دیاں دم بھگ لائی اے (۶)

کھارا

کھارا کورے قون آکھیا چاند اے، ججے لڑے قون لہیا چاند اے ایہ کورا سوچدا ہر دت
چاند اے منڈا بھڑے آتے بہہ چاند اے سوتیاں آتے دوپہ تان لہیاں میں۔ گمزدلیاں دے
پائی نال اوں لہیاں لہیا چاند اے نال نال گیت گایا چاند اے۔ بھند گوی قون دی کھارے آتے بھرا
کے سوتیاں لہیاں میں اوچے دی کھارے دے گیت گائے چاندے میں:

منڈے دایاں: ہے قون چھیل کھارے دے
حیری ماں روچے دارے دے (۷)

گمزدلیاں: آگن میرے پکڑ تی کس ڈولہیا پائی
کھیدی بھئی خانی تی کس ڈولہیا پائی
ڈے بھئی خانی تی اس ڈولہیا پائی
آگن میرے پکڑ تی کس ڈولہیا پائی
کھیدی پکڑی خانی تی جس ڈولہیا پائی
گمزدلیاں: گمزدلی خانی تی اس ڈولہیا پائی (۸)

بیچ دے وہابی دالے گھروں نوں بیچ وکھن آکھیا جاتا، اے، جانی تال ہونے میں دابھا
وہا اے بیچ وکھ بیڈی اے، کے لئے بیچ وکھ لائے دا بیچ پھولی کرنی (پسے) نکھال بر کے
لاڑے دے اتوں دی ننداسی ایس نوں سوٹ آکھیا جاتا۔

بیچ وکھ دے گھر بچ دی اے، اچھے اک دم اے بیوی پڈاں بیچ وکھ دی کے نہ کے
دوب رنگ تال موجود اے لوک پکھیں دیں نکھیاں بیچ وکھ دی ایس دا وکر موجود اے ایس نوں
سکھیاں آکھتے ہیں، بیوا اک تکرہ کیت اے۔ بیچ کوئی دالیاں اے گھر دے باہر کوئی اے
تے تیل دیں اوتھو تے بڑھیاں سوانیاں اے کے اوکے ایہ کیت اپنی گاؤں میں، محل،
مٹکری، چھراں سکوں کھاناں تکر ایس کیت وکھ موجود ہونداں میں بیویاں ہانچیاں لاڑے تے
اچھے گھسے لایاں واسطے ہونداں ہیں۔ کھانا واسطے ماحول کوئی ضرورتیں کرنا سکوں ہستے دیاں
چھچھریاں آل دالے کھر جاتاں ہیں، وگ:

گھوئی تے ساڈی تے دی تار اے

لاڑا تے سائوں گھدا کھمار اے

چوڑا تے پھدا

چھج تے جھانوں

فصیں

ایس موئے آتے رم ملتی ہوندا اے۔ کوئی دالیاں ولوں اک مرد واسطے دالیاں دے تاحور
مردوں کوکڑی پا کے ملدا اے تے انہوں میں دی گھر جاتا اے۔ ایہدے گھروں لاڑے تے
بیچ وکھ عزت تال بھایا جاتا اے تے کھان دی رم اور کھلی جاتا اے۔ کھان اک ایسا اسلامی
شرعی معاہدہ اے جس دے ذریعے مرد تے عورت دے درمیان جنسی تعلق جائز تے اولاد دالے
دوست ہو جاتا اے تے زوجین دے درمیان دینی حقوق تے فرائض ہند وکھ آجاتے ہیں۔
(۳۱) قرآن مجید تے حدیث دے کھان وکھ دی دینی تے سنی اہیت نوں تارک اے تے نسل انسانی
دے بھارتی تے مدنی حیاتی دی یکائی واسطے ضروری حکما گیا اے۔ قرآن مجید وکھ مرد واسطے
بیوی دا ہند تے بیوی واسطے شوہر دا ہند اللہ تعالیٰ دیان حکیم نکھال وکھ گھیا گیا اے (۳۲)
(ارم) ۳۱: کیوں ہے اللہ تعالیٰ تے پرچ دا ہند چھدا کیتا اے (۳۲: (نہس) ۳۱: قرآن مجید
دی سورۃ اہشاء وکھ ارشاد ہندا اے "ہیں نہیں کھان کہ ایساں عورتاں تال بیویاں جتانوں پھند
ہون" (۳۱: (اہشاء: ۳۱)۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تے کھان وکھ ایس نوں تارک دیاں ایس نوں
اپنی سنت قرار دے ایس دے ترک کرن واسطے سزا دین دی وکھ سنائی کہ فرمایا اہہ سالاے
وچوں جس (۳۳)۔ کھان دالے سنوں ڈھنگ ایہہ دے کہ ہانچ وکھ دی رضا مندی، بیوی کوئی خود

ظاہر کرے یاں وکھ راجیں حاصل کیت جاتے۔ کھان دا غلط سنوہ چل جاتا اے جس دا
سزا دہب اے دو تاحور کوہاں دی موجودی وکھ لاڑے نوں نکھاپ تے قول کرکھیا جاتے۔ نکھاپ
تے کھول وکھ وکھ دا تال ہوندا اے وکھ داں ایں لایا جاتا کہ سن دالیاں نوں کھ آجاتے ایس
موئے آتے جن مرداں تھیں ضروری اے بیوا پر فہم دے اپنے بے صواب ہوندا جاتیا اے۔ جیہ
دعا کیت جاتا کہ کوئی مٹھی چھ (چھ ہارے) وکھ جان۔ زہدیت دی رات کران میں صعب
اے کہ لاڑا اپنے نکھاپ تے ریش دالیاں نوں دھت (دیر) نکھالے ایس دا کھانا تے کھانا توہب
اے (۳۴)۔ قرآن مجید دی سورۃ اہشاء وکھ ارشاد اے کہ "تے ایساں عورتاں، جہاں تال کھان
فہم (ہوسدا) دے علاوہ دیگر عورتاں تیرے تے محال میں ایس طرح کہ بل تھرک کرے (یعنی
حق مرداں کرے) ایساں تال کھان کر نو بڑھیک (کھان تال) شخصیت قائم رکھتا ہوندا نہ
(کھل) کھانی غرائض" اسلام وکھ جن مرد ہوندا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دی اک
حدیث وکھ دیکھا گیا اے کہ اک غریب شخص نوں جس کوں جن مردین دالے تھوے دی اک گھر
دی جس کی آپ تے فرمایا کہ تھیں قرآن پدا اے؟ اوں نے عرض کیت ایہہ کھانی کھانی سورۃ۔
آپ ﷺ تے فرمایا کہ میں ایس قدر قرآن آتے تیرا کھان ایس عورت تال کر دہا کہ قول ایہہ
سورہاں ایس نوں سکھا دے (۳۵)۔ فقہانے گھت قوت گھت جن مردین دالے تھوے دی اک ایس کر
کے جہاں جن مرد زیادہ نہیں رکھتا ہوندا اہہ شرعی جن مردین دالے تھوے دی اک ایس پاکستان وکھ لاگو
جائی تانوں پاروں کھان ریش ہوندا اے تے مرد ویرا سب کھ کھیا جاتا اے۔

کھان جن بیچ جیہ نوں کھانے دی دھت وکھ جاتی اے۔ ایس موئے آتے چڑھا ک
زناپاں اے اک مکھوہاں میں تے ازادی دیکھ گئے تھوہ دیوں میں وگ:

اوتھیاں چ آجیاں - منہ وکھ لایاں داتا

تالے تھوہ بیچ دھم - تالے دھما کھانا

اوتھیاں چ آجیاں - منہ وکھ لایاں لاڑے

تالے تھوہ بیچ دھم - تالے دھم کھانا

جانیوں وکھ کوئی داتا ہند ایہہ ازادی، مل کرن دا کیت جاتا اے کیت تے آدے تے آکھیا
جاتا اے:

چرمی مٹھی - بیچ مٹھی

کھانا کھانا کھانا

(۳۶)

ہوئے اسے جس دی گئی تازاں ہاں پلایا ہوئے اسے اس نوں اپنے پھین اچھ ماحول دق مٹلایا جا رہیا
اسے تھوڑا اوجھسے واسطے چر دیکھیا اسے اس نوں آتے جھوٹے ڈولی دے لوگ گیت گاتے جاتے
نیں اوہناں نوں اس نوں آتے سن کے ہر اکھو ہاں ہاں ہر جاتی اسے دگ:

~ میں کڑی تے میں ہولی فی ماں

میری رکھ لے اچ قن ڈولی فی ماں

روواں ہاپ دی کن کے گولی فی ماں

میری رکھ لے اچ قن ڈولی فی ماں (۳۸)

~ لے چلے ہالہ لے چلے دے کھار

ہالہ بیٹی لے چلے

ہالہ رکھ لے رات

اچ ابو کڑی رات

ہالہ بیٹی لے چلے دے

گگن رکھ لاں فی دھبے

ہالیاں ہال قرار فی دھبے (۳۹)

~ بی بی دا ماں بچ نھوں کا ہور نھوں نہ کوئی

نھوں گیا پریت پھاڑ دہ ہور نھوں نہ کوئی

بی بی دا ہاں ایوں رووے جیوں گھٹ ساواں دی کوئی

قن کیوں روتا ایہا ہالہ دے! بگ ہوئی آئی (۴۰)

~ سارا چڑیاں دا چھ دے، ہاں اسان آڈ جانا

ساواں کی اڈاری دے، ہاں کیوے دیس جانا

جیرے مٹاں دے دق دق دے ہاں ڈولا نہیں گھدا

اک اٹ پکا دھیاں، دھبے گھر جا اپنے

جیرے مٹاں دے دق دق دے، ہاں کڈیاں کون کھڈے

میریاں کھین پتھریاں، دھبے گھر جا اپنے (۴۱)

نیں ایہہ رزم موجود نہیں اک زمانے دق ہالیاں دی ہاتھہ شامی دق بیج حصن تے بیج
کھولن دی شامی کیتی جاتی سی تے اسن سٹلے دیاں پھیاں کتھاں دی موجود نہیں جویں بیج
رنگولن کھ (۴۲) بیج (مردین سر) بیج چھنن توں بعد جاتی کھانا کھان ول ہوئے نہیں رواج
ایہہ اسے کہ پہلاں بیج کھانا کھانی اسے پھر سٹل کھانا کھانا۔

کھانے قن دھبے ہوئے نہیں تے دواتی دیاں کھسوں پچکدیاں پچکدیاں لاڑے دواتے
آ جاتیاں نہیں اوہ لاڑے نوں اڈا اڈم دیاں اڈیاں پاندیاں میں جہاں نوں لاڑا اپنے جہاب
دق حل کردا۔ اے۔ اڈائی تے جہاب دیکھو:

گولی: بھدی ہرنی چر

لاڑا: اکوں بھٹ کڑیاں، کھادوں لائی چھوئی

~ برکت ہالیاں جیوں دی میں بھدی ہرنی چرتی (۴۳)

کھٹ، آ کھٹے نہیں گئی (چار پائی) نوں، کھانا کھان تے بعد چا پیاں نوں کھٹ آتے جیا
راج کھانا جانا اسے، اک پاسے منڈے دی کھین چاں بھائی "وری" دھکائی اسے۔ جھڑا جھڑا کر
کے زچر تے چچاں کھکر ہاں برادری دق دھن واسطے پد (چھوڑے تے پھلپاں) دواتی دھلپاں
دے حوالے کرے نہیں۔ اسن سوئے دا "کھٹ" دا گیت دی دھلپائی لوگ ادب دق موجود اسے
دگ: (کی دھلپاں رواج دق بھال دی لے کے آؤندیاں نہیں)

~ آ او کھتا بہر جا پھٹے

پھٹے بھدا کیوں میں

سوہرا تھرا کھ داتا

کھ مگھدا کیوں میں

بھمیں دا داتن کرچھا

دے رسا پھڑا کیوں میں (۴۴)

پھلپاں اڈیاں ہاتے کھیزے دے بعد نہیں دھن دی رخصتی دا دھلا آ جانا اسے، کھار ڈولی
لے آؤندے نہیں، گئی کھائی دھن تے سہرا کچھ لاڑے نوں کھ قدم پھل لایا جانا اسے قرآن مجید
دے سامنے دق گولی اسے قتل دق چال رکھے جاتے نہیں اوہ اک کھ گھر کے کچھ نوں اپنے سر
قن بھدی اسے کہ نہیں اوہسے ہاں دے گھر قن اوہا دانا تک گیا اسے۔ ایہہ سحر بڑا دکھ دا تک

دکھ دایک ایسے سحر و جادو باطل دے اقرار، اوہدے ہر دے آتے غلطے نیچے بن کے
دکھتے ہیں کہ اوہی حیاتی دا اک اہم فرض ادا ہووے۔ دی توں نور کے باپے اہمیتان دا ساوا لہرے
تے اہل دے سبھی دن دیاں دھواں کردے ہیں۔
اوہدے منٹے دے گھر بھول دیتی اچ دی اے اوہے توہیں گھر دیاں تال اہل توں می
آپاں آکھیا جاتا اے، اہڑی، بھینس، باسیاں، گاجھیاں، تاپیاں تے کڑیاں دے پاسیاں دی گھرا
کھڑ جیتی اے اک پاسیاں اک گوی گاؤندی اے۔

۔ نکل مارو کھیں دی + دوتلی آئی منٹے دے سچ دی

دوتلی بولدی اے:

۔ نکل مارو کس کے + دوتلی آئی منٹے تال میں کے

دوتلی لاڑا گھر دے باز دیاں آتے آن کے کھل جاتے ہیں، اک گوی سرہاں دا جیل
بروہاں آتے چندی اے (۳۳) اک سانی دی آواز بھڑی اے۔

۔ پانی وار سنے دے مائے فی - یا باہر کھڑا

شکھیاں بھدوی توں ایہہ دن آئے فی - یا باہر کھڑا

ایس موئے آتے کوئی کوئی پانی دا کھاس لے آؤندی اے منٹے دی ہاں لاڑے دوتلی توں
پانی وار کے چیں گدی اے تے لاڑا رنگ لید اے (۳۴) ایہہ عمل ست وار ہوتا اے جس لاڑا پانی
چیں دیدا اے۔ لاڑا دوتلی توں اندر لے جا کے سب توں پیساں اک دوپے توں سامنے ٹھایا جاتا
اے دوتلی نے گھٹن کھڑا ہوتا اے کوئی گوی منگولے دا ساوا شیشہ لایا کے پکار رکھ دیتی اے
اچ لاڑا دوتلی اک دوپے توں وچ لہرے میں لہرے دے بعد ہی مندری دی دھم تھیں جاتی اے
دوہاں دے درمیان دودھ دی کھی دوتلی توں آکھیا جاتا اے کہ ایہہ لہرے لہو لہو لہو
مندری ست دتی جاتی اے۔ لاڑے دوتلی توں آکھیا جاتا اے کہ ایہہ لہرے لہو لہو لہو
واہ واہ کردیاں تازیاں دھانیاں جاتی ہیں۔ ایہہ دھان لاڑے دوتلی دے سچے تھکنی پیدا کرن
دائے کیتیاں جاتی ہیں۔ پھر دوتلی لاڑے توں شب بیری دایے کھیاں چھڑ دا جاتا اے لاڑا
دوتلی توں منہ دکھائی تھو دیدا اے جی حوالے تال کاماپ شب بیری تے خوشیاں مناہیں
جاندیاں تھیں، دوتلی دے پکے تیرے ہون تے جتھ لایاں گئے ہیں، لاڑا اپنے عزیزاں رشتے
داراں دوستاں پارناں دے پکے دی دھم تھکا اے جس دھم اوہدے سوہرے دی شریک ہوندے

تھیں دے دوتلی لاڑے توں تال لے جاتے ہیں سوہرے گھر لاڑے دیاں ساہیاں جتی لکائی دی
رم ادا کر کے لاڑے توں انعام لہو لہو لہو دے پانی دے جی لاڑے دے باپے منگوا (دوتلی
لاڑے توں گھر لیاں) لیکن اپنا جاتے ہیں۔ ایہہ دوا دی بھینکوی رم اے دوتلی لاڑا گھر اپنا دے
تھیں تے کوہیاں چڑیاں کھیاں ہو کے کھدا پاندیاں تھیں لاڑے دی بھینکوی بول چھدی اے:

۔ بھائی میری منگوا آئی، آئی سرہاں دا پال بن کے

روپ اوہووں رب نے دتا، اوہ بھرے پھلا بن کے (۳۵)

دوہیاں گویاں آفری سرہر دوبرہاں گھا پاندیاں تھیں:

۔ روپ اوہووں رب نے دتا، اوہ بھرے پھلا بن کے، روپ اوہووں

غم دیاں رساں تے گیت

۔ غمی کے ساتھ دنیا میں خزاں میں غم بھی ہوتے ہیں

جہاں جتنے جے شہنائی، وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں

انسانی حیاتی دے تال خوشی تے غم جال تال جوے ہیں، اکھان اے: جو گھڑا سو بھینا، ہر
انسان نے موت دا ڈانڈ چکھتا اے۔ انسانی حیاتی دھم سب توں دا ڈانڈ تے سب توں دا غم اپنے
کسے چارے دی موت دا ڈانڈ تے تم ہوتا اے، کھسی دایے دھلچر جان دا ڈانڈ چرل انسان توں
دی دونں تے بھجور دیدا اے۔ اسلام دھم بھانویں موت اے سرے استقامت دی پکی کھی کئی
اے ایسے فی موت آتے ایس سب توں پیساں فافلہ دیاں راجھوں (۳۶) (اس اللہ دیاں آتے
آں تے اوہے دل ٹوٹ جان والے آں) پختے آں پر اقرار اکھاں دھم آ جاتے ہیں۔ سواہیاں
دا دل مرہاں تالوں دھم کھڑو ہوتا اے۔ ایس دایے اوہاں دے ہوگے، پاہاں دھم تے پاہاں،
دین، الاہیاں تے سچاے دھم بدل جاتے ہیں۔ پنجاب دینا دا ایہہ قدیم دا رواج اے کہ ایس
مسلمان ہر دے گھر آتے کہ مرل گیاں گھر لاہ لافلہ معد رسول اللہ صلیب ہووے جس
توں ایہہ صلیب ہو جاوے اوں دا اہم بہت پکے قصور کھ جاتا اے۔ وقت دے بعد میت توں
خسلا داجاتا اے کھن پیتا جاتا اے جی آتے پا کے چار پھریاں دے کدھیاں آتے پھیل
قبرستان اپنا جاتا اے میت توں کدھوا دتا توپ کھیا جاتا اے۔ قبرستان دھم تازہ جو چیا جاتا
اے (تازہ دھم سواہیاں شریک نہیں ہوتیاں) زمین دھم قبرستان جو کدھ کے اوہدے دھم دتا
دتا جاتا اے، ہرچے مسلمان دھم دھن تھل غولی، چاندی دیں دھم چاندی کرے میں جہاں دھم
مرلن دایے دی روح توں شوب پہچان دایے قرآن خوانی ہوتی اے تے اوہی منقرت دایے

دعا کی جاتی ہے۔ عام روایات ایہ کہ اسے کہتے ہیں کہ مرزا والے دنے مگر دے چھٹا نہیں بلکہ دے سکوں اور ہاں دے رہتے دار کھانا لیاؤ گئے ہیں (کہا جاتی ہے) دے تے کرم لیاؤ گئے ہیں۔

اسلام و حق تعالیٰ مرچے دار روایات دی موجود ہے تے خاص طور تے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ دی اسلام نوں زندہ رکھن لئی شہادت آنے تم دے اظہار لئی مرثیہ نوہ و غیرہ ہاکا دھاریاں داں تے لوک پڑھتے ہونہ و حق آئیہ برسر پرچہ پاک د ہند و حق لکھن دی ہونہ قدیم زمانے توں ہے اسے لوک پڑھتے کھیتی داوڑے موجود ہیں۔ عاشرین و حق ہر مسک د مسلمان امام حسینؑ دے تم نوں کئے دے طرے ہاں ضرور عکس کردا ہے تے زندہ اظہار دی کردا ہے۔ ہواں کہ اہل تشیع شہادت امام عالی مقام اتے مرثیہ نوہ، ماتم بلکہ جیو کوئی تکر کر دے میں تے ذوالجہار دا ہواں کڑھ دے میں۔

فحش حوالے ہاں دھاپ و حق اپنے چارے دی موت آنے تم تے دکھ دے اظہار واسطے لوک پڑھتے ہیں۔ الا بیانیہ سیاق و غیرہ دیاں صحاں موجود ہیں۔ جیو ہاں ایش لکھے دیاں سوانیاں دے حوالے ہاں سینہ بہ سینہ چلیاں آدیاں ہیں۔ ایں ہاں داروپ رنگ کیہ اسے کچھ دیکھاں و حق کیتیاں چلیاں ہیں۔

وین

ہنگامی سوانی دھکی دل ویاں مارو تاں توں مرزا والے دی موت سے وین پٹا کھ دیا دی ہے تھئی۔ موت دے ایش حرم تے مرزا والے دیاں صحاں لکھاں ہاں لکھے دسویں ہے۔ (۵۰) ایہ کھس تے مرچے و حق دی ہونہاں میں ہر مرچے و حق تے وین و فرق ایہ اسے مرثیہ ہاکا دھار تے لکھیا جاتا اسے قانہ ردیف دی پانہنی تھن جاتی اسے دان دی شرط نہیں ہواں کہ وین روڈیاں آپ ہمارے دواں لکھے اکھراں دا مجموعہ ہوتا اسے جس و حق وین۔ جہر قانہ ردیف دی کوئی پانہنی نہیں ہونہی۔ وین سوانیاں اک روڈے دے کھ گے کہ پانہیاں میں۔ پاں لگی سوانی چوڑی مار کے ہوا و حق چاہاں ہار کے کوئی پاں تے جہر مار کے وین پانہنی اسے تے روڈی اسے دگی۔ جین اپنے وین دی موت تے وین دے ایش ہے۔

دیا دے ایوی چالا

میں تیری کوئی خوبی نہ دھی

تجیل جان دیاں کاکھیاں دیا

میریاں بچ کھیاں ہاں

میںوں ہٹ کھیاں ہواں

ایش موت نے مار نکالا

چاہ کھیاں تے دیا دے

میں جان اے ہواں سی گاہ

دے میں جان لکھن تانے سی سارے

وہ نہ مرزا کئے دے دیا

کے تیرے ہونہ تے مٹاواں (۵۱)

الابیانیہ - سیاق

مرزا والے دی موت تے سوانیاں ہر ہارے پانہیاں میں۔ ہاں ہاں سینہ تے کھیاں آنے ہواں میں ایہ الا بیانیہ سیاق ہوتا ہے۔ جین۔ تے مگر ہاں سوانی دا سیاق وین الا بیانیہ و حق ہوتا ہے۔ طرے لکھ ہوتا اسے کہ کہ مرزا جیہ جاتی ہے۔ اس دے آئے دے آئے سوانیاں دل کے اک گول دائرے و حق کھو پانہیاں میں۔ اک پے مرزا پانہنی اسے دیاں دے مگر ساریاں کھو تیاں ہواں ہاں کھیاں پانہیاں میں تے مٹاواں اک پے اکھیاں دواں آواز و حق پانہیاں میں۔ مرزا اسے پانہنی جاتی اسے تے انت آنے آکے پٹا پٹا دواں ہاں جاتا ہے۔ (۵۲) دیکھاں:

ان ویای سوانی آتے الا بیانیہ

سوانیاں

مرزا

کول بدن سر دھے مرچے

تیرے کئے دی دھے مرچے

گئی جہاں عالی دھے مرچے

ہاں ہاں دھے مرچے (۵۳)

بالاں والی سوانی آتے الا بیانیہ

تیری سر چوے ہاں۔ ہاں ہاں ہاں جھکے

روان تیرے ہاں۔ ہاں ہاں ہاں جھکے

ہاں ہاں ہاں جھکے (۵۴)

- ۵۳۔ باب کے ہم دربان کا انگریزی ڈاکیومنٹ - ڈی۔ ایچ۔ کھنکھی (ادبی دہرہ، لاہور، ۲۰۰۵ء) ۲۳
- ۵۴۔ عربی، ۲۳
- ۵۵۔ بابی دے لوگ گیت: قصہ، ناصر پیر پوری، ۱۹۹۵ء، ۱۵۹
- ۵۶۔ بابی لوگ گیت: مندر، سگھو، (ادبی دہرہ، لاہور، ۲۰۰۵ء) ۲۵۹ (مکمل)
- ۵۷۔ لوگ ادب، غم، بخاری، لاہور، ۱۸۵
- ۵۸۔ بابی لوگ گیت: مندر، سگھو، (ادبی دہرہ، لاہور، ۲۰۰۵ء) ۲۵۹ (مکمل)
- ۵۹۔ بابی لوگ گیت: مندر، سگھو، (ادبی دہرہ، لاہور، ۲۰۰۵ء) ۲۵۹
- ۶۰۔ باب: (ادبی دہرہ، لاہور، ۲۰۰۵ء) ۳۹۹
- ۶۱۔ طبع گیت: (ادبی دہرہ، لاہور، ۲۰۰۵ء) ۳۹۵

کتابیات

(BIBLIOGRAPHY)

پنجابی

- ۱۔ آزادی دے چاہد گھادی، شہناز ملک، کتبہ میری لاہوری، لاہور، ۱۹۸۱ء
- ۲۔ آگے نوش قادری مرتبہ: حضرت اللہ زہد، اعجاز علی کھنکھی، لاہور، ۱۹۷۸ء
- ۳۔ آگیا بابا فریڈے مرتبہ: محمد آصف خان، پاکستان بابی ادبی بورڈ، لاہور، ۱۹۷۸ء
- ۴۔ آگیا خیر فریڈے مرتبہ: محمد آصف خان، پاکستان بابی ادبی بورڈ، لاہور، ۱۹۹۴ء
- ۵۔ اہیات: بابہ مرتبہ: سلطان الطاف علی، حاجی محمد اظہار قادری، لاہور، ۱۹۷۵ء
- ۶۔ اہیات: سلطان بابہ، مرتبہ: ملک فضل الدین، اللہ والوں کی قومی مکان، لاہور
- ۷۔ اہیات: (سلطان) بابہ، میر کاظم علی پرنس بین (فروری ۲۰۰۳ء) بخاری الٹائی ۱۳۳۳ (مطابق ۱۹۸۹ء) از: محمد اللہ دین، مراد آباد (پاکستان) بابی ادبی بورڈ، لاہور، ۱۹۸۹ء
- ۸۔ ادب پر بحث: (ادبی دہرہ، لاہور، ۱۹۸۹ء)
- ۹۔ ارمغان قاجار: علامہ اقبال، مترجم: امجد علی گول، بھولال، لاہور، ۱۹۷۸ء
- ۱۰۔ ارمغان قاجار: علامہ اقبال، مترجم: غم، بخاری، مانگیا مولانا دہلیٹر سوسائٹی کراچی، لاہور، ۱۹۸۹ء
- ۱۱۔ ارمغان قاجار: علامہ اقبال، مترجم: محمد منظور اعظم، سنگ میل پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۷۳ء
- ۱۲۔ امرار خودی / رموز: علامہ اقبال، مترجم: علی آصف، سنگ میل، لاہور، ۱۹۷۵ء
- ۱۳۔ امرار خودی / رموز: علامہ اقبال، مترجم: قریشی احمد حسین، کتبہ میری لاہوری، لاہور، ۱۹۷۶ء
- ۱۴۔ انکار اقبال: علامہ اقبال، مترجم: عراب خان، دارالادب، گورنمنٹ، لاہور، ۱۹۹۵ء

- ۵۰۔ اقبال دا غوی دا فلسفہ پروفیسر محمد عثمان، بھٹانی ادبی لیگ، لاہور، ۱۹۷۵ء
- ۵۱۔ اقبال دا افکار: علامہ اقبال مرحوم، اختر حسین شیخ، گلبرج پبلشرز، لاہور، ۱۹۸۳ء
- ۵۲۔ اقبال دی دینی حیاتی: مہدی مجید خان ساجد، کاروان ادب، ملتان، ۱۹۸۲ء
- ۵۳۔ اقبال دیایں لمباں نکلساں: علامہ اقبال مرحوم، قلیل آفتخ، بزم اقبال، لاہور، ۱۹۷۷ء
- ۵۴۔ اقبال تحفہ: نظام مصطفیٰ کل، عطیہ (مرتب)، فروغ ادب اکادمی، گوجرانوالہ، ۱۹۸۶ء
- ۵۵۔ انکاسے دا سفر: عارف مہدائین، نیشنل پبلشرز، لاہور، ۱۹۹۲ء
- ۵۶۔ امرت، روزنامہ، لاہور، مورخہ ۹ جنوری ۱۹۷۰ء
- ۵۷۔ باران افواج: مولانا مہناظہ لاہوری، شیخ ابی بخش جلال الدین، لاہور
- ۵۸۔ باغ ارم: نور محمد گوہا، مولوی فیض بخش جبار، ملتان
- ۵۹۔ بال جبریل: علامہ اقبال، جبریل الازاری، مرحوم، امیر عابد، اقبال اکادمی، لاہور، ۱۹۹۵ء
- ۶۰۔ بال جبریل: علامہ اقبال، مرحوم، نجم لہ، بزم سراپن جلی، لہ، ۱۹۷۳ء
- ۶۱۔ بے شاد، فکر سے فن (تحقیق سے تنقید چاند) مقالہ بی۔ ایچ۔ ای (بھٹانی)، محمد ریاض شاہ، بھٹیاب، بے شاد، لاہور، ۱۹۹۸ء
- ۶۲۔ بیل فری: پاپا فریہ ترجمہ: ڈاکٹر فقیر محمد فقیر، بھٹانی ادبی لیگ، لاہور، ۱۹۳۵ء
- ۶۳۔ بیلایاں (مرتب)، مہدافظور دہش ترجمہ (اردو)، مہر الاسلام، لوک دہشے کا قومی ادارہ، اسلام آباد، ۱۹۸۰ء
- ۶۴۔ بیلایاں (مرتب)، کول مشتاق، بھٹانی پبلشرز، لاہور، ۱۹۷۶ء
- ۶۵۔ بیلایاں حسن بھائی (مرتب)، ڈاکٹر نیشن فکر، انوار انجمن پبلشرز، لاہور، ۱۹۸۶ء
- ۶۶۔ بھٹکھا، روزنامہ، لاہور (ایڈیٹر: حافظ رحمان بیٹ)، ۲-۴ اکتوبر ۲۰۰۶ء
- ۶۷۔ بھٹکھا، روزنامہ (ایڈیٹر: حافظ رحمان بیٹ)، لاہور (مضمون: انور بیگ اہوان)
- ۶۸۔ بکس چہ بیکہ کردے اقوام شرقی: علامہ اقبال مرحوم، ڈاکٹر ابو حسین قریشی شہ اری، اقبال اکادمی، لاہور، ۱۹۹۳ء
- ۶۹۔ بکس چہ بیکہ کردے اقوام شرقی: علامہ اقبال مرحوم، سید صفحہ حید، بزم اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
- ۷۰۔ بکس چہ بیکہ کردے اقوام شرقی: علامہ اقبال مرحوم، مہدافظور اعظم، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۰ء
- ۷۱۔ مَن چھان: عطیہ تاجپ، بیکہ بیکہ، لاہور، ۱۹۷۸ء

- ۷۲۔ بھٹیاب دے لوک گیت: قصور ناصر چاودھری، تاج کڈی، لاہور، ۱۹۹۵ء
- ۷۳۔ بھٹانی ادب سے متعلق پاکستان: ڈاکٹر شہباز ملک، مزین کڈی، لاہور، ۱۹۹۵ء
- ۷۴۔ بھٹانی ادب دا ارتقا: ڈاکٹر انعام الحق، ہادیہ مزین کڈی، لاہور، ۲۰۰۲ء
- ۷۵۔ بھٹانی ادب دی کہانی: مہدافظور قریشی، مزین کڈی، لاہور، ۱۹۷۴ء
- ۷۶۔ بھٹانی ادب دی تنقید و ترویج: ڈاکٹر موسیٰ محمد ریاض، بازارن پبلی کیشنز، لاہور
- ۷۷۔ بھٹانی زبان دا بھگڑ: محمد آصف خان، پاکستان بھٹانی ادبی بورڈ، لاہور، ۱۹۹۶ء
- ۷۸۔ بھٹانی شاعراں دا تذکرہ: مولانا بخش کوشا، مولانا بخش کوشا ایڈسٹریٹس، لاہور، ۱۹۹۰ء
- ۷۹۔ بھٹانی شعور: علامہ اقبال مرحوم، فضل احمد شاہ، مرحوم خود، لاہور، ۱۹۲۸ء
- ۸۰۔ بھٹانی استعارات: ڈاکٹر شہباز ملک، مزین کڈی، لاہور، ۱۹۹۶ء
- ۸۱۔ بھٹانی لوک گیتاں دا موسیقیائی مطالعہ: ڈاکٹر فواد قصور، پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۷ء
- ۸۲۔ بھٹیاب (ایڈیٹر: قصور تاجپ)، لاہور، اپریل ۲۰۰۶ء
- ۸۳۔ بزم مشرقی: علامہ اقبال مرحوم، اشرف ذہانی (ایڈیٹر)، لاہور
- ۸۴۔ بزمی: احمد راسی، انجمن، لاہور، پار دوہم، ۱۹۵۳ء
- ۸۵۔ جانی دے تھئے، اشتیاق احمد، داستان گو، لاہور، (۱۹۶۰ء)
- ۸۶۔ جاوید نامہ: علامہ اقبال مرحوم، ڈاکٹر مرید علی، سراپن جلی بورڈ، ملتان، ۱۹۷۳ء
- ۸۷۔ جاوید نامہ: علامہ اقبال مرحوم، شریف کھانی، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۷۷ء
- ۸۸۔ جاوید نامہ: علامہ اقبال مرحوم، مہدافظور اعظم، بزم اقبال، لاہور، ۱۹۸۲ء
- ۸۹۔ جئے جیلاں دی غلطی چھان: ڈاکٹر سیف الرحمان آزاد، پاکستان بھٹانی ادبی بورڈ، لاہور، ۱۹۸۵ء
- ۹۰۔ جنس ڈاکٹر شہباز ملک مرتب، مہدیاباد اثر، شاہ ادب، فیضی پور، خود پبلک، ۱۹۹۳ء)
- ۹۱۔ ج (۱۹۹۳ء)، ۵ (۱۹۹۳ء)، ۶ (۱۹۹۳ء)، ۷ (۱۹۹۳ء)، ۸ (۱۹۹۳ء)، ۹ (۱۹۹۳ء)
- ۹۲۔ جبرائیل: شریف کھانی، مزین پبلشرز، لاہور، ۱۹۸۶ء
- ۹۳۔ جنگ نامہ حسین: مہدافظور، بیکہ بیکہ، لاہور
- ۹۴۔ جنگ نامہ: ڈاکٹر شہباز ملک، تاج کڈی، لاہور، ۱۹۸۲ء
- ۹۵۔ جنگ نامہ: خالد شاہ عباسی، ملک نظام محمد تاج، لاہور
- ۹۶۔ جنگ نامہ: بھٹانی مرثیہ، مرتب، ڈاکٹر شہباز ملک، تاج کڈی، لاہور، ۱۹۸۸ء

- ۶۱۔ حوا اقبال: علامہ اقبال مرحوم: حوا، فر، ہندو کوئی ہیرا، پٹا، ۲۰۰۲ء
- ۶۲۔ حضرت میاں محمد بخش: حیاتی سے شاعری، ڈاکٹر سید اختر حفیظی، منٹو پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۷ء
- ۶۳۔ خیرا، روزنامہ، لاہور، ۲۰-۳۰ اپریل ۲۰۰۶ء
- ۶۴۔ خیرا، روزنامہ، لاہور، ۲۰-۳۰ اکتوبر ۲۰۰۶ء
- ۶۵۔ شہباز اقبال: علامہ اقبال مرحوم: شریف کلاں، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۷۷ء
- ۶۶۔ غوثی سے بے غوثی: ڈاکٹر ریاض مجید، مسلم پبلی کیشنز، فیصل آباد، ۱۹۹۳ء
- ۶۷۔ دربار شہزادہ غلام حیدر شاہ، مولوی غلام امجد خان، مکتبہ، ۱۳۳۲ھ
- ۶۸۔ دربار نورانی: عاشق مکتبی، مولوی غلام امجد خان، مکتبہ
- ۶۹۔ دعا کے مسلم ملک لاہوری، قیصر کڈ، لاہور، ۱۹۲۲ء
- ۷۰۔ دل دریا سمجھو دل ڈکھو، غلام سلطان باہو (حرم) ڈاکٹر انعام الحق چانویہ، اچھٹی بجلی، ریکل پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۶ء
- ۷۱۔ دلاں دا چائن: علامہ اقبال مرحوم: محمد امجد خان صاحب، کاروان ادب، مکتبہ، ۱۹۸۳ء
- ۷۲۔ دورہ باجم: غلام سکندر، مولوی خیر الدین خان، مکتبہ، ۱۳۶۰ھ
- ۷۳۔ ڈسٹ لیکھا (کتاب لڑی) لاہور، پبلشر غفلت، دورہ، چاباب پبلشرز، لاہور، لاہور (س-ن)
- ۷۴۔ درجہ ربان: علامہ اقبال مرحوم: ڈاکٹر نیاز احمد ایاز، ریاض کڈ، صادق آباد، ۱۹۹۱ء
- ۷۵۔ دورہ باجم: غلام سکندر، مولوی خیر الدین، مکتبہ، ۱۳۷۷ھ (۱۹۹۹ء)
- ۷۶۔ درختہ الشہداء: دکن الدین، مکتبہ چاباب پبلشرز، لاہور، ۱۹۵۵ء
- ۷۷۔ ریاض الشہداء: غلام حیدر شاہ، مولوی غلام امجد خان، مکتبہ، ۱۹۳۴ء
- ۷۸۔ زیورہجم: علامہ اقبال (حصہ ہفتم) راز جدید، حرم: احمد حسین قریشی، قلعہ داری، اقبال اکادمی، لاہور، ۱۹۸۳ء
- ۷۹۔ زیورہجم: علامہ اقبال مرحوم: علی اکبر عباس، اقبال اکادمی، لاہور، ۱۹۷۸ء
- ۸۰۔ سازے آسمان: شہباز ملک، ڈان یک سوسائٹی، لاہور، ۱۹۷۸ء
- ۸۱۔ سازے آسمان: ڈاکٹر شہباز ملک، عزیز کڈ، لاہور، ۲۰۰۳ء
- ۸۲۔ ستاروں دن: ڈاکٹر فقیر محمد فقیر، ایمپائر پبلشرز، لاہور، ۱۹۷۵ء
- ۸۳۔ سمرا سوچ، حکیم ناصر، سلیم فاروقی، مراد آباد، انوارہ پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۶۱ء

- ۸۴۔ سرگي دا تارا، سلیم کاشغر، آئینہ ادب، لاہور، ۱۹۷۸ء
- ۸۵۔ سرگینا ادبی جماعت: حمید الفت مظاہر، سرگینا ادبی ہیرا، مکتبہ، ۲۰۰۰ء
- ۸۶۔ سفری رات: ضمیر لہاری، مکتبہ میری لاہوری، لاہور
- ۸۷۔ سبک خراں دی: علیہ نائب، کتب خانہ، لاہور، ۱۹۷۸ء
- ۸۸۔ سیکس دی وار: شاہ محمد مرتبہ: ڈاکٹر فقیر محمد فقیر، پبلی کیشنز، لاہور، (س-ن)
- ۸۹۔ سنگھ کی آخری مبینہ: ادب، قلم، لاہور، ۱۹۹۰ء
- ۹۰۔ سوچ دا سفر: جس احقر، انڈسٹری پبلی کیشنز، ۱۹۷۹ء
- ۹۱۔ سوم اختر مکتبہ: ماہنامہ (ایڈیٹر: جمیل احمد پال)، لاہور، اکتوبر ۲۰۰۵ء
- ۹۲۔ سوم اختر مکتبہ: ماہنامہ (ایڈیٹر: جمیل احمد پال)، لاہور، اکتوبر ۲۰۰۶ء
- ۹۳۔ سی رتی مسلم لیک: ملک علی (ذاتی)
- ۹۴۔ سیف الملوک: میاں محمد بخش، مرتبہ: اقبال صلاح الدین، عزیز پبلشرز، لاہور، ۱۹۹۶ء
- ۹۵۔ شاہنامہ المعروف پیری دار شاہ: جماعت مرتبہ: محمد بخش مکتبہ، مولوی محمد الحق، حافظ آباد
- ۹۶۔ شاہنامہ کرنا: دائم اقبال، کتب خانہ فاروقی، لاہور، ۱۹۵۲ء
- ۹۷۔ شرح ایضات: ابن خرداد بہ، محمد علی چانویہ، لاہور، ۲۰۰۶ء
- ۹۸۔ شہزادہ آدم ترہو شہزادہ چاباب شہزادہ علامہ اقبال مرحوم: حکیم صفدر علی قلاوی، فیضانے ادب، لاہور
- ۹۹۔ شہزادہ پاستانی، جواب آسمانی، دائم اقبال، دائم، شکرانہ کڈ، بکرات
- ۱۰۰۔ شہزادہ چاباب شہزادہ علامہ اقبال مرحوم: رحمت علی، دھڑی (سماں)، ۱۹۸۹ء
- ۱۰۱۔ شہزادہ چاباب شہزادہ علامہ اقبال مرحوم: قریشی احمد حسین احمد، پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۳ء
- ۱۰۲۔ شہزادہ چاباب شہزادہ علامہ اقبال مرحوم: ناصر کاظم علی، پبلی کیشنز، بھوکر کلاں (بکرات) ۱۹۶۸ء
- ۱۰۳۔ شہزادہ چاباب شہزادہ سرگینا: خادم ملک مکتبی، بزم فیض، ایڈیشن، ۱۹۸۶ء
- ۱۰۴۔ شہزادہ دلپڑ: مولوی سراج الدین، شکرانہ کڈ، بکرات
- ۱۰۵۔ شہزادہ باجم: مولوی خیر الدین، مولوی خیر الدین، مکتبہ، ۱۹۰۰ء
- ۱۰۶۔ شہزادہ بکرات: ڈاکٹر احمد حسین قلعہ داری، پاکستان پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۷۵ء
- ۱۰۷۔ علم اللاحق: علامہ اقبال مرحوم: شریف کلاں، بزم اقبال، لاہور، ۱۹۷۸ء

- ۱۰۸۔ کانیاں شاہ حسین: شاہ حسین، مجلس شاہ حسین، لاہور، ۱۹۶۶ء
- ۱۰۹۔ کال بلدیہ کی انسائیکلو پیڈیا، پاکستان، بھارتی ادبی بورڈ، لاہور، ۱۹۸۳ء
- ۱۱۰۔ کانیاں ایساں کالے روز، انور علی، کتبہ بھارتی ادب، لاہور، ۱۹۷۴ء
- ۱۱۱۔ کچھ کھڑے: بانی صدیقی، مجلس شاہ حسین، لاہور، ۱۹۶۷ء
- ۱۱۲۔ کرم پھولاری: استاد کرم امرتسری صاحب، مہاراشٹر، نوشہرہ (س-ن)
- ۱۱۳۔ کلاسے: سید ہاشم صاحب، ڈاکٹر فقیر محمد نقوی، بھارتی ادبی اکائی، لاہور، ۱۹۶۳ء
- ۱۱۴۔ کلام بیٹے شاہ حرم: ڈاکٹر انعام الحق چاچا، احمد علی بھٹی، مزین پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۳ء
- ۱۱۵۔ کلام حسین (مترجمین): ڈاکٹر انعام الحق چاچا، احمد علی بھٹی، مزین پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۵ء
- ۱۱۶۔ کہیں تھکے: پروفیسر شارب، پاکستان بھارتی ادبی بورڈ، لاہور، ۱۹۸۳ء
- ۱۱۷۔ کھوج جمیادی (۱۶-۱۷)، لاہور، شہب بھارتی، پنجاب بھارتی، لاہور، ۱۹۸۵ء
- ۱۱۸۔ (مضمون) قصیدہ پردہ شریف حرم: سید شاداد، حلیہ تاب، مدینہ: ڈاکٹر شہباز ملک
- ۱۱۹۔ کھوج، مجھماقی، (۲۵)، لاہور، (ایڈیٹر: ڈاکٹر شہباز ملک)، شہب بھارتی، پنجاب بھارتی، لاہور، (جولائی-دسمبر ۱۹۹۰ء)
- ۱۲۰۔ کھوج، مجھماقی، (۳۵)، (مدینہ: ڈاکٹر شہباز ملک)، شہب بھارتی، پنجاب بھارتی، لاہور، (جولائی-دسمبر ۱۹۹۵ء)
- ۱۲۱۔ کھوج جمیادی (۳۶)، (مدینہ: ڈاکٹر شہباز ملک)، شہب بھارتی، پنجاب بھارتی، لاہور، (جولائی-جولائی ۱۹۹۶ء)
- ۱۲۲۔ گل و حق پانچ جہت مہار، خواجہ امجد علی، سنگ میل، لاہور، ۱۹۹۰ء
- ۱۲۳۔ گلشن خون فقیر دیاں: احمد علی بھٹی، دیگر (مترجمین)، پاکستان راکٹر گڈز، لاہور، ۱۹۶۵ء
- ۱۲۴۔ گویا: ڈاکٹر شہباز ملک، تاج کڈ، لاہور، ۱۹۸۵ء
- ۱۲۵۔ گھماری: بابائے (ایڈیٹر: اقبال دہلی)، لاہور، جنوری ۲۰۰۰ء
- ۱۲۶۔ گوک ادب: نوری بھاری، ایچ ٹی کتب خانہ، لاہور (س-ن)
- ۱۲۷۔ گوک دانش: مہاراشٹر ورثہ، ادارہ بھارتی زبان و ثقافت، لاہور، ۲۰۰۵ء
- ۱۲۸۔ لہراں، بابائے (ایڈیٹر: اقبال صفا الدین)، لاہور، اتحاد، نگر، اکتوبر ۱۹۷۳ء
- ۱۲۹۔ لہراں، بابائے (ایڈیٹر: ڈاکٹر سید اختر حسین اختر)، لاہور، اکتوبر ۲۰۰۵ء

- ۱۲۹۔ لہراں، بابائے (ایڈیٹر: ڈاکٹر سید اختر حسین اختر)، لاہور، اکتوبر ۲۰۰۶ء
- ۱۳۰۔ شوقی مسافر: علامہ اقبال حرم، مہاراشٹر، سنگ میل، لاہور، ۱۹۹۰ء
- ۱۳۱۔ شوقی مسافر: علامہ اقبال حرم، قرنیی احمد حسین، لاہور، کتبہ مہری، لاہور، ۱۹۷۶ء
- ۱۳۲۔ محمود ایات سلطان باجو، مزین: ملک محمد فضل الدین، انڈیا کے قومی کان، لاہور، پار ۲۳
- ۱۳۳۔ مصلی لفظی (مترجمین): محمد آصف خان، شریف صابر، سید سید الحسن ضیاء، پاکستان بھارتی ادبی بورڈ، لاہور، ۱۹۷۶ء
- ۱۳۴۔ مرزا صاحبان: بیٹے حرم: ڈاکٹر فقیر محمد نقوی، بھارتی ادبی اکائی، لاہور، ۱۹۶۲ء
- ۱۳۵۔ مسلم لیگ (داعیہ): مولوی محمد حسین قریشی، شیخ کلام حسین ایڈسٹر، لاہور، (س-ن)
- ۱۳۶۔ محارب فرید یہ حرم: ڈاکٹر فقیر احمد، مرکز محارب ادبیات، لاہور، ۲۰۰۵ء
- ۱۳۷۔ مرکز کرنا: مہاں محمد، حرکت کڈ، گجرات
- ۱۳۸۔ ملک لال دین فقیر، مہاں سے شاعری: دودھ پتا، ستار انکس، بھارتی، پنجاب بھارتی، لاہور، ۱۹۸۶ء
- ۱۳۹۔ مدرائی گل: شہباز ملک، انڈیا، تاج کڈ، لاہور، ۱۹۷۶ء
- ۱۴۰۔ مواظف نوشہرہ: شریف احمد شرافت نوشہرہ، محمد لطیف قادری، لاہور، ۱۳۸۸ء (۱۹۶۸ء)
- ۱۴۱۔ میری مہار مجھریاں: ڈاکٹر شہباز ملک، تاج کڈ، لاہور
- ۱۴۲۔ نارے: شہباز ملک، تاج کڈ، لاہور، ۱۹۷۹ء
- ۱۴۳۔ نارے: ڈاکٹر شہباز ملک، تاج کڈ، لاہور، ۱۹۸۳ء
- ۱۴۴۔ نگر: پاکستان المعروف لیگ کی شان: سید فضل حسین، انڈیا، اقبال بھٹی، گجرات
- ۱۴۵۔ نگر: پاکستان یعنی عشق لہراں، عشق لہراں، عشق لہراں، لاہور، (۱۹۳۶ء)
- ۱۴۶۔ نقشب اقبال: علامہ اقبال حرم، مولوی محمد مصطفیٰ حسین، اقبال اکادمی، لاہور، ۱۹۷۷ء
- ۱۴۷۔ نیلی دے گوک گیت: جلی احمد، کلاسیک، لاہور، ۲۰۰۵ء
- ۱۴۸۔ دھار: ڈاکٹر شہباز ملک، تاج کڈ، لاہور، ۱۹۶۲ء
- ۱۴۹۔ دلی بھارتی لغت (مجلد چہارم): اقبال صلاح الدین، مزین پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۲ء

- ۱۵۰۔ (دکن، چند روزہ روزنامہ لاہور) (اکتوبر ۱۹۷۷ء تا دسمبر ۱۹۷۸ء)
۱۵۱۔ ویسے جتنے تیار، مسکروں پر کاپی، اخبار و مآخذ رنگ (دہشت گردی) لاہور، ۱۹۷۸ء
۱۵۲۔ میر سید داؤد شاہ مرتب، عبدالغفور ہر ستر، پنجابی ادبی اکیڈمی، لاہور، ۱۹۶۲ء

پنجابی (گھوڑے پر گھم)

- ۱۵۳۔ پاکستانی پنجابی سہایت (اک پریسنگ) اک جائزہ، ڈاکٹر گوچل سنگھ سہو، (دہلی سہایت پراکشن، امرتسر، بھارت)، ۱۹۶۳ء
۱۵۴۔ پنجابی دی لوک دھارا، سوبندر سنگھ بیدی، پینٹل بک ڈسٹ، انڈیا ٹریڈنگ دلی بھارت، ۲۰۰۷ء
۱۵۵۔ پنجابی شہد روپ سے شہد جڑ کوش (شہادت) ڈاکٹر برکیرت سنگھ، پنجابی یونیورسٹی، ٹیٹال (بھارت)، ۱۹۸۸ء (پارہ دم)
۱۵۶۔ پنجابی لوک گیت، مہندر سنگھ بٹ، چند روزہ لاہور، سہایت اکادمی، ٹویں دلی، ۱۹۷۰ء
۱۵۷۔ لڑکان، روزنامہ، چٹڑی گڑھ (بھارت)، ۱۶، ۱۷، ۱۹۶۳ء
۱۵۸۔ سر جہاں نامی (شہادت) (گھوڑے پر گھم)، چٹڑی گڑھ (بھارت) (۲۰) اے بی۔ جہاں ۲۰۰۶ء
۱۵۹۔ سر جہاں نامی (شہادت) (گھوڑے پر گھم) چٹڑی گڑھ (بھارت) (۲۳) اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء
۱۶۰۔ سر جہاں نامی (شہادت) (گھوڑے پر گھم)، چٹڑی گڑھ (بھارت) (۱۳) جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء
۱۶۱۔ سوئٹزرلینڈ کی گورو گرو صاحب جی دے ۲۰۰ سالہ گڑھ پر گھم، نویں سرگت شروانی گورو دارہ پور بندھک کٹی، (امرتسر، بھارت)

اردو

- ۱۶۲۔ اردو ڈاکٹر معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، جلد: ۱۹۷۳ء
۱۶۳۔ اردو ڈاکٹر معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، جلد: ۱۳، ۱۹۷۲ء
۱۶۴۔ اردو ڈاکٹر معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، جلد: ۲۱، ۱۹۸۷ء
۱۶۵۔ اردو ڈاکٹر معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، جلد: ۲۲، ۱۹۸۹ء
۱۶۶۔ اردو کی تعلیم کے اسلامی پہلو: ڈاکٹر گوپی چند سنگھ، دلی (بھارت)، ۱۹۶۱ء
۱۶۷۔ اردو لسانیات: ڈاکٹر شمس الدین، کتبہ تحقیق ادب، کراچی، ۱۹۶۶ء
۱۶۸۔ اردو میں قصص، قوی اور غیبی سرشت نگاری: تاریخ و تخلیق (مستقل بی ایچ ڈی) پنجاب یونیورسٹی، لاہور

- ۱۶۹۔ اقبال اردان خانہ: خالد نغیر صوفی، بزم اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۱۷۰۔ اقبال کے شعروں سے نثر پر نیازی، اقبال جلد: ۱، لاہور
۱۷۱۔ پاکستان نگار سے قلم، سید حسن رؤف، شہد حنیف و تالیف و ترمیم: کراچی یونیورسٹی، کراچی، ۱۹۶۷ء
۱۷۲۔ پنجاب: ڈاکٹر دہم رسانی، الطبعی ناشران و ناشران کتب، لاہور، ۱۹۸۸ء
۱۷۳۔ پنجاب کے رسم و رواج کا انسائیکلو پیڈیا ای-ڈی-سیکشن، ایچ اے روز ترمیم، پسرچہ بک ہوم، ۲۰۰۵ء
۱۷۴۔ پنجابی زبان و ادب کی مختصر تاریخ (مرتب)، ڈاکٹر انعام الحق جالوی، مقدمہ قوی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۷ء
۱۷۵۔ پنجابی کتابیات، جلد: ۱، ڈاکٹر شہباز گل، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۹۱ء
۱۷۶۔ پنجابی کتابیات، جلد: ۲، ڈاکٹر شہباز گل (غیر منسلک)
۱۷۷۔ تاریخ پنجاب: سید محمد لطیف، جلیقہات، لاہور، ۲۰۰۳ء
۱۷۸۔ تاریخ جامعہ پنجاب: جلد دوم، ڈاکٹر زاہد خیر عاصر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۲۰۰۳ء
۱۷۹۔ تحقیقات چٹنی، نور احمد چٹنی، الطبعی ناشران و ناشران کتب، لاہور، ۲۰۰۱ء
۱۸۰۔ جامعہ جہاں نامی اقبال ادب یونیورسٹی، اسلام آباد، اے بی، ۲۰۰۳ء
۱۸۱۔ حصول پاکستان: پروفیسر سعید امجد، ایچ کیشنل لٹریچر، لاہور، ۱۹۷۵ء
۱۸۲۔ دانائے روز: سید نثر نیازی، اقبال اکادمی، لاہور، ۱۹۸۸ء
۱۸۳۔ نئی سرحد کی نورانی تلاش (تحقیق: عبدالغفور درانی)، لوک ورثہ اشاعت گھر، اسلام آباد (معد اردو ترمیم)
۱۸۴۔ فرسٹ گولڈ میڈلسٹ ۲۰۰۳ء، کارکنان تحریک پاکستان، لاہور
۱۸۵۔ قیام پاکستان کا تاریخی و تہذیبی پس منظر: شیخ انور قریشی، سنگ میل دہلی کیشنز، لاہور، ۱۹۷۷ء
۱۸۶۔ کاروان تحریک پاکستان: محمد صادق قصوری، تحریک پاکستان مرکز ڈسٹ، لاہور، ۲۰۰۶ء
۱۸۷۔ کشف الحجب: حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان الدہلوی، ترمیم: سید قلام محمد الدین شمس، کتبہ زاویہ، لاہور، ۲۰۰۳ء
۱۸۸۔ کلیات سلطان محمد غفری قصب شاہ مرتب: سید علی الدین قادری زور، سب دکن کتب گھر، حیدرآباد (دکن)، ۱۹۳۰ء

- ۱۸۹۰ء۔ ماہنامہ، ماہنامہ، اقبال نمبر، ستمبر ۱۹۰۷ء۔
 ۱۹۰۰ء۔ نیک اختر، سلطان باہو، ترجمہ، محمد شریف، کتبہ نقشبندیہ قادریہ، دارالافتاء آباد (شکوہ)
 (کس-سے)
 ۱۹۰۰ء۔ لڑائی، وقت، روزانہ، لاہور، ۲۲-۲۳ جولائی ۱۹۰۰ء۔

- ۱۹۴۔ جہاز کا کتب: مکتوبات، حواشی، نمونہ، خاکہ، انکساری، گزشتہ احوال، تاریخ ہمارے

✓

- ١٤٣٠ هـ القرآن: سورة الزمر، الآية ٥٤

ENGLISH

192. *The Vanguard Punjabi English Dictionary*, Maya Singh, Vanguard Books Ltd. Lahore, 1983.

Roop Rang

(Khoj-tey Parakh)



Dr. Shahbaz Malik